مستقبل کا ناول

بیس ہزار سال بعد

اظہار اثر

بار اوّل		دو ہزار

قیمت..... چار روپے

ناشر

مکتبہ انوکھا جاسوس ۱۲۶۰ کلاں محل دہلی ۶

پرنٹر

جدید پریس بلیماران ۔۔ دہلی۔

ان سائنسدانوں کے نام جو ستاروں
کے درمیان سفر کرنے والے خلائی
جہاز ایجاد کریں گے۔

اظہار اثر

یہ ناول شروع کرنے سے پہلے
دیباچہ پڑھنا بہت ضروری ہے۔

دیباچہ

کائنات کیا ہے؟

اس ناول کو سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ کائنات کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہوں ـــ یہاں ہمارا مطلب مذہبی نقطہ نظر سے کائنات کو سمجھنا نہیں ہے بلکہ سائنس کی روشنی میں کائنات کا ایک ہلکا سا عکس آپ کو دکھانا چاہتے ہیں، جو انسان کی ہزاروں سال کی تحقیقات کا نچوڑ ہے ـــ

کائنات نہ ہماری دنیا ہے ـــ نہ ہمارا پورا نظام شمسی ہے ـــ اور نہ صرف ہماری کہکشاں ہے ـــ؟ بلکہ کائنات اس پورے نظام کو کہا جاتا ہے جو لامحدود ہے ـــ جس کی وسعت اور گہرائی کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا ـــ

ہماری زمین ایک سیارہ ہے ـــ جو ہمارے سورج کے گرد گھومتی ہے ـــ سیارے کی تعریف یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کبھی

روشن نہیں ہوتا، بلکہ روشنی کے لئے وہ کسی سورج کا محتاج ہوتا ہے۔۔۔

ہمارا چاند سیارہ نہیں ہے بلکہ سیارچہ ہے۔۔۔ کوئی سیارچہ ہمیشہ کسی سیارے کے گرد گھومتا ہے۔۔۔ اگرچہ اس کی تمام خصوصیات کسی سیارے سے مشابہ ہوتی ہیں لیکن وہ سورج کے گرد نہیں گھومتا۔۔۔ اور دوسرے سیاروں کی طرح روشنی کے لئے سورج کا محتاج ہوتا ہے۔۔۔

چاند جو ہمیں رات کو اس قدر روشن نظر آتا ہے دراصل یہ اس کی اپنی روشنی نہیں ہے۔۔۔ بلکہ ہمارے سورج کی روشنی منعکس ہوتی ہے۔۔۔

اگر ہم چاند پہ پہنچ جائیں تو وہاں سے ہمیں اپنی زمین بھی چاند کی ہی طرح روشن نظر آئے گی۔۔۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ زمین کا گولا چاند سے کئی گنا بڑا نظر آئے گا اور ہلکا سبزی مائل ہوگا۔۔

ہماری زمین کی ہی طرح ہمارے سورج کے گرد نو سیارے گھومتے ہیں، اور ان میں سے ہر سیارے کے گرد سیارچے گھومتے ہیں بعض سیاروں کے گرد ایک سے زائد سیارچے ہیں۔۔ مثلاً ہم سے قریبی سیارے مریخ کے دو چاند ہیں۔۔ اور سب سے بڑے سیارے جیوپیٹر کے بارہ چاند یا سیارچے ہیں، جب کہ مرکری کا کوئی سیارچہ نہیں۔۔

یہ ایک سورج، اس کے گرد گھومنے والے نو سیارے اور ان

سیاروں کے گرد گھومنے والے تمام سیارچے ہمارے سورج کا خاندان کہلاتے ہیں کیونکہ سائنس کی ایک تھیوری کے مطابق یہ تمام سیارے وسیارچے اسی سورج کے شکم سے پیدا ہوئے ہیں — اس کو نظام شمسی کہا جاتا ہے —

اب ذرا رات کو آسمان کی جانب نظر اٹھا کر دیکھئے — آپ کو لاکھوں کروڑوں ستارے چمکتے ہوئے نظر آئیں گے (ستارہ صرف سورج کو کہا جا سکتا ہے کسی سیارے کو نہیں کہا جا سکتا۔) ان میں سے صرف آٹھ سیارے ہیں جو ہمیں کبھی کبھی نظر آتے ہیں۔ (بیک وقت وہ آٹھوں نظر نہیں آسکتے) باقی تمام سورج ہیں۔ ہمارے سورج کی طرح چمکتے ہوئے گرم سورج ان میں سے بہت سے سورج ہمارے سورج سے ایک ایک ہزار گنے بڑے ہیں۔ جبکہ اپنے سورج کے حجم کا اندازہ آپ اس طرح کر سکتے ہیں کہ ہمارے سورج کی سطح پر کبھی کبھی بھنور پڑتے ہیں۔ اگر ہماری زمین کو ان میں سے کسی ایک بھنور میں ڈال دیا جائے تو اس کی مثال ایسے ہی ہوگی جیسے ایک چھوٹی سی گیند کنوئیں میں ڈال دی گئی —

لیکن یہ سورج اس قدر بڑے ہونے کے باعث ہمیں اتنے چھوٹے نظر آتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے — ؟

اس کی صاف اور سیدھی وجہ یہ ہے کہ یہ ستارے یا سورج ہم سے بہت بہت فاصلے پر ہیں اس کا اندازہ آپ اس طرح کر سکتے ہیں کہ روشنی کی ایک کرن ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل چلتی ہے اگر ہم ایک ایسا خلائی جہاز (راکٹ)

بتائیں جو روشنی کی رفتار سے چل سکے تو ہم اپنے سورج کے سب سے قریبی سورج تک پانچ سال میں پہنچ سکیں گے ــ اور اگر ہم اتنے تیز راکٹ میں بیٹھ کر جائیں جیسے راکٹ یا مصنوعی چاند سوویت یونین کے آسمان میں جاتے ہیں تو ہم قریبی سورج تک کم سے کم تین سو سال میں پہنچیں گے ــ

فی الحال سورجوں کے درمیان سفر بالکل ناممکن ہے ــ لیکن ایک نئی تھیوری سائنسدانوں کے ذہن میں گشت کر رہی ـ جو "منفی خلا" NAGATIVE SPALE تھیوری کہلاتی ہے ــ اگر اس پہ قابو ہو جائے تو انسان ایک ستارے سے دوسرے ستارے تک زیادہ سے زیادہ ہفتہ پندرہ روز میں پہنچ سکتا ہے ــ

ستاروں کی کوئی تعداد نہیں ــ جس طرح خلا لامحدود ہے اسی طرح ستاروں کی تعداد ان گنت ہے ــ کائنات کے نظام کی ترتیب ابھی تک سائنسداں جو کچھ سمجھ سکے ہیں وہ یہ ہے کہ ہر سورج کے گرد کچھ سیارے گھومتے ہیں (یہ ضروری نہیں بہت سے سورج ایسے بھی ہیں جن کے گرد کوئی سیارہ نہیں گھومتا ــ) اور لاکھوں سورج مل کر ایک مرکز کشش کے گرد گھومتے ہیں ــ اس مرکز کشش کے گرد گھومنے والے ستاروں کے ہجوم کو کہکشاں کہا جاتا ہے ــ

(ویسے ہر سورج ہماری زمین کی طرح اپنی کیلی پہ بھی گھومتا ہے ــ)

اس کے بعد وہ تمام کہکشائیں اپنے مرکز کشش کے گرد گھومتی ہیں۔

کائنات میں کروڑوں کہکشائیں ہیں ــ

ہر کہکشاں میں کروڑوں ستارے ہوتے ہیں ــ اور ان سورجوں

کے گرد اربوں سیارے گھومتے ہیں — اب ذرا تصور کیجئے کہ کائنات کس قدر وسیع ہے — اور یہ کہ جب ہمارے سورج کے گرد گھومنے والے نو سیاروں میں سے ایک سیارے پہ انسان جیسی ذہین نسل پیدا ہو سکتی ہے تو کیا باقی اَن گنت ستاروں کے سیاروں پہ نسلیں آباد نہیں ہوں گی —

یقین کیجئے اس کائنات میں کروڑوں سیاروں پہ آبادیاں ہوں گی، ذہین نسلیں ہوں گی — لیکن وہ ہم تک اسی لئے نہیں پہنچ سکتے کہ فاصلہ بہت ہے — اگر کسی طرح ہم یہ فاصلے طے کرنے کے قابل ہو جائیں تو ہمیں عجیب عجیب نسلیں دیکھنے کو ملیں گی — ممکن ہے ان میں سے بہت سی نسلیں اُڑ سکتی ہوں — دو منہ رکھتی ہوں — چار ٹانگیں رکھتی ہوں — یا ان کے چہروں پہ صرف ایک لمبی سی آنکھ ہو — ممکن ہے وہ آکسیجن میں زندہ نہ رہ سکتی ہوں — غرض یہ کہ جو آپ سوچ لیں سب کچھ ممکن ہے —

یہ اس وسیع و عظیم کائنات کا وہ ہلکا سا خاکہ ہے جس کے بارے میں ہمارے سائنسدانوں نے ہزاروں سال کے تجربات کے بعد مندرجہ بالا اندازے لگائے ہیں — اب تصور کیجئے — اگر آپ کو بیس ہزار سال بعد کی کائنات میں پہنچا دیا جائے تو سائنس کس قدر ترقی کر چکی ہو گی — لوگ ستاروں کے درمیان یہ طویل فاصلہ طے کرنے کے قابل ہو چکے ہوں گے — تمام آباد سیاروں سے ہماری دنیا کا تعلق ہو گا — ہر آباد سیارے پر ہمارے سیارے کا سفیر ہوں گے — اور ہمارے یہاں دوسرے سیاروں کے سفیر ہوں گے۔

جنگ سے بچنے کے لئے تمام سیاروں کی ایک متحدہ حکومت ہو گی۔
لوگ ایک سیارے سے دوسرے سیارے تک اس طرح آجا سکیں گے جیسے آج ٹرین میں بیٹھ کر بمبئی، کلکتہ، دہلی اور کراچی چلے جاتے ہیں یا ہوائی جہاز میں بیٹھ کر دُور دراز کے شہر لندن۔ پیرس۔ واشنگٹن وغیرہ چلے جاتے ہیں۔

یہ ناول اسی دور کا ہے۔ اس ناول سے آپ اسی وقت لطف اندوز ہو سکتے ہیں جب سائنس پر یقین رکھتے ہوں۔ سائنس کی آج کی ایجادات اور معلومات پر یقین رکھتے ہوں۔ جب آپ نیلے آسمان کو کوئی ٹھوس شے نہ سمجھتے ہوں جس میں ستارے موتیوں کی طرح جڑے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھتے ہوں کہ اوپر اور نیچے سوائے خلاء کے کچھ نہیں۔ اور یہ چاند ستارے ہیرے موتی یا فرشتوں کے چراغ نہیں ہیں، بلکہ بڑے بڑے عظیم ستارے اور سیارے ہیں۔

آپ اس ناول کی حقیقت اسی وقت سمجھ سکتے ہیں جب آپ نظر نہ آنے والے ناقابل تقسیم ایٹم کی لامحدود قوت پر یقین رکھتے ہوں۔ جب آپ زمانے کے ساتھ ساتھ سائنس کی ترقی پر بھی ایمان رکھتے ہوں۔

بیس ہزار سال بعد۔ یہ حیرتوں کا زمانہ نہیں ہوگا۔ بلکہ کائنات کے رموز و اسرار جاننے کا زمانہ ہوگا۔ روبوٹوں کا زمانہ ہوگا۔ جب انسان اور کائنات میں بسنے والی دوسری نسلیں فولاد اور ربڑ وغیرہ سے اپنے ہم شکل پتلے بنا سکیں گے اور ان میں ایٹمی قوت کی جان ڈال سکیں گے، پھر یہ پتلے یعنی روبوٹ اپنے ہم نسلوں کے

غلام ہوں گے ۔۔۔ ان کی خدمت کریں گے ۔۔۔ یہ اُن تھک اور بغیر تنخواہ کے ملازم ہوں گے ۔۔

یہ وہ زمانہ ہوگا جب خلائی ڈاکوؤں سے بچنے کے لئے متحدہ مرکزی حکومت کے سپاہی خلائی جہازوں اور راکٹوں میں خلا کے ہر حصے میں گشت کرتے نظر آئیں گے۔ بالکل اسی طرح جیسے اب سے چند سو سال پیشتر بحری ڈاکوؤں سے تجارتی اور مسافر جہازوں کو بچانے کے لئے حکومتوں کے فوجی جہاز پھرتے تھے ۔۔

یہ ناول اگرچہ محض ذہنی اختراع ہے ۔۔۔ تصور کی بازگشت ہے ۔۔ اس میں فی الحال کوئی حقیقت نہیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر آپ کسی طرح اب سے بیس ہزار سال بعد اس کائنات میں آنکھ کھولیں تو آپ کو وہی ماحول نظر آئے گا جو اس ناول میں آپ کو ملے گا ۔۔

یہ ناول محض تفریح کے لئے نہیں بلکہ اس میں بہت سی معلومات ہیں ۔۔ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو ہم میں سے بہت سے لوگ نہیں جانتے ۔۔ اس کے ساتھ ہی یہ کہانی بالکل اچھوتے انداز کی ہے ۔۔

اس ناول میں محبت ہے ۔۔۔ رومان ہے ۔۔۔ بلکہ عشق ہے ۔۔۔ ایڈونچر ہے ۔۔۔ جرأت ہے، قربانی ہے ۔۔۔ غرض اس ناول میں سب کچھ ہے ۔۔ بلکہ کچھ آپ کی توقع اور آپ کی ذہنی پرواز سے زیادہ ہے ۔۔

میں نے اس سے پہلے بھی بہت سے سائنسی ناول سیاروں اور ستاروں کے بارے میں لکھے ہیں لیکن وہ سب ہمارے نظام شمسی سے متعلق تھے ۔۔ میں اپنے نظام شمسی سے آگے جانے کی

جرأت کرتے ہوئے اس لئے ڈرتا تھا کہ خدا جانے قارئین اس کو سمجھ سکیں گے یا نہیں ۔۔۔ قارئین آج کی سائنس پر یقین کر سکیں گے یا نہیں ۔۔۔

بہر حال بہت کچھ سوچنے کے بعد اس طرف قدم اٹھا رہا ہوں، اور چاہتا ہوں کہ اپنے پڑھنے والوں کی رائے معلوم کروں ۔۔۔

یہ ناول آپ کو پسند آئے یا نہ آئے ۔۔۔ اگر آپ مجھے خط لکھ کر اپنی رائے سے آگاہ کر سکیں تو شکر گذار ہوں گا ۔۔۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرمائیں کہ آپ ناول کو اور اس میں بتائی گئی تھیوریوں کو اچھی طرح سمجھ سکے یا نہیں ۔۔۔

اُردو ناول نگاری میں یہ پہلا تجربہ ہے ۔۔۔ جب کہ انگلش ادب اس قسم کے سائنسی اور معلوماتی ناولوں سے مالا مال ہے ۔۔۔

آخر میں ایک بار پھر میں اپنے قارئین سے درخواست کروں گا کہ وہ ناول "تین ہزار بعد" کے سلسلے میں اپنی رائے سے مجھے ضرور مطلع کریں تاکہ میں آئندہ کے لئے ان کی پسند کے مطابق کوئی پروگرام بنا سکوں ۔۔۔

ناول میں چھپی ہوئی کئی تصاویر کے لئے ہم "سوویت یونین" کے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے شکر گذار ہیں ۔۔۔

فقط ..... اظہار اثر

۱۲۰۴ کلاں محل ۔ دہلی ۔

ناول آئندہ صفحات سے شروع
ہوتا ہے ۔ اگر آپ نے گذشتہ
صفحات نہیں پڑھے تو مہربانی کرکے
وہ سب پڑھ لیجئے ۔ کیونکہ اس
ناول کو سمجھنے کے لئے ان صفحات کا
پڑھنا ضروری ہے ۔

"ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں!"

انتہائی رومان انگیز اور حیرت ناک ناول

تیس ہزار سال بعد

اظہار اثر

یہ عشق ہے

کیپٹن فرزان نے شراب کا گلاس میز پر شور دار آواز سے رکھتے ہوئے کہا ——

"مجھے واقعی اپنی بیوی سے عشق ہے —— میں اس کو خوش رکھنے کے لئے اپنی زندگی تک قربان کر سکتا ہوں ——

"کمال ہے ——" بہرام کے اسسٹنٹ توفیق نے بھی اپنا گلاس اسی آواز کے ساتھ رکھتے ہوئے کہا —— "آپ پہلے شخص ہیں جن کی زبان سے میں نے سنا ہے کہ بیوی سے بھی عشق کیا جا سکتا ہے —— ہمارے ہاں سے یہ تو لوگ بیوی سے ڈرتے ہیں یا بیوی کی عزت کرتے ہیں —— عشق دوسری عورتوں سے کرتے ہیں ——"

کیپٹن فرزان کو واقعی اپنی بیوی سے عشق تھا اس کا ثبوت اس کا [illegible] پیچھے [illegible] رکھا ہوا پلاٹینم [illegible] وہ مجسمہ تھا جو اس کی بیوی کا [illegible] اس کے ڈرائنگ روم کے کونے کے [illegible] ہوا اس کی بیوی کی [illegible]

ہوئیں ۔ اس کی میز پر رکھا ہوا سات آٹھ انچ کا وہ متحرک مجسمہ
تھا جو اس نے اپنی پوری دو ماہ کی تنخواہ خرچ کر کے بنوایا تھا جس کی
اندر بہت نازک سی ایک الیکٹرونک مشین فٹ تھی ۔۔۔ وہ مجسمہ
چل سکتا تھا ۔۔۔ مسکرا سکتا تھا ۔۔۔ نظریں ملا سکتا تھا ۔۔۔ اور
یہ سب کچھ وہ آواز کی لہروں پر کرتا تھا ۔۔۔

کیپٹن فرزان جب کام کرتے کرتے تھک جاتا تو سگریٹ سلگاتا
اور مجسمے سے پیار سے کہتا ۔۔۔

کم آن ڈارلنگ ۔۔۔ ذرا ادھر آؤ میرے قریب آؤ ۔۔

اس کی آواز کی لہریں مجسمہ کے اندر کی مشین سے ٹکراتیں اور
الیکٹرون اپنا کام شروع کر دیتے ۔ ایک بہت ہلکی سی آواز
گراریاں گھومنے کی پیدا ہوتی ۔۔۔ مجسمہ کے ہونٹ مسکراہٹ کے
انداز میں کھل جاتے اور وہ بالکل ہیروئن کے انداز میں چلتا ہوا میز
کے دوسرے سرے سے کیپٹن کے چہرے کے پاس آکر رک
جاتا ۔۔۔ کیپٹن مجسمہ کو اٹھا کر اس کے ہونٹوں کو پیار کرتا اور
پھر اس کو رکھتے ہوئے کہتا

تھینک یو ڈارلنگ ۔۔۔

مجسمہ اسی طرح گھوم کر واپس چلا جاتا اور اپنے پہلے مقام
پر جا کر حسب سابق کھڑا ہو جاتا ۔۔۔

ممی سرکولیس کہکشاں کے ستارہ بائیکا کے ساتویں سیارے
مرسائی ۔۔۔ کی باشندہ تھی ۔ وہ سیارہ زمین کے بسنے والے
انسانوں سے ۔ بہت کچھ ملتی جلتی جسمانی ساخت بالکل ویسی ہی تھی ۔

جھکتے ہوئے بولا ــــــ

"کیا آج بھی ہمیں باقاعدہ عشق کرنے کی ضرورت ہے ــــ اس دور میں جبکہ عشق کی مثالیں صرف بیس ہزار سال پرانی ریکارڈ لائبریری میں ملتی ہیں ــــ سنا ہے اب سے ہزاروں سال پہلے سیارہ زمین پہ یہ وبا عام تھی ــــ"؟

"ہو گی ــــ" کیپٹن فرزان نے شانوں کو حرکت دی ــــ "میں اتنا جانتا ہوں کہ مجھے تمہی سے واقعی عشق ہے ــــ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ــــ"

"پھر ہم دونوں میں سے ایک شخص احمق ضرور ہے ــــ"

"تم احمق ہو ــــ" کیپٹن نے جل کر کہا ــــ "تم مجھے روز اپنے عشق کی داستانیں سناتے ہو"

"وہ آٹومیٹک عشق ہوتا ہے ــــ" توفیق نے جواب دیا "لڑکی آئی نظروں کے راڈار نے لڑکی کا عکس دماغ کی اسکرین پہ منتقل کیا ــــ جذبات بیدار ہوئے اور دل تیزی سے حرکت کرنے لگا ــــ لڑکی گزر گئی ــــ ہر چیز نارمل ہو گئی ــــ اس عشق میں جان لینے یا جان دینے کا تذکرہ بالکل نہیں آتا ــــ مجھے جتنا عشق ایک لڑکی کو دیکھ کر ہوتا ہے اسی قدر دوسری لڑکی سے ہوتا ہے اور اتنا ہی تیسری چوتھی پانچویں اور ہزاروں سے ہوتا ہے ــــ"

"تمہارے دوست بہرام کو اپنی سکریٹری نما محبوبہ شہلا سے عشق تھا ــــ"

"اس نے کہہ کر وہ ایسی سرزمین سے آئے ہیں جہاں اس مرض

کے جراثیم ہر انسان میں ہوتے ہیں ــــ تم انڈرومیڈا کہکشاں کے ایک نیلگوں سورج شاذ کے چودھویں سیارے الفار کے باشندے ہو ــــ اس میں شک نہیں کہ اتفاق سے تمہارے جسم کی ساخت اور ہمارے جسم کی ساخت میں نہ اندرونی طور پر کوئی فرق ہے اور نہ بیرونی طور پر۔ پھر بھی، ہمارے سیارے کے لوگ عشق کرنا حماقت سمجھتے ہیں ــــ میں حیران ہوں کہ تمہیں یہ چھوت کی بیماری کہاں سے لگی ہے ــــ"

"مجھے اس سے کوئی غرض نہیں ــــ البتہ مجھے سخت تشویش ہے ــــ"

"کس بات کی ــــ"

"سمی روشا پر نہیں رہنا چاہتی ــــ"

"کیوں ــــ وہ کہاں جانا چاہتی ہے ــــ"

"وہ اپنی کہکشاں میں اپنے نظامِ شمسی پر واپس جانا چاہتی ہے نہ وہ چاہتی ہے میں یہ ملازمت چھوڑ کر سوسائٹی سے مستقل علیحدگی اختیار کر لوں ــــ"

"اور تم الفار جانا چاہتے ہو ــــ"

"نہیں ــــ مجھے یہ سیارہ روشا بہت پسند ہے ــــ میں یہیں رہنا چاہتا ہوں ــــ"

"پھر تم کیا کرو گے ــــ"

"کچھ نہیں ــــ اگر سمی یہ چاہتی ہے تو مجبوراً مجھے ملازمت چھوڑنا پڑے گی اور میں اس سیارے کو اس کی خاطر چھوڑ دوں گا

"آپس میں لڑنا بری بات ہے ۔۔۔" بہرام نے کہا ۔۔۔ "پہلے میرے لئے کچھ پینے کو منگاؤ اس کے بعد میں تم دونوں کا فیصلہ کر دوں گا ۔۔۔"

کیپٹن نے سر کے اشارے سے بیرے کو بلا کر بہرام کے لئے آرڈر دیا ۔۔۔

شرط

"بابو جی لاٹری ــ" ایک آواز نے ان تینوں کو چونکا دیا۔
"کیا ہے ــ" کیپٹن نے پوچھا
"صرف ایک روپے میں اپنی قسمت آزمائیے ــ" اس شخص نے لاٹری کے ٹکٹ ان کے درمیان رکھتے ہوئے کہا ــ کیپٹن نے ہنس کر کہا
"بھائی صاحب اگر اپنی قسمت اتنی اچھی ہوتی تو ہم یہاں نہ ہوتے بلکہ سیارہ موسائٹی پر ہوتے ــ"
"قسمت نہیں چانس کی بات ہے ــ" لاٹری بیچنے والے نے جواب دیا ــ "ممکن ہے آپ کو چانس مل جائے ــ ایک روپیہ کوئی بڑی چیز نہیں ــ پانچ لاکھ روپیہ بہت بڑی رقم ہے ــ"
"میں شرط لگا سکتا ہوں کہ میں نہیں جیت سکتا ــ ایک کے سو پہ کوئی شرط لگاتا ہے ــ"

"کون تھی وہ —"

"میری بڑی بہن —"

"لاحول ولا قوۃ —" توفیق نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "بیچارے بہرام صاحب کیپٹن کا مرض لاعلاج ہے —"

"مجھے تو تم دونوں کا مرض لاعلاج نظر آتا ہے — بہرام نے اٹھتے ہوئے کہا بہرحال کیپٹن شہزادن گڈ نائٹ —"

"تھینک یو —"

وہ لوگ جدا ہو گئے —

اور تیسرے دن کیپٹن شہزادن شرط ہار گیا — تمیجہ روزنامے کا نتیجہ نکلا تو پہلا انعام کیپٹن شہزادن کے نام نکلا۔

× × ×

کیپٹن شہزادن کے فلیٹ پر پارٹی تھی — آٹھ دس مخصوص دوست مہمان تھے — لاٹری کی کامیابی پر کیپٹن کو جس قدر خوشی ہوتی کم نہ تھی — اور اس سے زیادہ سبیں خوش تھی — کیونکہ اب وہ رعنائی واپس جا سکتی تھی —

سبیں کی گہری سبز پتلیوں میں چمک تھی جیسے اس کی آنکھوں سے زندگی کی کرنیں پھوٹ رہی ہوں — اس کے سنہرے بال شعلوں کی صورت میں چہرے کو چھپا رہے تھے — ہلکے سبز رنگ پر سنہرے بال اور سرخ ہونٹوں کے ساتھ سرخ رخسار تھے — وہ لڑکی معلوم نہیں ہوتی تھی بلکہ کسی مصور کا شاہکار معلوم ہوتی تھی — جس وقت وہ باتیں کرتے کرتے کیپٹن کی جانب دیکھتی

تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے ساری کائنات کی محبت سمٹ کر اس کی آنکھوں میں آ گئی ہے مہمانوں کا وہ بذات خود استقبال کر رہی تھی ——

مہمانوں میں تین مہمان قابل ذکر تھے —— نمبر ایک کیپٹن جاز تھا جو کہکشاں اینڈرومیڈا کے ستارہ کہال کے واحد سیارے "جی جی" کا باشندہ تھا —— وہ تقریباً انسان تھا۔ اس کے سارے جسم پر بالوں کی جگہ چھوٹے چھوٹے پر تھے —— ناک بالکل تھی ہی نہیں —————— آنکھیں بالکل گول تھیں —— جب وہ آنکھیں بند کرتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کیمرہ کا ایپرچر بند ہو رہا ہے —— اس کے پنجے بالکل بلی کی طرح تھے —— اور سر پر بالوں کی جگہ ایک کلغی تھی ——

کیپٹن جاز بین المشترکہ حکومت کے مرکزی فوجی دفتر میں ملازم تھا۔ اس کے سینے پر مرکزی حکومت کا نشان ہیرے کی طرح جگمگا رہا تھا ——

دوسرا شخص نیبوی ان ٹیلی جنس کا آفیسر مسٹر کرڈک تھا۔ مسٹر کرڈک بالکل انسان نہیں تھا —— حقیقت یہ ہے کہ اس کے ستون نما جسم پر چہرہ ہی نہیں تھا۔

وہ چار ٹانگوں پر چلتا تھا۔ اس کے اوپر والے حصے میں چہرہ کی جگہ ایک گلاب کا سا پھول تھا —— یہ پھول بہت حساس تھا —— وہ ان ٹیلی جنس جیسے اہم محکمہ میں اسی لیے ملازم تھا۔ وہ [illegible] تھا —— لوگوں کے ذہن پڑھ سکتا تھا ——

اس سیارے روشنائی فضا میں وہ زندہ نہیں رہ سکتا
تھا اس لئے ہر وقت اس کے گلاب کے پھول جیسا پلاسٹک کا خول
چڑھا رہتا تھا جس میں ہائیڈروجن بھری رہتی تھی ——— وہ صرف
ہائیڈروجن گیس ہی سے سانس لے سکتا تھا ——— دیکھنے کے لئے
اس کے سینے پر ایک بہت بڑی چوڑی آنکھ تھی ——— اس آنکھ میں
بے شمار پتلیاں تھیں، جیسے بھنبھوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے ———
وہ کہکشاں "مہوکا" کے ستارہ "آرمین لشگم کوٹی کوڈا" کے دوسرے
سیارے سے، کہ سیارچہ یعنی چاند "تشلا میلو آرسی ڈی کوڈا" کا باشندہ
تھا (یہ ان کی مقامی زبان کے لفظ تھے)
منہ تین پر ترسٹ رنجیر ضحاک تھا ——— اس کے کاندھوں پر
سانپ تو نہیں تھے ——— البتہ پر ضرور تھے ——— وہ خلا میں پنچھیوں
کی طرح اڑ سکتا تھا ——— اس کا سارا جسم اس قدر پتلا اور سبک تھا کہ
وہ خود سانپ معلوم ہوتا تھا ——— چہرہ بالکل پتلا دبلا لمبوترا سا تھا ———
جس پر آنکھوں سے لے کر ٹھوڑی تک ناک کی پٹی تھی ——— دونوں
طرف باہر کو نکلی ہوئی آنکھیں تھیں ——— اور بھنوؤں کی جگہ گوشت
کا ایک ایک ٹکڑا اٹھا ہوا تھا۔ جن میں بہت بال اُگے ہوئے تھے۔ یہ بالکل
موٹر کے وائپرز کا کام کرتے تھے ——— جس طرح بارش ہونے پر وائپرز
موٹر کا ونڈ اسکرین صاف کرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح گرد وغیرہ ہونے
پر ضحاک کی آنکھیں وہ قدرتی وائپرز صاف کرتے رہتے تھے ———
اس کے پنجے بالکل پنچھیوں کی طرح تھے ——— البتہ ان کے پنجوں
ان کی انگلیاں تھیں ———

توفیق کہہ رہا تھا —

"مسٹر بہرام مجھے اعتراف ہے کہ تمہارے ساتھ جب میں نے
کیپٹن سے شرط لگائی تھی — لیکن اب مجھے دس ہزار کا نقصان
ہے۔ کیوں پاپا کا دٹ نقصان میں کون رہا —"

"کوئی بھی نہیں — نہ تم نہ کیپٹن — البتہ اگر کیپٹن ہار
جاتا تو تم نقصان میں رہتے —"

"مجھ سے ماضی کی بات نہ کرو — مستقبل کی بات کرو —"

اسی وقت سمبی نے پیچھے سے آکر توفیق کے شانے پر ہاتھ رکھا اور
بولی —

"مسٹر توفیق حسب معمول اپنے ماتحتوں کے خیر پسند رہے
ہو —"

"جی نہیں —" توفیق نے پلٹ کر کہا۔ "میں تو صرف
تمہارے اور کیپٹن کے معاشقہ پر کہہ رہا تھا — میری جانب سے
مبارکباد قبول ہو کہ اب تم اپنے پیارے ٹرمسائی پر واپس
جا سکو گی —"

"شکریہ — میری خواہش تھی کہ اپنے تمام دوستوں کا
گروپ ساتھ چلتا —"

"ابھی نہیں — ٹرمسائی واپس جا کر ہمارے لئے ایک ایک
بیوی تلاش کر لو — پھر شاید ہم بھی ٹرمسائی پر آسکیں —"

سمبی نے ایک قہقہہ لگایا — بالکل ایسا محسوس ہوا جیسے کسی
نے بوتل سے شراب انڈیلی ہو — یا کسی نے ستار کے تار

پر انگلی کھینچ دی ہو ___

"میں بھول گئی ___" ممی نے کہا ___ "میں کہنے آئی تھی کہ کھانا تیار ہے ___"

"یہی تو میں سوچ رہا تھا کہ دعوت میں کس چیز کی کمی ہے ___ چلئے حضرات ___"

اور سب ڈائننگ روم کی جانب چل پڑے ___"

روم میں آجاؤ ـــــ"

وہ دونوں ڈرائنگ روم میں پہنچے تو دیکھا پاپا کاف پہلے سے وہاں موجود تھا ـــــ

کیپٹن فرزان نے ڈرائنگ روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا

"میں نہیں چاہتا کہ کوئی ہماری باتوں میں مخل ہو ـــــ"

"خیریت تو ہے ـــــ" بہرام نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"بالکل ہے ـــــ اس وقت میں نے تم تینوں کو اس لئے بلایا ہے کہ تم تینوں میرے سب سے قریبی دوست ہو ـــــ لاٹری کا روپیہ مل جانے کے بعد میں اپنے اس پروگرام پر عمل کرنا چاہتا ہوں جس کے بارے میں اس روز ہوٹل میں تذکرہ کیا تھا ـــــ"

"یعنی تم خلائی جہاز خریدنا چاہتے ہو ـــــ"

"ہاں ـــــ بلکہ یہ کہیے کہ خرید لیا ہے ـــــ"

"کیا" توفیق نے حیرت سے کہا

"میرا مطلب ہے بات مکمل ہو چکی ہے ـــــ پاپا کاف نے سودا کرا دیا ہے ـــــ میں نے بیعانہ دے دیا ہے ـــــ اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ـــــ ملازمت سے میں نے فی الحال چھ ماہ کی چھٹی لے لی ہے اور نقشہ کے طور پر ہم یہاں سے نزدیکی مل بھر کہکشاں کو ٹیکسی میں جا رہے ہیں ـــــ میں نے

ہے کہ یہاں کے کرسٹل کو پرنیکیس کے مرکزی ستاروں پر اتنی قیمت
پر بکتے ہیں کہ ہم ایک سال میں ہی تین خلائی جہاز اور خرید سکتے ہیں ۔۔
"ہم سے تمہاری کیا مراد ہے ۔۔۔" بہرام نے پوچھا ۔۔۔
"ہم سے میری مراد ہم چاروں ہیں ۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ بجائے
دوسرے آدمیوں کو ملازم رکھنے کے ہم چاروں دوست حصہ دار
کے طور اس سفر پر چلیں ۔۔ جتنا بھی منافع ہو اس کے پانچ
حصے کر لو ۔۔ ایک ایک حصہ سب کا اور ایک حصہ خلائی جہاز
کا ۔۔۔ مجھے یقین ہے یہ بالکل واجبی بات ہے ۔۔۔"
"واجبی ۔۔۔" توفیق نے کہا "کیپٹن تم احمق ہو ۔۔۔ تم
کم تنخواہ پر تین ملازم رکھ کر سارے منافع کے تنہا مالک رہ سکتے
ہو ۔۔۔"
"نہیں ۔۔۔ ہم نے زندگی کے بہت سال ایک ساتھ گزارے
ہیں ۔۔۔ میں خود غرض نہیں ہوں مجھے یقین ہے تم شرط نہ
لگاتے تو میں کبھی نہ جیتتا اس لئے میری خواہش ہے کہ تم چاروں
ساتھ چلیں ۔۔۔ ہم ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں ۔۔۔
اپنا کام ہوگا اس لئے ہم سب پوری توجہ سے کام کریں گے ۔۔۔
ہم نے محنت سے کام کیا تو کچھ دن بعد ہمارے پاس تین خلائی
جہاز اور ہوں گے ۔۔۔ اس وقت اگر سب چاہیں تو اسی طرح مل
کر کام کر سکتے ہیں اور اگر نہ چاہیں تو سب ایک ایک جہاز لے کر
الگ ہو سکتے ہیں ۔۔۔ بولو منظور ہے ۔۔۔"
"میرا جی چاہتا ہے کہ تمہیں قتل کر دوں ۔۔۔" بہرام نے کہا

"کیوں ۔۔"

"اس لئے کہ مجھے ڈر ہے کہ تم اپنے ارادے سے بدل نہ جاؤ ۔۔۔ بھلے آدمی اتنی عمدہ پیشکش پر کوئی احمق ہی انکار کر سکتا ہے ۔۔۔"

"ویری گڈ ۔۔۔" کیپٹن کی آنکھوں میں چمک پیدا ہو گئی "مجھے یہی امید تھی ۔۔۔ بس تو بابا کاف کل اس جہاز کی پوری ادائیگی کر دی جائے گی ۔۔۔ بہرام تم کل دفتر آجاؤ نیز سامان تجارت کے بارے میں طے کر لیں اور توفیق تم ذرا بازار سے کرسٹل وغیرہ دوسری قیمتی اشیاء کے نرخ معلوم کر لینا ۔۔۔"

"اچھا ۔۔۔"

"لیکن میری ایک شرط اور ہوگی ۔۔۔"

"وہ کیا ۔۔۔"

"جس وقت تم جہاز میں ہوں گے میں کیپٹن ہوں گا ۔۔۔ کیوں کہ میں ہر قسم کے خلائی جہاز چلانے کا ماہر ہوں۔ ور خلائی نیوی کے قوانین کے مطابق کیپٹن اپنے جہاز کا آفیسر ہوتا ہے ۔۔۔ باقی سب لوگوں کو اس کے ماتحت رہ کر کام کرنا پڑتا ہے مجھے یقین ہے کہ لوگوں کو اس پر اعتراض نہ ہوگا ۔۔۔"

"بالکل نہیں ۔۔۔" بہرام نے کہا ۔۔۔ "ڈسپلن قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم کیپٹن رہو ۔۔۔ اور تمہارا حق بھی ہے ۔۔۔"

"حق کی بات رہنے دو ۔۔۔ میں صرف تم سب کی بھلائی کی بات سوچ رہا ہوں ۔۔۔ خیر اب جبکہ سب کچھ طے ہو چکا ہے

تو آؤ ہم مل کر ایک ایک جام پئیں ـــــ"

سب نے جام بھر کر اٹھایا اور بزنس کے نام پر ایک ایک جام پیا ـــــ

گلاس خالی کر کے توفیق نے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا بھابی بھی ہمارے ساتھ چلے گی ـــــ"

"نہیں ـــــ اس بار نہیں ـــــ دو ایک بار ہم سفر کر لیں ـــــ جب کہ کچھ روپیہ جمع ہو جائے گا تو میں موسائی میں ایک مکان خریدوں گا اور بھی کو ہم وہاں چھوڑ آئیں گے ـــــ پھر موسائی ہمارا ہیڈ کوارٹر ہوگا ـــــ"

"اس کا مطلب ہے تم ہمیں بھی موسائی لے جا کر دفن کرنا چاہتے ہو ـــــ"

"کیا تمہیں بھی کی نسل پسند نہیں ـــــ"

"پسند ہے ـــــ"

"بس تو پھر موسائی چلو ـــــ وہاں تمہیں عشق کرنے کے لئے نیل آنکھوں سنہرے بالوں اور سبز جلد والی بہت لڑکیاں ملیں گی ـــــ"

"میرا ارادہ تو بھی کی سہیلی شوزیہ سے شادی کرنے کا ہے جس کے پیر ہیں ضرورت پڑنے پر وہ اڑ کر تو ادھر سے ادھر لے جا سکتی ہے ـــــ"

"لیکن وہ آکسیجن میں سانس نہیں لے سکتی ـــــ تم دونوں کس طرح ساتھ رہ سکتے ہو ـــــ"

"یہ میں فرصت کے وقت سوچوں گا ——— فی الحال تم باہر جائیں ——— ہمیں ذرا غور یہ پہ عاشق ہوتا چاہتا ہوں ———"

وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے

دو عاشق

ردنشا کے دونوں چاند اس وقت سروں پر تھے — زمین پر ہر چیز کے دو سایے تھے اور چاندوں کی روشنی اس قدر تیز تھی کہ ڈوبتے ہوئے سورج کا منظر نظر آتا تھا —

شمی اور فرزان بالکونی پر کھڑے تھے — دونوں کے ہاتھوں میں شراب کے گلاس تھے — کمرے میں مہمانوں کے قہقہے بلند ہو رہے تھے اور آرکسٹرا کی میٹھی میٹھی دھن [illegible] سی چاندنی میں تیرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی —

گملے میں لگے ہوئے ستارا کے پھولوں سے بھینی بھینی خوشبو نکل رہی تھی — یہ پھول رنگ بدلتے تھے۔ اور ان کی خوشبو اس قدر مست کن ہوتی تھی کہ آدمی پر واقعی نشہ سا طاری ہونے لگتا تھا —

شمی نے فرزان کی چوڑی چکلی چھاتی پر اپنا سر رکھتے ہوئے کہا —

"مجھے تم سے اتنی محبت ہے فرزان کہ ان دونوں چاندوں کی چاندنی بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی —"

"مجھے معلوم ہے — " فرزان نے کہا — "مجھے یقین ہے — مجھے تم پر بھروسہ ہے سمی کیوں کہ میں تم سے عشق کرتا ہوں والہانہ عشق — اگر میرے اپنے دل میں سچائی نہ ہوتی تو میں تمہارے الفاظ پر شک کر سکتا تھا —"

"ایک بات پوچھوں —"

"ہوں —"

"کبھی تم نے کسی اور عورت سے اتنی محبت کی ہے —"

"ہاں —"

"کس سے —" ؟ سمی کی آنکھوں کا رنگ ہلکا پڑ گیا —

"تم سے — میرے لئے ہر عورت میں تم ہو — میں جس عورت کو دیکھتا ہوں مجھے تمہاری قرمزی آنکھیں نظر آتی ہیں اور عورت کو چھوڑ دو — جب میں لشتارا کے پھولوں کو دیکھتا ہوں تو مجھے تمہارے یاقوتی ہونٹ یاد آجاتے ہیں — جب میں ریشم کو چھوتا ہوں تو مجھے تمہارے جسم کا احساس ہوتا ہے — تب میں . . ."

سمی نے اس کی بات کاٹ کر کہا

"ارے، اب کافی ہے — تم تو شاعری کرنے لگے —"

"اگر میرے بس میں ہو تو میں تمہیں ایک نظم بنا کر اپنے ذہن میں محفوظ کر لوں — جسے میرے علاوہ کوئی نہ پڑھ سکے —

"اور اگر میرے بس میں ہو تو میں تمہیں تصویر بنا کر اپنے سینے پر اتار لوں — جسے میرے علاوہ کوئی نہ دیکھ سکے —"

فرزان نے جھک کر سمی کے سرخ اور مرطوب ہونٹوں کو

چومتے ہوئے کہا
"سمبی تم پہلی اور آخری عورت ہو جسے میں نے اس قدر پیار
کیا ہے —— جب تک میری زندگی میں تم نہیں آئی تھیں ——
میں محبت کا مذاق اڑاتا تھا۔ مجھے محبت کی لذّت کا علم نہیں تھا!"
"اور تم ہمیشہ اسی طرح رہو گے —"
"اگر تمہیں مجھ پہ شک ہو تو میں اسی وقت خودکشی کر سکتا ہوں
تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ میں نے تمہارے علاوہ کسی عورت سے
محبت نہیں کی ——"
"نہیں —— مجھے یقین ہے —— میں خوش نصیب ہوں
فرزان کہ تم مجھے ملے —— ہم دونوں ان تھنہاؤں کی طرح ہیں جن کا
جنم جنم کا ساتھ ہے —— جو ایک دوسرے سے کبھی جدا نہیں ہوئے
میں حیران ہوں کہ اب تم کچھ روز کے لئے چلے جاؤ گے تو میرا کیا
حشر ہو گا —— جب صبح اٹھ کر میں تمہیں اپنے پہلو میں نہ پاؤں گی۔
جب ناشتہ کی میز پر میں تنہا ہوں گی۔ جب چاندنی راتوں میں میں
تنہا اس بالکونی پر کھڑی ہوں گی تو میرا کیا حشر ہو گا ——"
"لیکن ڈارلنگ یہ جدائی عارضی ہو گی —— اس کے بعد ہم مستقل
طور پر مرسائی پہ جا کر آباد ہو سکیں گے ——"
"بس یہی ایک وجہ ہے جس کے باعث میں تمہیں جانے کے
اجازت دے رہی ہوں ——"
"میرے جانے کے بعد تم تنہا رہ کر پریشان نہ ہونا —— اپنی
سہیلیوں اور دوستوں میں رہ کر دل بہلانا ——"

"ہر دوست میرے لئے پتھر کے بے معنی مجسمے ہیں ۔۔۔ مجھے پوری کائنات میں تمہارے علاوہ کسی مرد سے دلچسپی نہیں ۔۔۔ اور نہ کبھی پیدا ہو سکتی ہے ۔۔۔ سہیلیوں کو اپنے دوستوں سے فرصت نہیں ہوگی ۔۔۔ اس لئے میرے لئے وقت گزارنے کی اس کے علاوہ کوئی صورت نہ ہوگی کہ میں تمہاری تصویر سے لئے اس سے باتیں کرتی رہوں ۔۔۔"

فرزان نے سمیرا کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا

"اور اگر میں واپس نہ آسکا ۔۔۔ اگر میں کسی حادثہ میں مر گیا کبھی ۔۔۔ تو ۔۔۔"؟

"کیا یہ سوال پوچھنا ضروری ہے ۔۔۔ میں تمہاری موت کی اطلاع آنے سے پیشتر ہی مر چکی ہوں گی ۔۔۔

اور اگر قدیم روایات کے مطابق روح کوئی چیز ہے تو دوسری دنیا میں میری روح تمہاری روح کے استقبال کے لئے موجود ہوگی"

"یہ غلط ہے ۔۔۔" فرزان نے اس کو اپنی آغوش میں بھینچتے ہوئے کہا ۔۔۔ "میں یہ برداشت نہیں کر سکتا ۔۔۔ تم اپنا چاہتی ہو کہ انہیں مجھ سے زیادہ محبت ہے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا ۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ اس کے ہونٹوں پر جھک گیا ۔۔۔

زینت نے عینک ناک پر جماتے ہوئے کہا

"عزیزہ ۔۔۔ تمہارے جسم کی یہ رنگینی پر دیکھ کر مجھے

اپنی وہ کہونزی یاد آجاتی ہے جو خالص لقا لشمل کی کٹی ـــــ یہ تمہارے خوبصورت پنجے ـــــ یہ تمہاری صراحی دار گردن اور یہ لشوں جیسے خوبصورت پنجے ـــــ نہیں یا عزیزہ اگر میں انسان ہی بجائے خرگوش بھی ہوتا تب بھی اسی طرح عشق کرتا ـــــ"

عزیزہ نے اپنی آنکھوں کا اپرچیر قدرے زیادہ کھولتے ہوئے کہا ـــــ

"لیکن میں تم سے کیسے محبت کر سکتی ہوں مسٹر انہ فیزیا ـــــ تمہارے اور میرے جسم میں بہت فرق ہے ـــــ"

"محبت جسم سے نہیں ہوتی ـــــ دل سے ہوتی ہے ـــــ"

"میرے جسم میں دل نام کا کوئی عضو نہیں ـــــ خون کو حرارت پہنچا کر صاف کرنے والا ایک عضو ہے جسے تم دل کہہ سکتے ہو ـــــ عشق کچھ نہیں دیکھتا ـــــ" نوفیتو نے فلسفیانہ انداز میں کہا ـــــ "تم کسی کہکشاں کی رہنے والی ہو ـــــ تمہارے جسم پہ پر نہ ہوتے تو خلق کا نشے ہوتے جب بھی میں تم سے اسی طرح اظہار عشق کرتا جیسے اب کر رہا ہوں ـــــ کیوں کہ یہ الفاظ میرے لاشعور میں بس چکے ہیں ـــــ"

"تم مجھے حاصل کرنا چاہتے ہو ـــــ" عزیزہ نے سوال کیا ـــــ

"ہرگز نہیں ـــــ عشق میں محبوب کو حاصل کرنا قطعی ضروری نہیں ـــــ"

عزیزہ نے اپنی آنکھوں کا اپرچیر کم کیا ـــ اور اپنے نرم ریشمی پروں پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"پھر تم کیا چاہتے ہو ——"

"کچھ نہیں میں تمہاری تعریف میں کچھ نظمیں کہنا چاہتا ہوں۔"

"اس کے بعد ——"

"اس کے بعد شادی کر لینا چاہتا ہوں ——"

"مجھ سے تمہاری شادی نہیں ہو سکتی کیوں کہ تم آکسیجن ہوا میں سانس لیتے ہو —— اور میرے لئے آکسیجن تکلیف کا باعث بن جاتی ہے —— میں آکسیجن والی فضا میں چند گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتی ——"

"کیا تمہیں اپنے کسی ہم نسل سے محبت ہے ——"

"ہاں —— جب میرے ہم نسل موجود ہیں تو مجھے کسی غیر نسل سے محبت کرنے کی کیا ضرورت ہے ——"

اسی وقت بہرام نے توفیق کو آواز دی ——

توفیق عنوزیہ کو وہیں چھوڑ کر واپس آیا۔ لوگ اب جانے کی تیاریاں کر رہے تھے —— بہرام نے کہا

"کیا گھر چلنے کا ارادہ نہیں —— بہت [illegible] ہو چکا ہے"

"اتنے سارے چاندوں میں وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔ میں سمجھتا تھا ابھی شام ہی ہے —— چلو چلتے ——"

یہ کہہ کر وہ دونوں واپس چل دیئے ——

نیگیٹو خلاء

ایک ہفتہ وہ سفر کی تیاریوں میں مصروف رہے۔ بازار سے
ہر قسم کا سامان تجارت انہوں نے خرید کر خلائی جہاز میں بھر لیا ——
مہینوں کا راشن ذخیرہ کر لیا گیا اور ضرورت کی ہر چیز رکھ لی گئی —
کیوں کہ خلا میں جانے کے بعد کچھ بھروسہ نہیں تھا کیا پیش آ جائے
اگرچہ زمانہ اس قدر ترقی کر چکا تھا کہ حادثات کی تعداد صرف
ایک فیصد رہ گئی تھی —— کیوں کہ خلا کے بہت سے حصوں
میں مقناطیسی طوفان اٹھتے رہتے تھے —— جگہ جگہ کالے سوراخ
تھے —— کالے سوراخوں سے مراد وہ سورج تھے جن کی روشنی جل چکی تھی
اور وہ خلائی تاریکی میں نظر نہ آتے تھے۔ خلائی جہاز ان سے
ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتے تھے۔ اس لیے کسی کو بھروسہ نہیں ہوتا
کہ کب یہ صورت حال پیش آ جائے۔ خاص طور پر ان حالات میں جب
کسی دور دراز کہکشاں کا سفر اختیار کیا جائے۔

اس کے علاوہ خلائی ڈاکوؤں کا بھی خطرہ رہتا تھا ——
جن سیاروں پر ڈاکہ زنی رات دن عام تھی ان راستوں میں کرائی گئی تھی

نہیں تھی اور حادثے بھی بہت ہی کم ہوتے تھے۔

ان کا خلائی جہاز بہت چھوٹا تھا۔ بلکہ اسے خلائی جہاز کہنا بھی غلط تھا ــــ وہ صرف خلائی یاچ تھا ـــــ اس جہاز کا ماڈل بہت پرانا تھا ـــ ماڈرن جہازوں میں جو نئی ایجادات کی گئی تھیں وہ اس جہاز میں نہیں تھا۔ لیکن صرف تجارت کے مقصد کے لئے اس جہاز سے بخوبی کام چل سکتا تھا۔ اس لئے قرزان نے اسے خرید لیا تھا ـــــ

× × ×

ٹھیک دس دن بعد ـــــ

بہرام، توفیق، بابا کاٹ اور کیپٹن تینوں ریسنج کی گدیلی آرام دہ کرسیوں پر لیٹے تھے ـــ ان کے جسم پیٹیوں سے کسے ہوئے تھے کیپٹن قرزان کے کانوں پر ہیڈ فون چڑھا ہوا تھا ـ ان کے سامنے جہاز کا سوئچ بورڈ تھا ـــ سامنے دائیں بائیں ویڈیو سکرین لگا ہوا تھا ـــ

یکایک سوئچ بورڈ پر ایک سبز بلب روشن ہوا ـــ اور ایک آواز سنائی دی ـــ

"ہیلو ـــ راکٹ پورٹ کنٹرول آفس اسپیکنگ ـــ ہیلو راکٹ پورٹ کنٹرول آفس"

کیپٹن نے فوراً دو ایک سوئچ دبائے ـ اور منہ کے بالکل قریب لگے ہوئے مائیکروفون میں جواب دیا ـــ

"ہیلو خلائی جہاز ممبی ـــ خلائی جہاز ممبی اسپیکنگ" ـــ

راکٹ نے سیارے کا چکر
دیا تو انہیں کچھ مینار اور کچھ
روشنیاں نظر آئیں۔

جہاز کا روبٹ پائلٹ

کیپٹن فرزان نے جہاز کا پہلا نام "ریگال" بدل کر اس کا نام ابھی
رکھ دیا تھا اور اس نام کو رجسٹر بھی کرا لیا تھا ۔۔۔

"آل رائٹ ۔۔۔" راکٹ پورٹ کنٹرول آفس نے کہا ۔۔۔ "تم
جا سکتے ہو۔ راستہ صاف ہے ۔۔۔ ریڈی ۔۔۔"

"بس ۔۔۔" کیپٹن نے گھڑی کی جانب دیکھا ۔۔۔ آواز نے کہا

"مائنس دس سیکنڈ ۔۔۔"

وہ سب پہلے جھٹکے کے لئے تیار ہو گئے ۔۔۔

"مائنس نو سیکنڈ ۔۔۔" کنٹرول آفس کی آواز نے کہا ۔۔۔ آٹھ
سات ۔۔۔ چھ ۔۔۔ تین ۔۔۔ دو ۔۔۔ ایک ۔۔۔ بلاسٹ ۔۔۔"

کیپٹن نے سوئچ دبا دیا ۔۔۔ سارے جہاز میں ایک ہلکا سا ارتعاش
پیدا ہوا ۔۔۔

ایک بار ایسا محسوس ہوا جیسے جہاز میں زلزلہ آ گیا ہے اور اس
کے بعد یکایک ان لوگوں کے جسم اپنی سیٹ میں دھنستے چلے گئے ۔۔۔ کیوں کہ
جہاز غیر معمولی تیز رفتاری سے اوپر گیا تھا ۔۔۔ اور کشش کا دباؤ ان پر بڑھنے
لگا تھا ۔۔۔ اسی لئے وہ اسپرنگ کی کرسیاں استعمال کی جاتی تھیں ۔۔۔

تھوڑی دیر کے بعد ہی دباؤ کم ہونا شروع ہو گیا ۔۔۔ اور دھیرے
دھیرے کوئی وزن باقی نہ رہا ۔۔۔ وہ لوگ سنبھل کر بیٹھ گئے۔ انہوں
نے ویو پورٹ سے جھانک کر دیکھا۔ زمین دنیا ان کی نظروں سے غائب
تھی۔ صرف سورج تاروں میں ایک چھوٹی سی گیند کی طرح نظر آ رہا تھا
روشن ننھا سا ستارہ بن کر ہزاروں ستاروں کے درمیان کھو
گیا تھا ۔۔۔

سامنے والا اسکرین بالکل تاریک تھا۔ البتہ فرزان کے سامنے رکھا ہوا ایک بہت بڑا گول روشن تھا۔ اس میں خلاء کا پورا منظر تھا۔ بہت سی کہکشائیں چھوٹی چھوٹی اور فاصلوں پر نظر آ رہی تھیں۔ سورج بہت باریک باریک نقطوں کی طرح تھے۔۔۔ اور ان نقطوں کے درمیان ایک بڑا سا نقطہ ہلکی سی لکیر بناتا ہوا آہستہ آہستہ ایک طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

"یہ ہمارا جہاز ہے۔۔۔" فرزان نے اس نقطہ کی جانب اشارہ کر کے کہا۔۔۔ "ہم اس وقت ٹیکیون خلا میں سفر کر رہے ہیں۔ اور اس وقت ہماری رفتار اسقدر تیز ہے کہ اگر اس وقت ہم نارمل خلاء میں ہوتے تو سورج ہمارے قریب سے اس طرح گزرتے جیسے ہم ٹرین میں بیٹھے ہوں اور درخت ہمارے سامنے سے گزر رہے ہوں جبکہ ہر دو سورجوں کے درمیان کم از کم اتنا فاصلہ ہوتا ہے کہ روشنی کی کرن پانچ چھ سال میں ایک سورج سے دوسرے سورج تک پہنچتی ہے۔۔۔ یہ ٹیکیون خلائی سفر انسان کے دماغ کی وہ ایجاد ہے جس نے پوری کائنات کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ اب ہم کسی بھی کہکشاں میں کسی بھی سورج میں اس طرح آجا سکتے ہیں جیسے موٹر یا ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں چلے جاتے ہیں۔ میرا خیال ہے اب وقت ہو گیا ہے کہ ہم لوگ کچھ ناشتہ کر لیں۔ آپ حضرات اب یہ پیٹیاں کھول سکتے ہیں۔۔۔"

جیکاف نے اپنی پیٹی کھول کر اٹھتے ہوئے کہا

"کیا تم نے جہاز کا کنٹرول روبٹ پائلٹ سے ملا دیا ہے؟"

مقناطیسی طوفان

"سمی ڈارلنگ ——" فرزان نے سگریٹ کا کش لے کر کہا ——
"ذرا آگے آؤ اور مجھے پیار کرو —— میں تھک گیا ہوں ——"
میز کے دوسرے کونے پر رکھے ہوئے سمی کے ترشے ہوئے مجسمے کے ہونٹوں
پر مسکراہٹ پیدا ہوئی —— اس کے اندر کی آنکھیں چمکیں اور مجسمہ بلی
کے انداز میں چلتا ہوا اس کے قریب آ گیا ——
فرزان نے اس کو اٹھا کر پیار کیا —— اور رک کر بولا ——
"ٹھیک ہے ڈارلنگ —— اب تم واپس جا سکتی ہو ——"
مجسمے کے مرمریں ہونٹوں پر پھر مسکراہٹ کا تلاطم پیدا ہوا اور
وہ واپس پھر اپنی جگہ جا لگا ——
فرزان کو واقعی سمی سے عشق تھا —— اور یہ عشق دیوانگی کی حد
تک پہنچ گیا تھا
وہ ڈیڑھ گھنٹہ سے مسلسل سمی کے مجسمے کو بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا ——
مگر وہ بنا بیٹھے کچھ اور مجسمہ سے باتیں کر کے اسے سکون ملتا تھا
افسوس صرف یہ تھا کہ مجسمہ بات نہیں کر سکتا تھا —— اگرچہ اس ——

طے کر لیا تھا کہ اس بار وہ سیمی کی آواز مائیکرو ٹیپ پر ریکارڈ کر کے اس کے اندر فٹ کر دے گا تاکہ وہ سیمی کی آواز بھی سن سکے ۔۔

× × ×

توفیق نے انگڑائی لیتے ہوئے کہا
"مجھے اب اس شخص فرزان سے حسد ہونے لگا ہے ۔۔"
"کیوں ۔۔"
"اس لئے کہ واقعی وہ اپنی بیوی سے عشق کرتا ہے ۔۔ کاش میں بھی کسی سے ایسا ہی عشق کر سکتا ۔۔"
"تو کیوں نہیں کرتے ۔۔"
"مجھے عورت پر بھروسہ نہیں ۔۔ عورت ہمیشہ بے وفا ہوتی ہے ۔۔"
"اور مرد ۔۔"
"مرد جس قدر قربانیاں دیتا ہے ۔۔ اور جس قدر شدت سے کسی عورت کو چاہتا ہے عورت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی ۔۔"
بہرام نے مسکرا کر کہا
"مثال کے طور پر تم ۔۔"
"مثال کے طور پر فرزان ۔۔"
"فرزان کی مثال چھوڑو ۔۔ وہ ایک کروڑ میں ایک انسان ہے جو اس زمانے میں عشق کرتا ہے ۔۔"
کیا کوئی عورت اس قدر شدت کے ساتھ محبت کر سکتی ہے ۔
سیمی فرزان سے کرتی ہے ۔۔"

"مجھے عورت پر کبھی بھروسہ نہیں ہوتا ـــ اسی لیے میں عشق کبھی دل کی اتھاہ گہرائی سے نہیں کرتا ـــ بلکہ صرف سطح سے کرتا ہوں ـــ"

"تو پھر تمہیں حسد کیوں ہوتا ہے ـــ"

"اس لئے کہ میں چاہتا ہوں اور نہیں کر سکتا ـــ میں بھی ایک ایسی بیوی چاہتا ہوں جس کا متحرک مجسمہ میری میز پر رہے اور جب میرا دل چاہے میں اسے پیار کر سکوں ـــ"

"شادی کر لو ـــ محبت خود بخود ہو جائے گی ـــ"

"اور اگر نہ ہوئی ـــ"

"تو طلاق دے کر دوسری شادی کر لینا ـــ"

"پھر بھی نہ ہوئی تو ـــ"

"تو تیسری ـــ پھر چوتھی ـــ پھر پانچویں ـــ ....."

اچانک بڑے زور سے گھنٹیاں بجنی شروع ہو گئیں ـ وہ دونوں چونک پڑے

توفیق نے حیرت سے پوچھا ـــ

"یہ کیا ہے ـــ"

"معلوم ہوتا ہے خطرہ کی گھنٹی ہے ـــ"

یہ کہہ کر ہیرام اٹھا اور تیزی سے کنٹرول روم کی جانب بھاگا ـ

توفیق بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آ گیا ـــ

دوسری طرف سے بابا کاٹ اپنے کیبن سے آنکھیں ملتا ہوا بھاگا ہوا چلا آ رہا تھا ـــ معلوم ہوتا وہ سو رہا تھا گھنٹیوں کی آواز سن کر

وہ بھی بوکھلا گیا ـــ

وہ تینوں ایک ساتھ کنٹرول روم میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ کیپٹن فرزان سوئچ بورڈ پہ جھکا ہوا مصروف تھا ـــ اور اس کے چہرے سے پریشانی کے آثار ظاہر تھے ـــ"

"کیا ہوا ـــ" بہرام نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا ـــ

فرزان سیدھا کھڑا ہو گیا اور ڈرے ہوئے لہجہ میں بولا ـــ

"جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا ـــ"

"کیا ـــ"

"مقناطیسی طوفان ـــ" پاپا کاف نے کہا ـــ "ہم مقناطیسی طوفان میں گھر گئے ہیں ... وہ سامنے گلوب میں دیکھو ـــ"

بہرام اور توفیق کی نظر گلوب پہ پڑی تو انہوں نے دیکھا کہ پورے گلوب میں نیلی روشنی دوڑ رہی تھی اور ان لہروں میں موجوں اور کہکشاؤں کے عکس اس طرح تھرتھرا رہے تھے جیسے وہ پانی پر تیر رہے ہوں۔ بہرام اور توفیق کے چہرے بھی سنجیدہ ہو گئے ـــ توفیق نے پوچھا ـــ

"کیا ہم اب کچھ نہیں کر سکتے ـــ"

"کچھ نہیں ـــ اب ہم بے بس ہیں ـــ" فرزان نے کہا ـــ "میں نے انجن بند کر دیئے ہیں کیونکہ ایسے موقعہ پہ مقناطیسی قوت کے اثر سے [illegible] انجن جل بھی جاتے ہیں ہمارا جہاز اس مقناطیسی طوفان میں اس طرح بہہ رہا ہے جیسے کوئی تختہ سیلاب میں بہہ رہا ہو ـــ ہماری قسمت اب طوفان کے رحم و کرم پر ہے ـــ"

گمشدہ مسافر

مقناطیسی طوفان کیا ہوتا ہے ــــ اور مقناطیسی طوفانوں میں
کیا ہوتا ہے اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا ــــ خلا کے پہنائیوں
دہ مقناطیسی لہریں کہاں سے آتی ہیں یہ بھی کوئی نہیں جانتا ــــ
بس یہ سمجھئے کہ جس طرح پُرسکون حوض میں ایک پتھر پھینکنے پر لہریں
پھیلنے لگتی ہیں اسی طرح اچانک خلا میں موجودہ قوت کے دھماکہ سے
لہریں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ان لہروں میں مقناطیسی قوت
ہوتی ہے ــــ وہ ہر چیز کو اپنی طرف کھینچتی ہیں اور اپنے ساتھ
بہا کر لے جاتی ہیں ــــ خلا کے لامحدود تاریک سمندر میں ان لہروں
کے درمیان خلائی جہاز کی حیثیت ایک معمولی تنکے سے زیادہ نہیں ہوتی

اس لئے وہ لوگ سوائے صبر کے کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے
خلائی جہاز کے انجن بند کر دیئے تھے اور صبر سے بیٹھ گئے تھے
اور دیکھنے لگے اب پردۂ غیب سے کیا نمودار ہوتا ہے ــــ
سکرین پر لہریں صاف نظر آ رہی تھیں ــــ تمام ستارے

اگر قرب و جوار میں کوئی آباد سیارہ ہمیں مل جائے تو ہم اس کائنات
کے اس حصہ کے بارے میں معلومات کر سکتے ہیں ۔۔۔ یہ بھی
ممکن ہے کہ شاید ہمیں ادھر کے چارٹ مل جائیں ۔۔۔"

کیپٹن نے کہا

"اور اگر اس سیارہ پر بسنے والی نسل ترقی یافتہ نہ ہوئی"

"تو مجبوری ہے ۔۔۔ لیکن اس کے علاوہ کوئی صورت بھی تو
نہیں ۔۔۔ ہم ساری عمر تو خلاؤں کی بھول بھلیوں میں نہیں گھوم سکتے؟"

"آل رائٹ ۔۔۔" کیپٹن نے کنٹرول بورڈ پر جھکتے ہوئے کہا ۔۔۔
"ہم اس وقت یہاں ہیں" اس نے میٹر کے نقطے کو انگلی سے چھوا ۔۔۔
اور ہم سے قریبی سورج یہ نظر آتا ہے ۔۔۔ ہمیں اس کی طرف چلنا
چاہئے ۔۔۔"

"چلو پھر ۔۔۔"

کیپٹن سوئچ بورڈ پر جھک گیا ۔۔۔ ایٹمی انجن پھر چلنے لگے۔
پھر وہ نقطہ آہستہ آہستہ اس قریبی سورج کی جانب بڑھنے لگا۔
کیپٹن نے مشینوں کے ذریعے حساب لگا کر بتایا ۔۔۔
ہمیں اس سورج تک پہنچنے میں اٹھارہ گھنٹے لگیں گے ۔۔۔
فی الحال بظاہر کوئی خطرہ نظر نہیں آتا اس لئے ہم کھانا کھا سکتے ہیں
اور کچھ دیر آرام کر سکتے ہیں ۔۔۔"

"ویری گڈ ۔۔۔" توفیق نے کہا ۔۔۔ "بڑی دیر کے بعد میں نے
ایک کام کی بات سنی ہے ۔۔۔"

کیپٹن نے انجن روبوٹ کنٹرولر کے سپرد کر دیا اور وہ سب اپنی

ڈائننگ ہال میں آ گئے

× × ×

ٹھیک اٹھارہ گھنٹے بعد وہ پھر کنٹرول روم میں جمع ہوئے
ان لوگوں نے دیکھا کہ گلوب میں نقطہ اب بالکل سورج کے قریب
تھا ـــــ وہ سورج اب کافی بڑے نقطہ کی شکل میں نظر آ رہا تھا۔
کیپٹن نے کہا
"بس دوستو اب ہم بگیٹو خلا سے پھر نارمل خلا میں داخل رہے
ہیں آپ سب لوگ ہوشیار ہو جائیں ـــــ"
توفیق نے پوچھا ـــــ
"کیا نارمل خلا میں بھی مقناطیسی طوفان آتے ہیں ـــــ"
"نہیں نارمل خلا میں مقناطیسی طوفان نہیں آتے ـــــ وہاں
صرف کالے سورجوں کا خوف رہتا ہے ـــــ"
وہ سب لوگ پھر اسپیچ کی کرسیوں پر پہنچ گئے تھے اور پیٹیاں
اپنے جسموں پر کس لی تھیں ـــــ کیپٹن نے سب پر ایک نظر ڈالتے ہوئے پوچھا۔
"ریڈی ـــــ"
"یس ـــــ"
اس نے سوئچ دبا دیا ـــــ انجن کی ایک تیز چیخ سی سنائی دی
اور پھر اچانک جہاز میں اندھیرا چھا گیا ـــــ ان سب کو ایسا محسوس ہوا
جیسے ان کے جسموں کا ایک ایک ایٹم حرارت دینے لگا ہے ـــــ ان
سب کے جسموں کا ٹمپریچر ایکدم ایک سو پانچ سے اوپر چلا گیا ـــــ
اور وہ سب سخت بخار کی سی کیفیت محسوس کرنے لگے ـــــ

تقریباً پندرہ منٹ یہی عالم رہا ــــ اس کے بعد تیرگی آہستہ آہستہ دور ہونے لگے ــــ حتیٰ کہ روشنی واپس آگئی ــــ

اب انہوں نے دیکھا تو گلوب بالکل سادہ تھا ــــ البتہ سامنے لگے ہوئے اسکرین پر اب سورج بہت قریب چمک رہا تھا ــــ میں کے گرد تین سیارے گردش کر رہے تھے ــــ

"دیری گڈ ــــ" پاپا کاٹ نے کہا ــــ "اس سورج کے گرد تین سیارے ہیں ضرور ان میں سے کسی ایک پر آبادی ہوگی ــــ"

"کون کہہ سکتا ہے ــــ"

"ابھی پتہ چل جائے گا ــــ" کیپٹن نے کہا ــــ "پہلے ہم تیسرے سیارے کو چیک کرتے ہیں ــــ پاپا کاٹ ذرا تم ریڈیو پر اس سیارے پر بسنے والوں سے کنکشن قائم کرنے کی کوشش کرو ــــ"

پاپا کاٹ ریڈیو پر جھک گیا ــــ

پہنچا ... سو میل کے فاصلے پر پہنچ کر گردش کرنے لگا ——
... انہوں نے دیکھا کہ بادلوں کے نیچے کہیں کہیں روشنی سی
تھی —— بلکہ ایک جگہ انہیں دھواں بھی نظر آیا ——"
"ضرور یہ آباد سیارہ ہے ——" بہرام نے کہا —— "یہاں
دھواں بھی تھا اور کئی جگہ روشنی بھی ہے ——"
"ضروری نہیں —— "پاپا کافت نے کہا ——
"پھر یہ روشنی کیسی ہے اور دھواں کیسا ہے ——"
"آتش فشاں پہاڑ بھی ہو سکتے ہیں —— اب مجھے شک
ہو رہا ہے کہ یہ سیارہ آباد نہیں —— کیوں کہ میں مسلسل ریڈیو
پر کنکشن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں اور کوئی جواب نہیں
ملتا ——"
کیپٹن نے کہا ——
"ممکن ہے وہ اس قدر ایڈوانس نسل نہ ہو جتنا ہم سمجھ رہے
ہیں ... ممکن ہے ان کے یہاں خلائی پورٹ نہ ہوں —— ایریل
نہ ہوں —— ریڈیو نہ ہوں ——"
بہرام نے کہا
"ہو سکتا ہے یہ دھواں کسی بڑی فیکٹری کی چمنی سے نکل رہا
ہو ——"
"اگر وہ لوگ ملیں اور فیکٹریاں بنا سکتے ہیں تو ریڈیو اور
ٹرانسمیٹر ضرور بنا لیتے ——"
"یہ ضروری نہیں ——" بہرام نے کہا —— "سیارہ زمین پر

تاکہ دو آدمی کسی مصیبت میں پھنس جائیں تو باقی دو ان کی مدد کر سکیں ۔ ہم ایک نامعلوم سیارے پر ہیں ــــ ہمیں یہاں کے حالات کا کوئی علم نہیں ۔ خدا جانے کونسی ان جانی بلا ہماری منتظر ہو ــــ اس لیے بہتر ہو کہ صرف دو آدمی جائیں ــــ"

"یہ ٹھیک ہے ــــ" بہرام نے سر ہلا کر کہا ــــ "ایک تو میں اپنے آپ کو باہر جانے کے لیے پیش کرتا ہوں ــــ"

"ساتھ کس کو لیا جائے" کیپٹن نے کہا ــــ

چنانچہ یہ طے پا گیا ــــ بہرام اور [illegible] باہر جانے کو تیار ہو گئے ــــ

"آپ لوگ خلائی سوٹ پہن لیں ــــ" کیپٹن نے [illegible]

"کیوں ــــ" بہرام نے حیرت سے کہا ــــ "جب ہوا صاف ہے تو خلائی سوٹ پہننے کی کیا ضرورت ہے ــــ"

"سوٹ پہننا ضروری ہے ۔ چہرہ کی پلیٹ مت لگانا تاکہ تم تازہ ہوا میں سانس لے سکو ۔ سوٹ اس لیے ضروری ہیں کہ ہر سوٹ میں ریڈیو ٹرانسمیٹر ہے ۔ اس کے ذریعے ہم یہاں بیٹھ کر تم سے باتیں کر سکتے ہیں ــــ"

"کیا کوئی ہتھیار بھی ساتھ لے لیں ــــ"

"ہاں پستول لے لو ــــ اور ہمارے پاس ہتھیار ہی کون سے ہیں ــــ ظاہر ہے کہ یہ تجارتی جہاز ہے ۔ یہ کوئی جنگی جہاز نہیں ــــ"

ان دونوں نے خلائی سوٹ پہن لیے ۔ اٹامک پستول ہاتھوں میں لے لیے اور دونوں جہاز سے نیچے اتر گئے ــــ

پُراسرار گنبد

"تازہ ہوا میں سانس لینا بھی ایک نعمت ہے" اس کا احساس
بہرام کو گنبد سے باہر آنے پر ہوا ۔ ۔ ۔ درخت کی ڈال پر بیٹھی چڑیوں
کی قطار سے کوئی چیز اڑ رہی تھی ـــــ وہ تتلی اس لئے نہیں تھی کہ
اس کی شکل چمگادڑ کی طرح تھی اور چمگادڑ اس لئے نہیں تھی کہ اس
کے پر بڑے خوبصورت اور رنگین تھے ـــ دو تین رنگ برنگے پرندے
جانور بھی نظر پڑے ـــ لیکن وہ ان کو دیکھ کر بھاگ گئے ـــ
ہوا میں عجیب خوشبو سی ہوئی تھی جو یقیناً دور دراز علاقوں کی تھی
اور یہاں تک آنے کا ان کو راستہ نہیں ملا ـــ یعنی
اگر کبھی کوئی راستہ ہوگا بھی تو اب وہاں گھاس پھونس اگ آئی تھی
قریب پہنچ کر انہوں نے گنبد کو ایک بار پھر چاروں طرف
سے دیکھا ۔ پھر پاپا ماف نے اس کے دروازے کو زور سے دھکیلا ۔
جواب میں صرف ایک آواز گونج کر رہ گئی ۔ دوسری بار پاپا ماف نے اپنے
جوتے سے دروازے کو دھکیلا ۔ پھر بھی کوئی اثر نہ ہوا تو بہرام اور ...
نے مل کر شانوں سے دروازے کو دھکیلنا چاہا ۔ لیکن دروازہ میں ہلکی سی
جنبش تک نہ ہوئی ۔ ۔ ۔

"ہیلو کیپٹن —" بہرام نے اپنے سوٹ کے مائک سے کہا۔

"یس —" فوراً کیپٹن کی طرف سے جواب ملا۔

"دروازہ نہیں کھلتا —"

"دوسرے گنبد کے دروازے پر کوشش کرو —"

"یہاں پر یہاں کوئی خطرہ نہیں اس لئے آپ لوگ بھی آسکتے ہیں — ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے صدیوں سے یہاں کوئی نہیں آیا — گنبد یقیناً کسی ذہین نسل کے بنائے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ نسل یا تو ختم ہو چکی ہے یا یہ سیارہ چھوڑ کر کہیں جا چکی ہے —"

"اچھا ہم آرہے ہیں —" کیپٹن نے جواب دیا —

اس کے بعد ہی کیپٹن اور توفیق بھی خلائی سوٹوں میں ملبوس ان کے پاس پہنچ گئے اور انھوں نے دوسرے گنبد کی جانب مارچ کیا۔

لیکن تمام کوششیں بیکار رہیں۔ چاروں انسانوں کی [illegible] طاقت دروازوں کے سامنے بیکار تھی۔ انھوں نے پستولوں کے فائر کئے — اس سے بھی کچھ نہ ہوا — پھر وہ تیسرے گنبد کی جانب گئے۔ لیکن تمام دروازے بند تھے —

دو تین گھنٹے وہ اسی جد و جہد میں مصروف رہے۔ جب [illegible] ہونے لگی تو وہ جہاز میں واپس آگئے۔ توفیق نے اپنا سوٹ اتارتے ہوئے کہا — "انسان تو انسان معلوم ہوتا ہے اس سیارے پر تو بھوت بھی آباد نہیں ہیں —"

"لیکن یہ گنبد کسی ذہین نسل کے بنائے ہوئے ہیں — جلوت

کے پیچھے پڑ جاتے ہو ـــــ بات کیا ہو رہی تھی اور تم بے گناہ بھوت کے پیچھے پڑ گئے ہو۔"

"اب سو جاؤ ـــــ" بابا کاف نے کہا "واقعی نیند آ رہی ہے۔ صبح بندوق سیکر اور بارود وغیرہ لے کر بیٹھیں گے ـــــ کہ ہر دروازہ کوئی بھوت تو نہیں کہ ہم ان پر قبضہ نہ کر سکیں گے۔"

"اور اگر کوئی بھی دروازہ نہ کھل سکا ـــــ" توفیق نے کہا۔

"تو پھر تم ایک تیلہ دروازہ کے سامنے ٹھہر کر کھینچنا ـــــ اور دروازہ کے بھوت کو بلا کر حکم دینا کہ وہ دروازہ توڑ دے۔"

"شاید آپ لوگوں کو سمجھے ـــ" توفیق نے کہا "ذرا دل کی بات کی، ورآپ لوگ بھوت بن کر چھیڑنے۔"

تھوڑی دیر اور اسی طرح باتیں ہوتی رہیں۔ اسکے بعد چاروں اپنے اپنے بستروں میں چلے گئے۔ دوسرے دن بابا کاف اپنے تمام اوزار اٹھائے گنبد والے کی طرف چل دئیے۔ سارا دن وہ گنبد والی کے دروازوں اور دیواروں میں لگی رہی۔ ایسی اور دستی برموں سے سوراخ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیکن نتیجہ صفر رہا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے دروازے ان کی بے بسی پر قہقہہ لگا رہے ہوں۔"

شام ہونے لگی تو وہ پھر مایوسی سے لوٹ آئے۔

"اب کیا ہوگا ـــ" توفیق نے پوچھا "ہماری ساری کوششیں بے کار ثابت ہوئیں۔ اب تو واقعی تمہارے دادا کے بھوت کو بلانا پڑے گا ـــ"

بابا کاف نے کہا۔

بہرام نے کہا "مجھے حیرت صرف یہ ہے کہ ان گنبد والی میں کیا ہے؟"

"ممکن ہے یہ گنبد ہیرے جواہرات اور خزانے سے بھرے ہوئے ہوں ۔۔۔" توفیق نے کہا۔

"میرا خیال ہے ان میں ضرور مشینیں ہیں" پاپا کاف نے کہا

"ممکن ہے یہ ٹرانسمیٹر اسٹیشن ہو ۔۔۔ کم از کم اس مینار سے یہی ظاہر ہوتا ہے ۔۔۔"

کیپٹن نے کہا۔

"یا ہو سکتا ہے یہ زمین دوز راستوں کے اسٹیشن ہوں"

"کیا مطلب ۔۔۔"

"مطلب یہ کہ ہو سکتا ہے یہاں پر بسنے والی مخلوق آکسیجن ہوا میں سانس نہ لے سکتی ہو ۔۔۔ اس لئے انھوں نے زمین دوز شہر بسائے ہوں۔ اور گنبد ان شہروں میں جانے کے راستے ہوں"

"بات سمجھ میں آتی ہے ۔۔۔" پاپا کاف نے سر ہلا کر کہا

"کم از کم ان دروازوں سے تو یہ پتا چلتا ہے کہ یہ باہر سے کھولے نہیں کھلتے ۔۔۔" بہرام بولا۔

"ایک اور بھی نظریہ ہو سکتا ہے ۔۔۔" پاپا کاف نے کہا۔

"وہ کیا ۔۔۔؟"

"ممکن ہے سو پچاس یا ہزار دو ہزار سال پہلے یہاں کوئی مخلوق رہتی ہو۔ پھر کسی وجہ سے ان کو یہ سیارہ چھوڑنا پڑا اور وہ اپنے قیمتی اشیاء اور فنی آلات ان گنبدوں میں بھر کر چھوڑ گئے کہ کسی وقت آکر استعمال کر سکیں ۔۔۔ لیکن پھر وہ واپس نہ آسکے ۔۔"

بہرام نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس سورج کے گرد تین سیارے گھومتے ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ ذہین مخلوق باقی دو سیاروں میں سے کسی ایک پر آباد ہو۔ اور یہ سیارے محض ان کے اسٹور روم کے کام آتے ہوں — ! وہ اس سیارے سے باقی دونوں سیاروں میں ریڈیو سسٹم قائم رکھنے کا کام لیتے ہوں۔ —"

پاپا کاف نے ہنس کر کہا

"جب تک ان گنبدوں کا راز نہیں کھلتا اس وقت تک سب کچھ ممکن ہے — یہ بھی ممکن ہے کہ ان گنبدوں میں کسی نسل کی لاشیں ممی بنی رکھی ہوں — یہ بھی ممکن ہے کہ واقعی توفیق کے دادا کے بھوت کے ہم نسل یہاں رہتے ہوں —"

اس پر ایک قہقہہ پڑا — پاپا کاف نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا

"بہرحال آپ لوگ اب آرام کریں — انجینئر میں ہوں اور دروازے کھولنے کا سر درد میرا ہے — مجھے یقین ہے صبح تک ہم کامیاب ہو جائیں گے۔"

"بس اب ہم جہاز میں چلتے ہیں کیونکہ یہ راکٹ کمبخت پہلے پیچھے کی طرف مار کرتے ہیں اور پھر آگے بڑھتے ہیں ۔۔۔"

توپ سے دو تاروں کا کنکشن اندر جہاز کے کنٹرول روم میں آیا تھا اور تار ایک سوئچ سے منسلک تھا ۔۔۔

وہ سب اندر آ گئے اور جہاز کا دروازہ اچھی طرح اندر سے بند کر لیے توپ کی نالی کا رخ قریبی گنبد کے دروازے کی طرف تھا ۔۔۔ پاپا کان نے کہا

"ہم لوگ ویو پورٹ سے دیکھتے ہیں ۔۔۔ کیپٹن فرزانہ سوئچ دبا کر گنبد کا دروازہ توڑنے کا افتتاح کریں گے ۔۔۔ بہر حال جہاز کے کیپٹن کی حیثیت سے وہ ہمارے آفیسر ہیں ۔۔۔"

"مجھے بنا دو منٹ ۔۔۔" کیپٹن نے مسکرا کر کہا ۔۔۔ یہ کہہ کر اس نے سوئچ دبا دیا ۔۔۔

فوراً ہی باہر راکٹ کا دھماکہ ہوا جیسے جہاز ہل گیا ۔۔۔ پہلے سبز نیلے شعلے پیچھے کی طرف نکلے جس سے قریب و جوار کی تمام جل گئی پھر ایک اور دھماکہ ہوا ۔۔۔

یہ دوسرا دھماکہ راکٹ کے گنبد سے ٹکرانے کا تھا ۔۔۔ جہاز کے سامنے دھوئیں کے بادل چھا گئے ۔۔۔ جنہیں ہر چیز چھپ گئی ۔۔۔ وہ تھوڑی دیر وہیں جہاز میں دھواں کم ہونے کا انتظار کرنے لگے ۔۔۔ جب دھوئیں کے بادل ہلکے پڑ گئے تو انہوں نے دروازہ کھولا ۔ اور باہر آکر دیکھا

توقع کے مطابق گنبد میں ایک بڑا سا گول سوراخ تھا ۔ راکٹ دروازہ توڑ کر

اندر گھستا چلا گیا تھا ۔۔۔ گنبد کے اندر سے ابھی تک شعلے
نکل رہے تھے یقیناً راکٹ نے ضرورت سے زیادہ تباہی مچا
دی تھی ۔۔۔

وہ چاروں گنبد کی جانب بڑھے ۔۔۔ قریب پہنچ کر انہوں
نے اس سوراخ میں سے جھانک کر دیکھا ۔۔۔

اندر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے باقاعدہ جنگ ہوئی ہے
ایک مشین کے ٹکڑے چاروں طرف بکھرے پڑے تھے ۔۔۔ بے شمار
سوئیاں ۔۔۔ ڈائل ۔۔۔ تار ۔۔۔ ٹیوب وغیرہ چیزیں ٹوٹی پھوٹی
پڑی تھیں ۔ اور کچھ شیشہ نما کسی چیز کے ٹکڑے تھے۔ بہت سی
چیزیں ابھی تک جل رہی تھیں ۔۔۔ اور اندر دھواں بھرا ہوا تھا ۔۔۔

"یہ کمرہ تو کسی قسم کا کنٹرول روم معلوم ہوتا تھا ۔۔۔" لیفٹن
نے کہا ۔۔۔

"ہاں کوئی مشین معلوم ہوتی ہے ۔۔۔" [illegible] نے کہا۔
"خدا جانے ان لوگوں نے کس مقصد کے لیے یہ مشین بنائی ہوئی
ہے۔ بہتر ہو کہ ہم لوگ خلائی سوٹ پہن کر اندر داخل ہوں ۔۔۔ کیونکہ
خلائی سوٹ پر آگ یا گیس وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا ۔۔۔"

"آپ لوگ ٹھہریں ۔۔۔" بہرام نے کہا ۔۔۔ "میں خلائی
سوٹ لے آؤں ۔۔۔"

"تھینک یو ڈیئر ۔۔۔"

بہرام سوٹ لینے واپس جہاز میں آیا ۔۔۔ [illegible]
[illegible] ۔۔۔ اور ان لوگوں کے [illegible]

کیپٹن کا سوٹ لے کر اس کے کمرے سے واپس آنے لگا تو اس کی نظر کیپٹن کی میز پر بیٹھی ہوئی مشینی مجسمہ پر پڑی ۔۔۔ وہ لاشعوری طور پر وہیں ٹھٹک گیا ۔۔۔ اور اس نے کیپٹن کے لہجہ میں کہا

"ہیلو ڈارلنگ ۔۔۔ ذرا ادھر آؤ ۔۔۔ اور مجھے پیار تو کر لو۔"

بے جان مجسمہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کا تاثر پیدا ہوا اس کے اندر کی مشین چلنے کی ہلکی سی آواز پیدا ہوئی اور وہ بہت ہی کے انداز میں چلتا ہوا بالکل میز کے کنارے پر آ گیا ۔۔۔ بہرام نے کہا

"تھینک یو ڈارلنگ ۔۔۔ اب تم واپس جا سکتی ہو۔۔۔"

لیکن مجسمہ وہیں کھڑا رہا ۔۔۔ بہرام نے پھر کہا

"واپس چلی جاؤ ۔۔۔ ڈارلنگ ۔۔۔"

مجسمہ پھر بھی نہ گیا ۔۔۔ بہرام نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر مجسمہ کو اٹھا کر اس کے ہونٹوں کو پیار کر کے رکھتے ہوئے بولا

"اب تو چلی جاؤ ۔۔۔"

مجسمہ کے ہونٹوں پر پھر مسکراہٹ پیدا ہوئی اور وہ واپس اپنی جگہ چلا گیا

بہرام سمجھ گیا کہ اس کی اندرونی مشین میں یہ سسٹم بھی ہے کہ جب تک کوئی اس کے ہونٹوں کو پیار نہ کرے مجسمہ واپس نہیں جائیگا۔ مشین وہیں رکی رہے گی ۔۔۔ اس نے مسکرا کر مجسمہ سے کہا۔

"بڑی بے وفا ہو ۔۔۔ غیر مردوں کے کہنے پر بھی ان کی آغوش میں آ جاتی ہو ۔۔۔"

پھر وہ اپنی حماقت پر خود ہی قہقہہ لگا کر کمرے سے باہر آ گیا۔

کی روشنی کی چمک سے ساری سرنگ اس طرح روشن ہو گئی جیسے اندر ہزاروں پاور کے بلب روشن ہیں ــــ"

وہ سب اس سرنگ کی طرف چل دیئے ــــ بظاہر وہ سرنگ بہت طویل محسوس ہو رہی تھی ــــ لیکن تھوڑی دیر میں ہی انہوں نے خود کو ایک بالکل گول کمرے میں پایا

اس کمرے میں عجیب عجیب قسم کی مشینیں اور آلات نصب تھے ــــ ان کی ساخت ان سب کے لیے بالکل نئی تھی ــــ

"یہ سب ٹیلی ویژن اور وائرلیس کی مشینیں معلوم ہوتی ہیں" پاپا کانت نے کہا

"تم نے غالباً ان اسکرینوں سے اندازہ لگایا ہے ــ" بہرام نے کہا

"ہاں ــــ"

"تو آؤ ہم کوشش کر کے دیکھتے ہیں ــــ شاید اسی ذریعہ اس نامعلوم مخلوق سے بات کرنے کا موقعہ مل جائے ــــ"

"لیکن یہاں پاور کہاں ہے ــــ" پاپا کانت نے کہا

بہرام نے ایک سوئچ دبا دیا جو بظاہر مین سوئچ معلوم ہوتا تھا۔ چند لمحے کچھ نہ ہوا ــــ پھر یکایک ہلکا سا ساز نما کہیں سنائی دیا ــــ

"پاور آ رہی ہے ــ" پاپا کانت نے حیرت سے کہا ــــ

"یقیناً اس کا کنکشن یہیں کسی ایٹمی پاور ہاؤس سے ہو گا ــــ اور مجھے یقین ہے اس آواز کے ساتھ ہی برابر والے مینار کے اوپر لگے ہوئے لینز اور راڈار وغیرہ چاروں طرف گھومنے لگے ہوں گے

بہرام سوئچ بورڈ پر جا بیٹھا اور بولا —

"مسٹر زان تم جہاز کے آفیسر ہو — میں اس کمرہ کا آفیسر ہوں — بولو تم کس سے بات کرنا چاہتے ہو —"

یہ کہہ کر اس نے سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک سوئچ گھمایا — فوراً ہی دیوار پر لگے ہوئے ایک اسکرین پہ کچھ رنگ سے بکھر گئے — اسپیکٹرم کے سے تیز رنگ — بہرام نے ایک دوسرے سوئچ کو گھمایا جس سے اسکرین کی روشنی دھندلی پڑ گئی ہے — اس نے سوئچ اپنی طرف گھمایا تو روشنی پھر تیز ہو گئی —

دھیرے دھیرے وہ رنگ ختم ہونے لگے اور اس کی جگہ ایک منظر پوری اسکرین پر چھا گیا —

یہ منظر بالکل باہر کی طرح تھا — گھنے درخت گھاس ریگستان

بہرام نے ایک اور سوئچ گھمایا اور منظر اس طرح حرکت کرنے لگا جیسے وہ فلم دیکھ رہے ہوں —

"ٹھیک ہے —" پاپا کانت نے کہا — "اوپر مینار پر ٹیلی وژن لینز لگے ہوئے ہیں — تمہارے سوئچ گھمانے پر وہ لینز گھومتا ہے اور جو منظر سامنے آتا ہے وہ اسکرین پہ نظر آنے لگتا ہے —"

بہرام سوئچ گھماتا رہا — منظر بدلتا رہا — یکایک ایک چیز اسکرین پر نظر آئی — بہرام نے ہاتھ روک لیا — فوراً ہی ان سب نے پہچان لیا — اسکرین پر ان کے اپنے خلائی جہاز کا عکس تھا — "دشمبی" صاف طور پہ پڑھا جا سکتا تھا —

گولے کے گرد دو اور بھی بڑے بڑے گیند نما گولے نظر آ رہے تھے
جن کی روشنی بھی کم تھی اور حجم بھی ۔۔۔

"یہ درمیان میں اس سیارے کا سورج ہے ۔۔۔" بابا
کاف نے کہا ۔۔۔ "اور یہ دونوں سیارے ہیں کیوں کہ جب ہم
اوپر تھے تو ہم نے دیکھا تھا کہ اس سورج کے گرد تین سیارے
تھے ۔۔۔

"ہاں ۔۔۔" کیپٹن نے سر ہلا دیا ۔۔۔

بابا کاف نے کوشش کر کے جہازوں کو درمیان میں لانے
کی کوشش کی ۔۔۔ کچھ دیر وہ خلا میں تیرتے رہے ۔۔۔
پھر وہ اس زاویے سے گھومے کہ ان کی منزل سورج کے گرد گھومنے
والا دوسرا سیارہ نظر آنے لگا ۔۔۔

"وہ دوسرے سیارے پر جا رہے ہیں ۔۔۔" بہرام نے
کہا ۔۔۔

"اس کا مطلب ہے دوسرے سیارے پر بھی آبادی ہے؟"
توفیق نے کہا

کیپٹن نے سوچ کر کہا

"یہ ممکن ہے کہ لوگ اس سیارے پر آباد نہ ہوں بلکہ
یہاں انہوں نے محض اپنی فیکٹریاں قائم کر رکھی ہوں جو خودکار
مشینوں سے چلتی ہیں ۔۔۔ اور وہ لوگ خود دوسرے
سیارے پر آباد ہوں ۔۔۔"

"ہاں یہ ممکن ہے ۔۔۔"

پاپاکابٹ نے کہا ۔۔۔

"ہم ذرا یہاں اور کوشش کر لیں۔ اگر ہمیں اپنے سوالوں کا جواب نہیں ملتا ہے تو پھر ہم بھی دوسرے سیارے پر چلیں گے ۔۔۔"

دوسرا پارہ

سامان تھا —

ہی مخلوق ہو جس کے تین ٹانگیں ہوں ۔۔۔ سر کی جگہ کدّو کا سر ہو ۔۔۔ آنکھیں سینے پر ہوں ۔۔۔ پھر کیا کرو گے ۔۔۔ ؟

"پھر تو میں آسانی سے ڈٹ کر مقابلہ کر سکتا ہوں ۔۔۔" توفیق نے جواب دیا ۔۔۔

"مجھے اور کوئی فکر نہیں ۔۔۔ صرف تمہی کا فکر ہے ۔۔۔" گلزار نے کہا ۔۔۔ وہ اُداس دکھائی دے رہی تھی۔

ہمارا دس روز کا سفر کا پروگرام تھا ۔۔۔ چار دن تو یہیں گزر چکے ہیں اور ہمارا جہاز بھی ابھی کتنی دور ہے ۔۔۔"

"واقعی وہ فکر مند ہو گئی ۔۔۔" بابا کا نت نے کہا ۔۔۔" لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں ۔۔۔"

"اگر آپ ہمارا زمین پر ہوتے تو وہاں کے لوگ آپ کو جہاز کے بغیر بھی کے پاس پہنچا سکتے تھے ۔۔۔"

"کیسے ۔۔۔"

"کالے جادو سے ۔۔۔"

"یہ کیا چیز ہوتی ہے ۔۔۔"

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ۔۔۔ لیکن سنا ہے کہ کالے جادو کے ذریعے وہ انسان کو طوطا بنا کر قفس میں بند کر دیتے ہیں ۔۔۔ دن بھر اسے طوطا بنائے رکھتے ہیں اور رات کو پھر آدمی بنا لیتے ہیں ۔۔۔"

"یہ نا ممکن ہے ۔۔۔"

"ہو گا ۔۔۔" توفیق نے لاپروائی سے کہا ۔۔۔" کم از کم ہم نے بھی سنا ہے ۔۔۔"

"بھوک لگ رہی ہے۔" بہرام نے کہا۔ "بہتر ہو کہ ہم پہلے کھانا کھائیں۔ اس کے بعد تحقیق کریں گے۔"

"یہ ٹھیک ہے۔" وہ سب اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اٹھے اور ڈائننگ ہال کی جانب روانہ ہو گئے۔

* * *

دوسرے دن صبح اٹھتے ہی ناشتہ وغیرہ کر کے انہوں نے سیارہ چھوڑ دیا۔ سب سے پہلے انہوں نے اس سیارے کا ایک چکر کاٹا۔ وہ تمام چیزیں جو وہ اسکرین پر دیکھ چکے تھے اب بخوبی پہچان سکتے تھے۔ اس کے بعد وہ دوسرے سیارے کی جانب روانہ ہو گئے۔

سیارے کے قریب پہنچ کر پایا کاٹ ریڈار سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور باقی لوگ ٹیلی اسکوپ سے سیارے کو دیکھنے لگے۔ انہیں حیرت ہوئی کہ یہ سیارہ بالکل خشک اور ویران تھا۔ نہ جنگل تھے نہ سمندر اور نہ دریا۔ صرف ریگستان تھا۔ سرخ سرخ ریت تھی یا پہاڑ تھے۔ قطبین پر برف تھی۔ البتہ خط استوا کے قریب قریب اس ریگستان میں بے شمار جیومیٹریکل شکلیں بنی ہوئی تھیں جو یقیناً عمارتیں تھیں۔ ایک بہت عظیم مینار تھا۔ اور بہت سی جگہ روشنی ہو رہی تھی۔

"عجیب بات ہے۔" کیپٹن نے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے اس سیارے پر آبادی ہے۔"

"اس میں عجیب کیا بات ہے۔" توفیق بولا۔

"وہ تمام سرسبز و شاداب سیارہ چھوڑ کر اس ویران اور ریتیلے سیارے پر آباد ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔"

سنٹرل کنٹرول ٹاور

تبا کاٹ اور روبٹ

ایلین آندرومیڈا سے مسٹر جونز تک

تمہیں ہر قسم کی سہولتیں دی جائیں گی ——— تم ہمارے مہمان ہو ——"

"ٹھینک یو سر ——— ہمارے پاس خلائی سوٹ ہیں ——— اگر ہوا نے تکلیف دی تو ہم خلائی سوٹ پہن لیں گے ———"

"تو دس منٹ انتظار کرو ———"

وہ سیارے کے گرد گھومتے ہوئے انتظار کرنے لگے

ٹھیک دس منٹ بعد ریڈیو پر وہی مشینی آواز سنائی دی ـــ
"اب تم نیچے اتر سکتے ہو ـــ"
کیپٹن فرزان نے جہاز کے انجن بند کر دیئے اور جہاز سیارے کی کشش سے نیچے اترنے لگا۔ ایسے موقعہ پر ہمیشہ ہلکے انجن چلا کر ان کا رخ مخالف سمت کر دیا جاتا تھا تاکہ ان انجنوں کی طاقت سیارے کی کشش کو کم کرتی رہے اور جہاز پوری قوت سے زمین سے ٹکرا کر پاش پاش نہ ہو جائے ـــ
بڑے آرام کے ساتھ جہاز زمین پر جا کر ٹھہر گیا۔ انہوں نے قریب سے دیکھا ایک عظیم مینار تھا۔ دور دور تک چاروں طرف عمارتیں تھیں اور وہ سب عمارتیں یا تو فولاد کی تھیں یا پلاسٹک کی قسم سے کسی چیز کی تھیں ـــ چوڑی چوڑی سڑکیں تھیں ـــ سڑکوں کے درمیان ریل کی پٹریوں جیسی لائنیں بچھی ہوئی تھیں ـــ ایک موٹر نما ڈبہ آہنی پٹڑی پہ دوڑتا ہوا آیا اور جہاز کے قریب آ کر ٹھہر گیا ـــ
ریڈیو پر اسی آواز نے کہا

"آپ لوگ ہمارے مہمان ہیں — باہر آجائیے — سواری آپ کا انتظار کر رہی ہے —"

کیپٹن فرزان نے ریڈیو سوئچ بند کر دیا اور ان سے بولا —

"میری رائے یہ ہے کہ ہم میں سے صرف دو آدمی باہر جائیں دو یہاں رہیں —"

"یہاں اترنے کے بعد اب اس احتیاط کی کیا ضرورت ہے —" بہرام نے کہا — "اب تو ہم ان کے قبضہ میں ہیں —"

"اپنی جانب سے ہمیں احتیاط کرنی لازمی ہے — خدا جانے کیا صورت حال پیش آئے۔ نہ جانے وہ کس قسم کے لوگ ہوں گے —"

"بشرطیکہ کچھ لوگ ہوں تو —" پاپا کاشف نے مسکرا کر کہا

"ہاں بشرطیکہ وہ انسان یا انسان نما مخلوق ہوئی —"

"نہیں —" پاپا کاشف نے پھر کہا — "میرا مطلب ہے بشرطیکہ وہ کوئی جاندار مخلوق ہوئی —"

"کیا مطلب —؟" کیپٹن نے چونک کر پوچھا —

"مجھے سب کچھ عجیب سا لگ رہا ہے — یہاں ہر چیز مشترک ہے یعنی زندگی کے کہیں آثار نہیں — کیا تم مشینوں کے باشعور ہونے پر یقین رکھتے ہو —"

"تمہارا کیا خیال ہے یہاں کی سب مشینیں باشعور ہیں کیا — وہ انسانوں کی طرح سوچ سکتی ہیں —"

"[illegible] ہی معلوم ہوتا ہے —"

"تم احمق ہو ـــ چونکہ انجینئر ہو اس لیے ایسی ناقابل یقین باتیں سوچتے ہو ـــ"

بابا کاف نے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا ـــ

"تم نے کبھی تنطورس ستارے کا نام سنا ہے ـــ"

"سورج کا نام 'تنطوری' سنا ہے ـــ" بہرام نے کہا

"اسی سورج کے چوتھے سیارے کا نام تنطورس ہے ـــ اس پر انسان نما ایک ذہین نسل رہتی تھی ـــ ان لوگوں نے اب سے کئی صدی پیشتر روبوٹ بنائے تھے ـــ پہلے وہ روبوٹ صرف مشینی پتلے تھے ـ سائنسدانوں نے ان روبوٹوں کا دماغ بناتے ہوئے یہ خوبی رکھی تھی کہ وہ نسل انسانی کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے ـ لیکن ایک صدی گذرنے کے بعد ہی وہ فولادی پتلے باشعور ہو گئے ـــ

پہلے خیال یہ تھا کہ وہ خود سوچ نہیں سکتے ـــ مگر جب ان کے یادداشت کے خانے میں معلومات کا ذخیرہ بڑھتا چلا گیا تو وہ خود سوچنے لگے ـــ اور جب وہ خود سوچنے لگے تو انہیں احساس ہونے لگا کہ وہ انسان کے غلام ہیں ـــ چنانچہ روبوٹوں نے انسانوں کے خلاف بغاوت کر دی ـــ

نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کے باشندوں کو تمام روبوٹ تباہ کرنے پڑے تب سے آج تک وہ کبھی روبوٹ نہیں بناتے ـــ"

"اس کا مطلب ہے مشینیں بھی کسی وقت باشعور ہو سکتی ہیں ـــ"

بابا کاف نے مسکرا کر کہا

اندر داخل ہوتے ہی پہلی دیوار پھر واپس آ گئی۔ آگے دوسری دیوار تھی وہ بھی اسی طرح نزدیک آنے پر کھل گئی اور موٹر اس دروازہ کو پار کر کے مزید اندر داخل ہو گئی۔

یہ ایک طویل و عریض ہال تھا یہاں آ کر موٹر رک گئی۔ اور ایک آواز سنائی دی یہ آواز کہیں سے بھی نہیں آ رہی تھی اور ہر جگہ سے آ رہی تھی۔

"اتر جائیے" آواز نے کہا۔ "اب آپ لوگ اپنے خلائی سوٹ اتار سکتے ہیں کیونکہ یہاں کی ہوا آپ کے سانس لینے کے قابل ہے اور ہوا کا درجہ بھی آپ کے مزاج کے مطابق ہے۔"

وہ دونوں گاڑی سے نیچے اتر آئے۔ گاڑی اسی طرح واپس چلی گئی اور وہ اکیلے رہ گئے۔ بہرام نے پوچھا۔

"کیا ہم خلائی سوٹ اتار دیں؟"

"ابھی نہیں" کیپٹن نے جواب دیا۔ "میں چہرے کی پلیٹ اتار کر دیکھتا ہوں اگر ہوا ٹھیک ہے تو تم بھی صرف چہرے کی پلیٹ اتار دینا۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنے سوٹ کے چہرے کی پلاسٹک پلیٹ اتار دی ہوا واقعی تازہ اور ان کے سانس لینے کے قابل تھی۔ کیپٹن نے بہرام کو بھی اشارہ کر دیا اس نے بھی اپنے سوٹ کی چہرے کے سامنے والی پلیٹ اتار دی

انھیں حیرت ہوئی کہ ابھی کچھ دیر پہلے پاپا کافن نے اس سورج کا ذکر کیا تھا

بہرام نے جواب دیا۔

"ہاں سنا ہے"

"اس سورج کا چوتھا سیارہ قنطورس ہے۔ اس پر ہماری نسل کی سب سے ذہین نسل آباد ہے انھوں نے ایسی مشینیں اور بہت روبوٹ بنائے جو انسانوں کی طرح باشعور تھے جو سوچ سکتے تھے جو محسوس کرسکتے تھے۔

"اسی نسل کے چند سائنسدانوں نے تجربہ کے طور پر مجھے یہاں بنایا تھا"

"کب سے" بہرام نے سوال کیا۔

"کوئی ایک ہزار سال پیشتر"

"پھر ان لوگوں کو کیا ہوا —

"مجھے معلوم نہیں — میرے بنانے والے مجھے بنا کر واپس چلے گئے — اور پھر واپس نہیں آئے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو کوئی حادثہ پیش آگیا ورنہ وہ یہاں ضرور واپس آتے۔ بہرحال، اب میں صدیوں سے یہاں تنہا ہوں۔ بہت برس بعد آج پہلی بار مجھے تم جیسے لوگوں سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہے — میرے دل بڑی خواہش ہے کہ میں انسانوں کی کچھ خدمت کروں"

"تم ہماری خدمت کرسکتے ہو"

"یقیناً تم یہاں رہ سکتے ہو۔ میں تمہارے لئے دوسرے سیارے پر مکان بنا دوں گا۔ جہاں کی آب و ہوا تمہارے لئے مناسب ہے۔ تمہیں ہر وہ چیز مہیا کروں گا جس کی ہمیں اپنے خلائی جہاز کے لئے کچھ ایٹمی ایندھن درکار ہے۔ کائنات کے اس حصہ کے نقشے اور ہدایات درکار۔ تاکہ ہم اپنی کہکشاں میں واپس جاسکیں"

یہ کہہ کر اس نے اپنا پستول نکال لیا۔ اگرچہ وہ حیران تھا کہ وہ اس پستول سے کیا کر سکتا تھا۔

لیکن جیسے ہی وہ دونوں دروازے کی جانب بڑھے ہوا میں ہلکی سی گیس کی بو محسوس ہوئی۔ اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

یہ کہہ کر میں نے اپنا پستول نکال لیا۔ اگرچہ میں حیران تھا کہ وہ اس پستول سے کیا کر سکتا تھا۔

لیکن جیسے ہی ہم دونوں دروازے کی جانب دوڑے ہوا میں ہلکی سی گیس کی بو محسوس ہوئی۔ اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

تھے۔"

"اب ہم قید میں ہیں۔" پاپا کاف نے کہا۔

"لیکن یہ قید عجیب ہے۔" توفیق نے کمرے میں ادھر ادھر گھومتے ہوئے کہا
کمرے میں پڑھنے کے لئے کتابیں تھیں جو زیادہ تر قنطوری زبان میں تھیں۔ ایک بائیکروز
لائبریری تھی جس میں کتابیں مائیکرو فلمز پر تھیں۔ اس لائبریری میں تقریباً کائنات
کی ہر زبان کی کتابیں موجود تھیں۔

ایک میوزک لائبریری تھی۔ اس میں مائیکرو ٹیپ ریکارڈوں پر ہر قسم کا میوزک
آرکسٹرا۔ گانے وغیرہ ٹیپ تھے۔۔ غرض دلچسپی اور ضرورت کی کوئی ایسی شے
نہ تھی جو ان کمروں میں نہ ہو۔۔۔

"یہ بڑی پُرلطف قید ہے۔" توفیق نے ادھر ادھر گھومتے ہوئے کہا۔" میں
اس قید میں زندگی بھر رہ سکتا ہوں۔۔ لیکن یہاں صرف ایک کمی ہے۔"

"کیا؟" پاپا کاف نے پوچھا۔

"عورت۔۔۔ کوئی حسین سی لڑکی نہیں ہے۔"

اسی وقت دروازہ کھلا اور چار حسین و جمیل نوجوان لڑکیاں کھانے کی ٹرے
ہاتھوں میں لئے اندر داخل ہوئیں۔۔ اور وہ سب حیرت سے ان لڑکیوں کو دیکھتے
رہ گئے۔

اگر حسن کا انتخاب کیا جائے تو لاکھ دو لاکھ لڑکیوں میں ایسی حسین لڑکیاں مل
سکتی ہیں جن کا حسن، صورت، نمکین اور متناسب ہو۔

ان کے سڈول جسم مختلف قسم کے لباسوں میں ملبوس تھے۔ ماڈرن لباسوں
میں جسم کے تمام نشیب و فراز نمایاں تھا۔

ان کے گداز سینے سانسوں کے تموج سے متحرک تھے۔۔ ان کی ریشمیں زلفیں

رخساروں پر ناگنوں کی طرح جھوم رہی تھیں۔ ان کے سرخ اور مرطوب ہونٹوں میں بلا کی کشش تھی۔ ان کی آنکھوں میں شراب کی سی تاثیر تھی۔ سیاہ چمکیلی آنکھیں جن میں بجلیاں سی تڑپ رہی تھیں ان کے گلابی جسم سرخ ناخن۔۔ گداز سینے اور پتلی کمر تناسب اور تخلیق کا بہترین نمونہ تھیں۔

لیکن ان لڑکیوں کی موجودگی اتنی حیرت انگیز نہیں تھی۔ جتنی ان میں سمی کی موجودگی ۔۔۔ کیپٹن فرزان کی بیوی سمی ؛

ہاں وہ سمی ہی تھی ۔۔ وہی سبزی مائل چکنا جسم۔ وہی سرخ آنکھیں وہی سنہری بال ۔۔ وہی تر ہونٹوں کا خم۔

چند لمحوں کے لئے وہ بت بن کر رہ گئے۔ خاص طور پر کیپٹن فرزان کی آنکھیں تو اس طرح پھٹی رہ گئی تھیں جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو۔ بڑی دیر کے بعد آخر سب سے پہلے یہ امر کو اپنے حواس پر قابو ہوا۔۔ اس نے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو۔"

"ہم لڑکیاں ہیں۔" سمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ "اور ہمیں آپ لوگوں کی خدمت کے لئے بھیجا گیا ہے۔"

"اب ان کو فرق محسوس ہوا یہ لڑکی بالکل نسل سمی کی ہمشکل تھی۔ لیکن اس کی آواز مختلف تھی۔ اگرچہ اس لڑکی سمی کی آواز زیادہ دلکش اور سریلی تھی۔

توفیق کے چہرے پر بھی حیرت کے آثار تھے۔ اب مسرت سے با چھیں کھل گئیں اس نے کہا "ہماری خدمت کے لئے۔"

جی ہاں "

"تم ہماری کیا خدمت انجام دے سکتی ہو؟"

"[illegible] مطابقت [illegible]"

"برخوردار" توفیق نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے" باپ رے۔ کیا تم عشق کر سکتی ہو"؟

ان سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن نے توفیق سے کہا۔ "تم چپ رہو" پھر لڑکیوں کو مخاطب کر کے بولا۔ "لیکن ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس سیارے پر کوئی انسان یا مخلوق آباد نہیں"

"یہ درست ہے" نقلی ہمی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تمہیں کسی دوسرے سیارے سے لایا گیا ہے۔ غالباً اس سورج کے تیسرے سیارے سے"؟

"جی نہیں"

"پھر تم کہاں سے آئی ہو"؟

"ہمیں سنٹرل کنٹرول ٹاور نے بنایا ہے" نقلی ہمی نے جواب دیا۔ "آپ کے جہاز میں کیپٹن کی میز پر جو مجسمہ رکھا تھا مجھے اس کی نقل بنایا گیا ہے۔ باقی تینوں سنٹرل کنٹرول ٹاور نے اپنی یادداشت سے بنائی ہیں۔ سنٹرل کنٹرول ٹاور کی یادداشت کا خزانہ بہت وسیع ہے۔ وہ معمولی سے معمولی نقش بھی نہیں بھولتا"!

"لیکن اتنے کم عرصے میں یہ کیسے ممکن ہے۔ ایک تنہا خلیہ لے کر اس سے انسان بنا دینا ۔۔۔ اتنی جلدی تو فطرت بھی انسان نہیں بناتی"!

نقلی ہمی نے ایک قہقہہ لگایا اور بولی۔

"نہیں نہیں آپ نے غلط سمجھا ۔۔۔ ہم گوشت پوست کی لڑکیاں نہیں ہیں۔ وہ لڑکیاں آپ کے لئے بنائی جائیں گی۔ آپ کے خلیے لے لئے گئے ہیں اور تقریب چھ سات ماہ میں وہ مکمل [illegible] ۔ [illegible] سنٹرل کنٹرول [illegible]

"تم روبٹ ہو" پاپا کانف نے حیرت سے کہا۔

"جی ہاں"

"میں نے اپنی زندگی میں بہت سے مشینی انسان اور روبٹ دیکھے ہیں لیکن اسقدر مکمل روبٹ آج پہلی بار میری نظر سے گزرے ہیں"

توفیق اٹھ کر ایک لڑکی کے قریب آیا اور حیرت سے بولا۔

"کیا واقعی تم اسٹیج ربڑ۔ ڈیلو مونیم اور فولاد کی بنی ہوئی ہو"

"جی ہاں" لڑکی نے اثبات میں سر ہلایا۔

توفیق نے ہاتھ بڑھا کر اس کے کولہے پر چٹکی لی — لڑکی کے منہ سے ایک ہلکی سی "اوہ" نکلی اور وہ اچھل پڑی

وہ سب حیران رہ گئے — کم از کم روبٹ میں احساس کبھی نہیں ہوتا تھا۔ لیکن ان مشینی لڑکیوں میں قوت احساس بھی تھا وہ غیر معمولی طور پر مکمل لڑکیاں تھیں۔ پاپا کانف نے حیرت سے کہا۔

"یہ باشعور مشینیں ہیں — یہ احساس روبٹ لڑکیاں ہیں۔ میں نے اپنی زندگی میں بڑی بڑی عجیب چیزیں دیکھی ہیں۔ لیکن یہ لڑکیاں کائنات کے تمام عجوبوں سے زیادہ حیرت انگیز ہیں۔

زندگی اور حرارت

بہرام نے بڑھ کر ایک لڑکی کے دونوں برہنہ بازو پکڑ لیے۔ اسے حیرت ہوئی کہ لڑکی کے جسم میں انسانی جسم کی طرح حرارت تھی۔ لڑکی نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں عجب چمک پیدا ہو گئی۔ اس کے ہونٹ کلی کی طرح کھل گئے اور اندر سفید سفید دانت موتیوں کی طرح چمکنے لگے۔

بہرام نے دیکھا کہ لڑکی کے دانت آرٹسٹک تھے۔ وہ ناہموار تھے۔ اگر ہموار ہوتے تو مصنوعی معلوم ہوتے۔ لیکن ناہموار ہونے کے باعث بالکل انسانی دانت معلوم ہوتے تھے۔

"تمہارا نام؟" بہرام نے کہا۔

"جو نام آپ رکھنا چاہیں رکھ لیں۔ میں تو کوئی نام نہیں رکھتی۔"

"[illegible]"

"[illegible]"

"[illegible]"

[illegible]

کتنے بھی آرام سے ہوں ہم زیادہ خوش نہیں رہ سکتے۔"

"کم از کم میں یہاں ضرور خوش رہوں گا۔" توفیق نے کہا۔ "میں سنٹرل کنٹرول ٹاور سے دو تین ہزار روبوٹ لڑکیاں منوا لوں گا اور ہر روز ایک لڑکی سے عشق کروں گا۔ وہ کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی۔ ہمیشہ جوان رہیں گی۔ ہمیشہ محبت کریں گی۔"

"تم چپ رہو۔" نیلم نے جھلا کر کہا۔ "یہ سوچو کہ ہم کس طرح اس سیارے سے جائیں۔"

"اپنے میزبان سے پوچھ لو۔" پاپا کانت نے کہا۔

"بہت اچھا۔" کیپٹن نے چھت کی طرف منہ اٹھا کر کہا۔ "کیا تم سن رہے ہو؟"

"ہاں میں سن رہا ہوں۔" آواز نے کہا۔ جو معلوم ہوتا تھا ہر طرف سے اور ہر چیز سے آ رہی ہے۔

"تم ہماری باتیں سن چکے ہو۔ ہمارے احساسات اور جذبات کو سمجھ چکے ہو۔ ہم اس سیارے سے جانا چاہتے ہیں۔ تم ہمیں یہاں رکھ کر ہماری خدمت نہیں کرو گے بلکہ ہمیں اپنے سیارے پر بھیج کر ہماری مدد کرو گے۔"

"میں تم لوگوں کو یہیں خوش رکھوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔" آواز نے جواب دیا۔

"یہ ناممکن ہے۔ خوشی انسان کے اندر سے پیدا ہوتی ہے باہر سے نہیں آتی ہے۔"

"ہم یہاں اس عیش و آرام میں بہت جلد غمزدہ ہو جائیں گے۔" پاپا کانت

"میں درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں آزاد کر دو۔" کیپٹن نے کہا۔

"میں تمہیں ہر چیز دے سکتا ہوں۔ تمہارے لئے ہر چیز مہیا کر سکتا ہوں لیکن تمہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

"کیوں؟"

"اس لئے کہ صدیوں کے بعد میری ایک خواہش پوری ہوئی ہے۔ میرے بنانے والوں نے میرے اندر یہ خواہش رکھ دی تھی کہ میں انسانیت کی خدمت کروں۔ انسان کو خوش رکھوں۔ اس کے بعد میرے خالق چلے گئے۔ جب سے مسلسل میں کسی انسان کا انتظار کر رہا ہوں تاکہ اس کی خدمت کر سکوں اسے خوش رکھ سکوں اب صدیوں کے بعد تم آئے ہو۔ اور تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں جانے دوں۔ یہ ناممکن ہے۔"

"لیکن یہ سیارہ ہمارے رہنے کے قابل نہیں ہے۔"

"جس سیارے سے تم لوگ آئے ہو اس کی آب و ہوا تمہارے لئے بالکل مناسب ہے۔ میں تمہارے لئے مکان تیار کر رہا ہوں اور وہاں کی تمام آسائشیں مہیا کر رہا ہوں وہاں کام شروع ہو چکا ہے۔ یقین رکھو تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی تم خواہش کرو گے۔ سوائے آزادی کے۔"

یہ کہہ کر آواز خاموش ہو گئی۔

"مجھے تو نیند آ رہی ہے" توفیق نے جمائی لے کر کہا۔ "اچھا میں سونے کے لئے چلتا ہوں۔" وہاں سے اس نے جیب ٹیلیفون اٹھا کر کہا۔ "مسٹر پیٹرسن تم مجھے ناشتہ اپنے کمرے میں درکار ہے۔ اس لڑکی کے ساتھ جو نیلا لباس پہنے ہوئے تھی جس کے داہنے رخسار پر تل تھا۔ میں نے اس کا نام ارم تجویز کیا ہے۔ اور ہاں میرے سر میں درد ہے۔ ذرا ارم کو سر دبانے کے لئے بھیج دینا۔"

یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"کیوں کیا میں عورت نہیں ہوں"

"تم مشین ہو"

ارم نے ایک قہقہہ لگا کر کہا۔

"تم کیا ہو؟"

"انسان"

"کیا تم مشین نہیں ہو --- فرق صرف یہ ہے کہ تمہارا جسم گوشت پوست اور خلیوں کا بنا ہے۔ تم غدود اور اعصاب سے کام لیتے ہو۔ میرا جسم دوسری چیزوں کا بنا ہے اور میں اٹامک انرجی اور سپر سونک انرجی سے کام لیتی ہوں میرا دماغ بالکل تمہارے دماغ کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔"

"پھر بھی تم مشین ہو"

"لیکن میرے اندر جذبات ہیں۔ مجھے تکلیف اور خوشی کا احساس ہے۔ میرے دل میں خواہش ہے کہ تم مجھ سے محبت کرو۔ کیونکہ میں خاص طور سے محبت کرنے کے لئے بنائی گئی ہوں۔"

"تمہیں کس نے بنایا ہے"

"سنٹرل کنٹرول ٹاور نے"

"اور چھ ماہ کے بعد جب سنٹرل کنٹرول ٹاور دوسری عورتیں بنا دیگا تو تمہارا کیا ہوگا؟"

"وہ ہمیں ختم کر دیگا" ارم کے چہرے پر سیاہی کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ توفیق کو حیرت ہوئی کہ اپنی موت کے ذکر سے اسے دکھ ہوا۔

"تم بے وقوف ہو" توفیق نے کہا۔

"کیوں"

"تم اگر کسی دوسرے سیارے پر چلی جاؤ تو کوئی تمہیں ختم نہیں کرے گا۔ پھر تم اپنی مرضی سے جب تک زندہ رہ سکتی ہو۔"

"یہ بات ٹھیک ہے۔" ارم نے سوچتے ہوئے کہا۔ "لیکن سوال یہ ہے کہ میں کسی دوسرے سیارے پر کیسے جا سکتی ہوں۔"

"ہم تمہیں ساتھ لے جا سکتے ہیں۔ اگر ہم آزاد ہو جائیں اور ہمارے جہاز کو انجن ایندھن مل جائے۔ تو ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جا سکتے ہیں۔"

لڑکی نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"مجھ سے شادی کرو گے؟"

"شادی۔" توفیق نے رندھے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "میں تم سے شادی کیسے کر سکتا ہوں۔ میں انسان ہوں۔ تم مشین ہو۔"

"پھر وہی مشین۔ میں پوچھتی ہوں مجھ میں کیا فرق ہے۔ کیا میں تمہاری ہم نسل لڑکیوں کی طرح نہیں ہوں۔" یہ کہتے کہتے اس نے اپنا تمام لباس نوچ کر پھینک دیا اور بولی۔

"دیکھو۔ مجھ میں، میرے جسم کی ساخت میں کوئی فرق ہے؟"

"کوئی فرق نہیں۔" توفیق نے مسکرا کر کہا۔ "بس یہی فرق ہے۔"

"کیا؟"

"میری ہم نسل لڑکیوں میں ایک چیز شرم و حیا بھی ہوتی ہے، جو تم میں نہیں۔"

"مجھ میں ہے۔" وہ یکایک شرما گئی۔ اور جلدی سے کپڑے اٹھا کر اپنا جسم چھپایا۔ "لیکن تم مجھے مشین سمجھ رہے ہو۔ اس میں شک نہیں کہ میری تخلیق تم سے مختلف طریقہ پر ہوئی ہے۔ لیکن میرے اندر وہی جذبات ہیں جو ایک لڑکی میں ہوتے ہیں۔ اس لئے تمہیں یقین دلانے کے لئے مجھے یہ بے شرمی

کرنی پڑی۔"

اس کی جلد بہت ملائم اور چکنی تھی۔ جسم کا ہر عضو اپنی جگہ مکمل اور سڈول تھا سینہ میں سانسوں کا وہی تموج تھا۔ سانسوں میں وہی نم آلود حرارت تھی۔ اور حرارت میں وہی جذبات کو برانگیختہ کر دینے والی تاثیر تھی ـــ وہ پھر اس کے پہلو میں آکر بیٹھ گئی اور اس کے گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی ـ

" تمہارا نام توفیق ہے۔"

" توفیق پاشا۔"

" توفیق ڈیئر۔" اس نے کہا ـــ "آخر تم مجھے پیار کیوں نہیں کرتے میں کروں گی تو پھر تم مجھے بے شرم کہو گے۔"

یہ کہہ کر اس نے خود ہی اپنے ہونٹ توفیق کے ہونٹوں پر رکھ دیئے ـ اس کے ہونٹوں میں وہی حرارت تھی۔ اس کے جسم میں وہی خوشبو تھی۔ اس کے ہونٹوں کا ذائقہ اسی قدر تھا جس قدر ایک لڑکی کا ہونا چاہئے۔ اگر اسے یہ علم نہ ہوتا کہ یہ لڑکی روبوٹ ہے تو وہ یہ کبھی یقین نہ کر سکتا کہ وہ اصل لڑکی نہیں ہے ـ

" تم محبت کے بارے میں یہ ساری باتیں کیسے جانتی ہو۔ جبکہ تمہاری عمر صرف چند گھنٹے ہے۔"

" توفیق نے اس سے سوال کیا ـ

" میری یادداشت میں وہ تمام رومانی ناول موجود ہیں جو قنطورس کے ادیبوں نے لکھے ـ میں جانتی ہوں کہ کس موقعہ پر کیا الفاظ کہنے چاہئیں۔"

" کیا تم کھانا پکا سکتی ہو ـ"

" میری یادداشت میں ہر قسم کے کھانے پکانے کے طریقے درج ہیں۔"

"کیا تم ناچ سکتی ہو؟"

"میں تمام قلندری ناچ جانتی ہوں۔ ورگا بھی سکتی ہوں۔"

"تمہارے اندر کیا واقعی جذبات ہیں؟"

"ا... م نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بڑے تیکھے انداز سے کہا۔

"میں تمہارے سامنے ہوں۔ آزما کر دیکھ لو۔"

توفیق نے گہرا سانس لے کر کہا۔

"میں سمجھ گیا۔ تم مکمل لڑکی ہو۔ تم ہر طرح سے مکمل ہو" لڑکی کے چہرے پر مسرت کی چمک پیدا ہو گئی۔

"لیکن" توفیق نے کہا "تم میں ایک کمی ہے۔ تم ایک کام نہیں کر سکتیں۔"

لڑکی کے چہرے پر سیاہی دوڑ گئی۔ اس نے مرتے ہوئے لہجہ میں پوچھا۔

"کیا؟"

"تم بچے پیدا نہیں کر سکتیں۔"

"ہاں" اس نے مایوسی سے سر ہلا کر کہا۔ پھر ایک گہرا سانس لے کر بولی "ڈاکٹر... میں تمہارے لیے بچے پیدا نہیں کر سکتی۔ یہی مجھ میں کمی ہے اور مجھے یہی ڈر تھا کہ تم یہی بات کہو گے۔ کیا واقعی تمہیں جسمانی خواہش ہے؟"

"کس کو نہیں ہوتی۔ کیا تمہیں نہیں ہے؟"

"ہے۔ لیکن میں بانجھ عورتوں کی طرح ہوں۔ تمہاری نسل میں بھی بہت سی عورتیں بچے پیدا نہیں کر سکتیں۔"

"ہاں۔"

"پھر کیا ہوا مجھے بھی تم وہی عورت سمجھ سکتے ہو۔ توفیق مجھے تم سے محبت

ہے میری زندگی میں تم پہلے مرد ہو۔ تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ ان مختصر سے عرصہ میں ہی تمہارے لئے میرے دل میں کس قدر لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔"

"توفیق نے کہا۔

"اور اگر تمہیں اس کے بجائے میری ساتھیوں میں سے کوئی پسند کر لیتا۔"

"تو میں اس سے بھی اتنی ہی محبت کرتی۔ لیکن اب جبکہ تم نے مجھے انتخاب کر لیا ہے اور سنٹرل کنٹرول ٹاور نے فیصلہ کر دیا ہے کہ میں تمہاری ہوں تو خود بخود میرے دل میں تمہارے لئے جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ میرے دماغ کے پردوں پر تمہارے نقوش جم گئے ہیں۔ اب میں تمہارے کسی دوسرے ساتھی سے محبت نہیں کر سکتی۔ ان معنوں میں تم مجھے مشین کہہ سکتے ہو کہ میں تمہارے علاوہ کسی دوسرے مرد سے محبت نہیں کر سکتی۔ توفیق ڈیر" اس نے توفیق کے گلے میں باہیں ڈال کر کہا۔ "تم چاہو تو مجھے زندگی کی خوشیاں دے سکتے ہو۔ مجھے محبت دے سکتے ہو۔ اور مجھے زندگی دے سکتے ہو۔"

"زندگی! اس کیا مطلب ہے؟"

"مطلب یہ کہ چھ ماہ بعد مجھے ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر تم سنٹرل کنٹرول ٹاور سے کہو کہ تم گوشت پوست کی بنی ہوئی لڑکی کے ساتھ مجھ سے بھی محبت کر سکتے ہو تو سنٹرل کنٹرول ٹاور مجھے ختم نہیں کرے گا۔ اور میں ہمیشہ کے لئے تمہاری داسی بن جاؤں گی۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں ہمیشہ تمہیں خوش رکھنے کی کوشش کروں گی۔ میں تمہارے سوا کسی دوسرے سے محبت کر ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ میری ساخت میں یہ بات شامل ہے۔ میری یادداشت کے خزانے میں ابھی تک صرف تم ہو۔ میرے ذہن پر پہلے نقوش تمہارے ہو گئے اس سے دوسرے نقش کیسے بن نہیں سکتے۔ دوسرا مرد میری زندگی میں یہ حیثیت نہیں لے سکتا جو تمہاری

ہو گی۔"

توفیق کو حیرت ہوئی کہ اس کی منطق بالکل انسانوں جیسی تھی۔ اس کی نفسیات بالکل انسانوں سے ملتی جلتی تھی کسی لڑکی کی زندگی میں پہلا مرد جو آتا ہے وہ دائمی اثر چھوڑ کر جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اس مشین کے دماغ پر بھی اثر تھا۔ یا خدا جانے یہ محض اس کو پر چلنے کی بات تھی۔ مشین کا کیا اعتبار۔

توفیق کے ذہن میں ایک نیا خیال پرورش پا رہا تھا۔ پہلی بار اس نے اپنی مرضی سے ارم کو اپنی آغوش میں کھینچ کر اس کے ہونٹوں پر ہونٹ رکھ دیئے۔ اس کی آنکھوں کو۔ پیشانی کو۔ رخساروں کو۔ گردن کو چومتا رہا۔ پھر اس کے کان کے پاس منہ لے جا کر بولا۔

"تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے؟"

"ہاں۔" اس نے جذبات سے بے قابو ہو کر بالکل انسان لڑکیوں کی طرح آنکھیں بند کر کے جواب دیا۔

"کتنی محبت؟"

"اتنی کہ تم سے کبھی کسی نے نہ کی ہو گی۔ تمہاری ہم نسل بھی تم سے اتنی محبت نہیں کر سکتی۔"

"پھر تو تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔"

"کہاں؟"

"میرے سیارے پر۔"

"مجھے منظور ہے۔"

"تمہیں [illegible] ہو کر یں۔"

[illegible]

"اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم جہاز کے ایٹمی ایندھن حاصل کریں۔ اور کائنات کے اس حصے کے نقشے و چارٹ حاصل کریں تاکہ ہم بخیریت اپنے سیارے پر پہنچ سکیں۔"

"ہاں" ارم نے سر ہلایا۔

"اگر تمہیں مجھ سے محبت ہے اور اگر تم میرے ساتھ چلنا چاہتی ہو تو پھر یہ ضروری ہے کہ یہ دونوں چیزیں حاصل کرنے کے لئے تم میری مدد کرو۔ اور اپنی بہنوں کو بھی ہماری مدد پر آمادہ کرو۔"

"میں تمہاری مدد کروں گی ڈارلنگ۔۔ تم میری زندگی ہو۔ میں تمہارے لئے جان تک لڑا دوں گی۔ تم فکر نہ کرو میں اپنی بہنوں کو بھی راضی کر لوں گی۔ ہم سب مل کر کوشش کریں گے۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ میں تمہارے بغیر اب نہیں رہ سکتی۔"

"تھینک یو ڈارلنگ۔" یہ کہہ کر توفیق پھر اس کے ہونٹوں پر جھک گیا۔

وفا کیسی؟

صبح کو ناشتہ کی ٹیبل پر وہ آٹھوں ساتھ تھے یعنی وہ لڑکیاں بنی تھیں۔ باقی تینوں لڑکیاں بہت خوش تھیں۔ صرف مبھی اداس تھی لیکن کیپٹن فرزان کا چہرہ خشک تھا۔ اس کی آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے محسوس ہو رہے تھے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ رات بھر جاگتا رہا ہے۔

لڑکیاں ان کے ساتھ بڑی دلچسپی اور اشتہا کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھیں۔ وہ ہر طرح سے مکمل انسان تھیں۔ ان میں کوئی بات ایسی نہ تھی کہ وہ روبوٹ یا مشین معلوم ہوں۔ حالانکہ وہ روبوٹ تھیں۔

ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد فرزان نے کہا۔

"لڑکیاں کچھ دیر کیلئے ہمیں تنہا چھوڑ دیجیو کیونکہ ہم کچھ ضروری باتیں کرنا چاہتے ہیں۔"

لڑکیاں حکم کے مطابق اٹھ کر چلی گئیں۔ کیپٹن فرزان نے سب کے چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میرے سوا تم سب ان خوبصورت سے متاثر ہو گئے ہو۔"

بابا کوف نے مسکرا کر کہا۔

"یہ زندگی کا نیا تجربہ ہے۔ نئی مخلوقات کا سامنا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ

سنٹرل کنٹرول ٹاور کی قید سے آزاد ہوتے ہی خلائی جہاز
بھیجی: حدود سے باہر نکل گیا

جب اس نے گھوم کر دیکھا تو شاہد موم کی طرح پگھل رہا تھا

"انسان کیا ہے۔۔ انسان بھی ایک مشین ہے۔ ہم ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ صرف میٹریل کا فرق ہے۔ لیکن ہم دونوں کی مشینری کا کام ایک سا ہی ہے۔"

"اس کے علاوہ" توفیق نے کہا "ان سے محبت کرنا ایک مصلحت بھی ہے۔"

"کیسی مصلحت" کیپٹن نے پوچھا۔

"وہ ہمارا ساتھ دے سکتی ہیں۔"

یہ کہہ کر توفیق ہنستا ہوا بیچ بیچ میں ان کو وہ سب باتیں بتانے لگا جو اس کے اور ارم کے درمیان ہوئی تھیں

* * *

"مجھے واقعی عشق ہو گیا ہے۔" توفیق نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا "میں اب ارم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ حسن کا اس قدر مکمل نمونہ پہلی بار میری زندگی میں آیا ہے۔"

"تو پھر تم اس سے شادی کر لو۔" بہرام نے کہا۔

"وہی میں سوچ رہا ہوں۔"

"صرف ایک الجھن ہو گی۔"

"وہ کیا؟"

"ہم بیمار پڑ جاتے ہیں تو ڈاکٹر ہمیں دوا دے دیتا ہے۔ آہ ان مشینوں کو جو دوسرے سیارے پر لے گئے اور اندر سے ان کا کوئی تار وار ٹوٹ گیا تو اس کو درست کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔"

"یہ واقعی مسئلہ ہے۔ کیا آپ کو شولا پسند تھی؟"

"پسند تو تھی۔"

"پسند تھی — کیا معنی؟"

"بہت دیر تک میں اپنے آپ کو سمجھاتا رہا کہ مشین ہونے کے باوجود اس روبوٹ میں عورت پن ہے۔ اس میں جذبات ہیں۔ عقل ہے۔ سمجھ ہے۔ احساس ہے۔ اس کا جسم بالکل انسانی جسم ہے۔ آخر اس کے جسم کی حرارت اور اس کی میٹھی باتوں نے مجھے پرچا لیا۔ لیکن سارا لطف کرکرا ہو گیا جب میں نے اس کو آغوش میں کھینچ کر پیار کرنا چاہا۔ اس کے ہونٹوں میں سگریٹ تھی۔ جھٹکے سے سگریٹ ہونٹوں سے اس کے سینے پر گر پڑی۔ جسم پر سگریٹ گرتے ہی میری ناک میں ربڑ کی جلنے کی بو گھس گئی۔ اور سارا رومان صابن کے بلبلوں کی طرح پھٹتا چلا گیا۔"

توفیق نے ایک قہقہہ لگایا۔

"سوری ... کیا اس پر جسم کی ربڑ جلنے کا کوئی اثر نہیں ہوا؟"

"اثر کیوں نہیں ہوتا — اس پر وہی ردعمل ہوا جو ہم پر ہو سکتا۔ اس کے اسپنجی جسم اور ربڑ سے بنے پوست کی جلد میں اسی طرح کے ذرے اور ریشے ہیں جیسے انسانی جسم میں ہوتے ہیں۔ انہیں بالکل ہماری طرح تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔"

"اور مجھے یقین ہے کہ وہ ناراض بھی ہو گئی۔"

"کیا کہا جا سکتا ہے۔"

"یہ سنٹرل کنٹرول تو اور بھی عجیب و غریب چیز ہے۔ خدا کی طرح ہر چیز بنا سکتا ہے۔"

"وہ ایک عظیم دماغ ہے۔ جس میں کائنات کی تمام معلومات ذرا ذرا سی تفصیل کے ساتھ موجود ہیں اور اس کے قبضہ میں تمام آٹومیٹک مشینیں ہیں جو ایٹمی قوت سے کام کرتی ہیں۔"

"یہ دماغ بالکل ہماری دنیا کے بچاریوں کی طرح ہے۔ سنا ہے وہ پیرزادوں کے اتنے معتقد ہوتے تھے کہ ان کو قتل کر کے اپنے مکان کے سامنے ان کا مزار بنا لیتے ہیں۔ تاکہ وہ کہیں نہ جا سکیں۔ اسی طرح یہ مشین انسانوں کی خدمت کرنے کا اس قدر خواہشمند ہے کہ وہ یقیناً ہمیں روکنے کے لئے ہمیں قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔"

"مجھے یقین ہے وہ ہمیں قتل کر کے زندہ کرنے کی قوت بھی رکھتا ہوگا۔ تو ذرا کافی بنالو۔ اپنے ہاتھ سے کافی بنا کر پیئے بہت زمانہ ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ آرام سے بیٹھے رہنے سے اعصاب کو زنگ لگ جانے کا خطرہ ہے"

"آپ ٹھیک کہتے ہیں۔"

یہ کہہ کر رفیق کافی بنانے چلا گیا۔

بدنصیب

نمی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر اب تک اداسی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ روتی رہی ہے۔ ارم، شہلا اور مگی دیوانوں پر بیٹھی سگریٹ پی رہی تھیں۔ نمی دروازہ کھلا چھوڑ کر آگے آنے لگی تو ارم نے کہا۔

"نمی بہن ذرا دروازہ بند کرتی آیئے۔"

نمی نے دروازہ بند کر دیا اور ان کے قریب آکر بیٹھ گئی۔ تینوں بدتمیزوں نے ایک قہقہہ لگایا۔ پھر مگی نے کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کیا تمہارے بشیر پیارے نے توجہ نہیں دی؟"

نمی نے ایک سرد سانس لے کر کہا۔

"تم لوگ خوش قسمت ہو۔ میں بدنصیب ہوں اس لئے تم میرا مذاق اڑا رہی ہو۔"

"بہت افسوس ہے تم پر۔ نمی، افسوس ہے کہ تم ایسے شخص کے عشق میں مبتلا ہو گئی ہو جس کے پتھر دل کو تمہارے حسن کی قدر نہیں پہچان سکی۔"

"وہ بھی اسی تعریف کی مستحق ہیں؟"

"اور میں — میرا مطلب ہے اگر مجھے تم سے عشق ہو۔ اگر میں تمہارے بغیر زندہ نہ رہ سکوں — اگر میں تمہاری خاطر اپنی جان تک قربان کرنے کو تیار ہوں — اور یہ سب کچھ حقیقت ہو تو —"

"تو..... وہ کچھ گھبرا گیا..... تو..... تم بھی اسی تعریف کی مستحق ہو —"

"تو پھر تم مجھے انسان سمجھ سکتے ہو — اپنے ذہن سے مشین کا تصور نکال سکتے ہو؟"

"یہ ناممکن ہے۔" کیپٹن نے جواب دیا۔ "میرا خیال ہے ہم غلط بحث میں پڑ گئے ہیں..... تم نے اس سلسلے میں کیا کیا ہے؟"

"کچھ تو میٹنگ روبوٹ جہاز میں خالص پورا نظم تیار رہے ہیں۔ اینڈرسن نے کے بعد ہم لوگ سفر کے لئے بالکل تیار ہونگے — تم ہمیں ساتھ چھوڑ کر جاؤ گے نہ؟"

"اینڈرسن کا تعاقب کرنے میں دشواری تو نہیں ہوئی۔"

"ہم نے پیچھا نہیں کیا۔ سنٹرل کنٹرول ٹاور کے حکم سے خود ہی تمہارے جہاز میں اینڈرسن کو اتارا گیا ہے تاکہ تم دوسرے سیارے پر جا سکو۔ یہاں کی آب و ہوا ہمارے لئے مناسب نہیں۔ اس لئے سنٹرل کنٹرول ٹاور ہم سب کو دوسرے سیارے پر پہنچا دینا چاہتا ہے۔"

"اور اگر ہم اس جہاز میں فرار ہو گئے؟"

"تو سنٹرل ٹاور یہ ہے کہ جہاز کے کنٹرول روم میں ایک روبوٹ فٹ کر دیا

جائے گا۔ پھر جہاز خود بخود اس سیارے تک نہ جا سکے گا۔"

"پھر تو بڑی مشکل ہو گی۔"

"کوئی مشکل نہیں ہو گی ۔۔۔ ہماری دوسری تجویز ایسی ہے کہ ہم بنا کسی دشواری کے اس نظام شمسی سے باہر جا سکیں گے۔"

"وہ کیا تجویز ہے؟"

"ابھی ہم سب انہیں ملکر اس کے بارے میں معلومات کر رہے ہیں۔ تو تم جب اس کو مکمل کر لیں گے پھر تمہیں بتائیں گے۔"

"اوہ آل رائٹ ڈارلنگ۔۔۔ تھینک یو۔"

یکبارگی کیپٹن نے اس کو اپنی آغوش میں کھینچ لیا۔ ٹکی کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔

میں اس نظام شمسی سے دور جا چکے ہوں گے۔"

"تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتیں؟" بہرام نے سوال کیا۔

"نہیں۔" شورا نے جواب دیا۔" سنٹرل کنٹرول ٹاور ہمارا خالق ہے۔ اس سے حد آگے بڑھتے ہی ہمارے اندر کام کرنے والے ایٹمی جنریٹر بے کار ہو سکتے ہیں۔"

"وہاں کتنے آدمیوں کا کام ہوگا؟"

"صرف دو آدمی کافی ہیں۔"

"بس تو میں اور بہرام اندر جائیں گے۔" کیپٹن فرزان نے کہا۔" باقی دو حضرات لڑکیوں کے ساتھ رہیں گے۔" پھر اس نے پلٹ کر سبجے سے پوچھا "کیا ہمیں وہاں کسی چیز کو خاص طور سے توڑنا ہے؟"

"ہاں۔ اس کمرہ میں ایک ڈائل پر سبز دائرہ پر ایک سرخ مثلث ہوگی سب سے پہلے اس ڈائل کو توڑ کر اس کے تاروں کا کنکشن الگ کر دینا وہ سنٹرل کنٹرول ٹاور کا نروس سسٹم ہے۔ اس کے بعد جلدی جلدی جتنے ڈائل سوئچ وغیرہ تباہ کر سکو بہتر ہے۔"

"آل رائٹ تھینک یو۔ تم لوگ یہیں انتظار کرو۔ ہم ابھی واپس آتے ہیں۔ بشرطیکہ سنٹرل کنٹرول ٹاور ہم سے زیادہ چالاک نہ ہوا اور اس نے وہاں ہمارے لئے کوئی جال نہ بچھا یا ہوا ہو۔"

"گڈ لک۔" یہ لڑکیوں نے کہا۔

بہرام اور کیپٹن سرنگ میں داخل ہو گئے۔ یہ سرنگ بالکل ٹیوب کی طرح گول تھی۔ دیواریں پلاسٹک کی تھیں جن سے خود بخود سنہری ایک روشنی پھوٹ رہی تھی۔

سی روشنی ہو رہی تھی جس میں وہ آسانی سے چل سکتے تھے۔ انہوں نے تیز تیز چل کر راستہ طے کرنا۔ ان کے دل میں وہ اپنی کامیابی پر مطمئن تھے اور جلد سے جلد اپنے ساتھیوں سے ملنا چاہتے تھے۔

"یس مادام"

روبٹ پائلٹ سوئچ بورڈ پر جھک گیا۔ اس کی فولادی انگلیاں کسی ماہر خلا باز کی طرح سوئچوں اور ڈائلوں پر تھرکنے لگیں۔

انجنوں کی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دھماکہ ہوا جہاز زمین سے اٹھنے لگا۔ پندرہ منٹ بعد ہی وہ خلا میں تھے۔

* * *

سیارے سے دس ہزار میل دور پر پہنچ کر انھوں نے سیارے کے گرد ایک چکر کاٹا۔ یکایک شولا نے ریڈیو پورٹ کی جانب اشارہ کر کے ایک چیخ ماری۔ سب نے پلٹ کر ریڈیو پورٹ سے جھانکا۔

سیارے پر اچانک روشنی نظر آئی اور کوئی چیز زمین سے اوپر اٹھنے لگی۔ سبھی نے گھبرا کر کہا۔

"وہ ہوش میں آگیا ہے۔ سنٹرل کنٹرول ٹاور نے اپنے سرکٹ درست کر لیے ہیں اور اب ان کے میزائل ہمارا تعاقب کر رہے ہیں۔"

کیپٹن نے روبٹ کی جانب گھوم کر کہا۔

"تم نیٹیو خلا میں انجن کنٹرول کر سکتے ہو۔"

"یس سر۔"

"بس تو اس نظام سے باہر نکلو۔ ابھی وہ میزائل ہم تک ایک گھنٹہ نہیں پہنچ سکتے۔ اس عرصہ میں ہم اس سورج سے کافی دور پہنچ جائیں گے۔ جب میزائل ہم سے دس ہزار میل کے فاصلے پر رہ جائیں تو جہاز کو فوراً نیٹیو خلا میں داخل کر لینا۔ پھر وہ ہمیں نہیں پا سکیں گے۔"

"یس سر۔"

وہ سب دور جنگل سے سیارے کو اور میزائل کو دیکھتے رہے میزائل
اپنے پیچھے ایک سیاہ لکیر چھوڑتا ہوا ان کی جانب چلا آرہا تھا۔
ڈیپورٹ سے باہر نکلتے دیکھا بہرام نے پلٹ کر سبھی سے پوچھا
"تم اچانک وہاں ہماری مدد کے لیے کیسے پہنچ گئی تھیں۔"
"میرا دل بے چین تھا۔" سبھی نے جواب دیا۔ "اچانک مجھے پریشانی
ہونے لگی۔ مجھے ڈر تھا کہ تم شاید کسی مشکل میں پھنس گئے ہو۔ اس لیے میں
وہاں پہنچ گئی۔ اگرچہ میری بہنیں مجھے روکتی رہ گئیں کیونکہ انہیں ڈر تھا کہ شاید
میں وہاں پہنچ کر تمہارے لیے بھی مصیبت بن جاؤں۔"
"کیا تمہارے لیے وہاں خطرہ تھا؟"
"مجھے شک تھا شاید خطرہ ہو۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ہمارے جسمانی
نظام میں سنٹرل کنٹرول ٹاور نے کوئی ایسی چیز ضرور رکھی ہوگی جس سے وہ ہم
پر قابو رکھ سکے۔ ہم چونکہ سب ایک دم سنٹرل کنٹرول ٹاور کے خلاف ہو گئے
تھے اور خیریت سے تھے اس لیے مجھے حیرت تھی اور مجھے یقین تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور
ہونے والا ہے۔"
"شکر ہے کہ تم وہاں پہنچ گئیں اگر تم نہ آتیں تو ہم ناکام ہو چکے تھے۔"
بہرام نے کہا۔
"اور شکر ہے کہ تم خیریت سے ہمارے ساتھ ہو۔" توفیق بولا۔
سبھی نے شرما کر کہا۔
"میں معافی چاہتی ہوں۔ میرے ذہن میں یہ بھی شک تھا کہ شاید
آزادی حاصل کرنے کے بعد تم ہمیں ساتھ نہ لو۔"
"اسی لیے تم نے اس روبوٹ کو جب ان کنٹرول پر بٹھا دیا تھا۔" بابا کاف

ہوں سے۔ وہ سب سکتے کے عالم میں تھے۔ کسی میں اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ ایک انگلی بھی جنبش میں لا سکے۔ چند منٹ کے اندر ہی ان کے سامنے ربڑ اور اسبستا کے تین ڈھیر پڑے تھے۔ جن میں ایلومینیم کی ہڈیاں اور تاروں کی رگوں کے گچھے وغیرہ تھے۔ وہ گڑیاں تو چند منٹ پہلے واقعی زندہ تھیں، جو لطف اندوز خوشی محسوس کر سکتی تھیں۔ جو محبت سے لطف اندوز ہو سکتی تھیں اب تین ڈھیر تھیں۔ جن میں انسانی کوئی چیز نہیں تھی ۔۔۔

بہت ذہین دماغ ہے۔ ممکن ہے اس نے سوچا ہو کہ شاید کسی وقت آپ لوگ اپنے جہاز پر فرار ہو جائیں اور اس نے کچھ ایسی خامیاں پیدا کر دی ہوں کہ ہمارا جہاز تباہ ہو جائے۔"

"ہر چیز ٹھیک کام کر رہی ہے۔" پاپا کاف نے کہا "تباہ کیسے ہو سکتا ہے۔"

"ابھی اس آلے کے امتحان کا وقت نہیں آیا جو تاریک سورج کا پتہ دیتا ہے ۔۔۔ ہمارا جہاز کسی تاریک سورج سے ٹکرا کر تباہ ہو سکتا ہے۔ کیا پتہ اس وقت بھی ہم کسی تاریک سورج کی طرف جا رہے ہوں۔ اور ہمارا یہ آلہ خراب ہو ۔۔۔ اگر ایسا ہوا تو کسی وقت بھی ہم کسی تاریک سورج کے میدان کشش میں پہنچ کر تباہ ہو سکتے ہیں۔

"یہ ٹھیک کہتی ہیں" ہیرام نے کہا "ہمیں اس آلے کو چیک کرنا چاہئے۔"

"اس کو کنٹرول کر دیکھنے میں کئی گھنٹے لگیں گے ۔۔۔" پاپا کاف نے کہا۔

"کیا یہ دیکھنے کے لئے کہ ہم کسی تاریک سورج کی جانب تو نہیں بڑھ رہے کوئی اور ترکیب نہیں ہے؟"

"ہے" کیپٹن نے کہا۔

"کیا۔"

"ہم سگنل راکٹ مار سکتے ہیں۔ اگر ہمارے سامنے کوئی تاریک سورج ہوا تو وہ راکٹ سورج سے جا کر ٹکرائے گا اور اس سے شعلہ بلند ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو راکٹ اسی طرح چلتا چلا جائے گا اور کوئی روشنی

طرح احترام کیا۔ جیسے وہ انسانی لاشیں ہوں۔ اور پھر ان کو
خلا سے باہر پھینک دیا گیا۔

زیادتی یقیناً فرزان کی ہے۔ لیکن یہ ان کا ذاتی معاملہ تھا۔ اس لیے
وہ درمیان میں بولنا نہیں چاہتے تھے۔

بہتیرا اخذ کر لیا تھا کہ سبی نے رات اسٹور روم میں ہی گزاری تھی۔
ایک ہفتے تک وہ روزانہ ان کے لیے کھانا تیار کرتی رہی۔ ان
سب کے بہت مدد کرتی رہی۔ وہ بالکل گھریلو عورتوں کی طرح
تھی۔ کیپٹن فرزان جب اور سبی میں کبھی کبھی بات ہوتی تو دونوں کے
بیچ اکھڑے اکھڑے سے ہوتے۔ سبی باقی لوگوں سے بھی بہت کم بات
کرتی۔ وہ زیادہ تر وقت اپنے اسٹور روم میں گزارتی یا کھانا
پکاتی رہتی۔

سبی کے ساتھ یہ ظلم اور یہ زیادتی دیکھ کر انہیں واقعی صدمہ
تھا۔ سبی میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے اس کا مشین ہونا ظاہر
ہوتا۔ وہ سو فیصدی انسانی خصوصیات کی مالک تھی۔ بلکہ وہ گھریلو
عورتوں کی طرح تھی جو اس دور میں بہت کم ہوتی ہیں۔

کبھی کبھی وہ سبی کو تسلی دینے کی کوشش کرتے۔ سبی کے ہونٹوں پر
ایک بڑی دلکش مسکراہٹ آ جاتی اور وہ کہتی۔

"چھوڑیے جی ... ایک روبوٹ کے لیے آپ کیوں اپنے ذہن کو
پریشان کرتے ہیں۔ میں ہی تو مشین ہوں ... اور آپ ...
انسان ہیں۔"

پھر وہ جواب کا انتظار کیے بغیر اپنی پناہ گاہ میں چلی جاتی۔
ایک ہفتے تک وہ ٹیگیو شہر میں سفر کرتے رہے۔ جب ایک ہفتے
کی طویل مدت کے بعد بھی جب ان کو کوئی بھی چھپانے کا ٹھکانا نہ ملا۔ تو

انھوں نے فیصلہ کیا کہ نارمل خلا میں جا کر کسی آباد سیارے کو تلاش کیا جائے۔ اور ایک بار پھر راستوں کے نقشے اور ستاروں کے چارٹ حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ جہاز کو نیگیٹو خلا میں سے نارمل خلا میں واپس لایا گیا۔

اس کے بعد دو روز انھیں نارمل خلا میں سفر کرنا پڑا۔۔۔ تب کہیں جا کر ایک سورج نظر آیا۔ سورج تو بہت سے نظر آرہے تھے۔۔ یہ کہنا چاہیے کہ ایک سورج ویو اسکرین پر بڑا ہونا شروع ہوا جس کا مطلب تھا کہ اب وہ کسی سورج کے نزدیک پہنچ رہے تھے۔

جب وہ سورج اسکرین پر گیند کی مانند نظر آنے لگا تو انھوں نے تمام دوربینوں کا رخ اس کی جانب کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی انھوں نے سورج کے گرد گھومتا ہوا ایک سیارہ تلاش کر لیا۔

"شکر ہے کہ ایک سیارہ تو نظر آیا۔" کیپٹن فرزان نے اپنی دوربین کو رکھتے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ اس پر بھی کسی سنٹرل کنٹرول کا قبضہ نہ ہو۔۔ ورنہ پھر ہم انسانوں کی خدمت کا شوق نہ ہو۔"

"سیارہ آباد نظر آتا ہے۔" ہمام نے کہا۔ "کیونکہ روشنی میں سبزی کا عکس ہے۔ اس کا مطلب ہے یہاں جنگلات وغیرہ ہیں۔"

"ابھی نہیں، اسپیکٹرم سے دیکھتا ہوں۔" فرزان نے جواب دیا۔۔۔ ورنہ وہ اسپیکٹرو سکوپ پر جھک گیا۔۔ دس منٹ بعد ہی اس نے اعلان کیا۔ "اندازہ درست ہے۔ سیارے پر نباتات بھی ہے اور اس کی ... ہے۔ فضا میں آکسیجن بھی ہے۔ اس کا مطلب ہے آبادی بھی

تم نے کسی لڑکی کا ذکر نہیں کیا۔"

"ہمیں اس سیارے پر اترنا ہے" کیپٹن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ جب تک ہمیں راستوں کے بارے میں معلوم نہ ہو خواہ مخواہ ستاروں اور کہکشاؤں کی ان بھول بھلیوں میں گھومتے رہنا بے کار ہے۔"

"فیصلہ منظور ہے" پاپا کان نے کہا۔

بس تو جہاز اتارا جائے ... اور یہ کوشش کی جائے کہ جہاز آبادی سے کچھ ہی فاصلے پر اترے"

اس کے بعد وہ لوگ جہاز کو سیارے پر اتارنے کی تیاریاں کرنے لگے

خطرناک ہوتا ہے۔"

سمی کیپٹن فرزان کا سوئٹر اور اس کا سلیپنگ سوٹ پہنے کھڑی تھی پھٹے ہوئے کپڑوں کو اس نے پیٹی میں اڑس رکھا تھا۔ وہ لوگ جہاز سے چند گز کے فاصلے پر آکر رک گئے، اور دروازے کی جانب دیکھنے لگے۔

کیپٹن نے دروازہ کھولا۔ سمی نے دو ایک گہرے گہرے سانس لے کر کہا۔

"اہا۔ تازہ ہوا کتنی عمدہ ہے۔"

فرزان نے اسے گھور کر کہا۔

"تم تازہ ہوا کا لطف کیا جانو تم . . . تم . . . ."

"تم تو مشین ہو۔" سمی نے جل کر اس کا فقرہ پورا کر دیا اور طنزیہ لہجہ میں بولی۔

"مجھے بار بار یاد دلانے کی ضرورت نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میں مشین ہوں اور تم انسان ہو۔"

سمی کے چہرے پر ذرا سی تازگی تھی وہ بھی ختم ہو گئی۔

دروازہ کھول کر کیپٹن فرزان اور ہام باہر نکلے۔ سمی بھی ان کے پیچھے پیچھے باہر آ گئی۔ ان لوگوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اپنی زبان میں کہا۔

"تم کون لوگ ہو۔ اور کیوں ہمارے سیارے پر اترے ہو؟"

"ہم دوست بن کر آئے ہیں۔" کیپٹن نے جواب دیا۔ "ہم نے ریڈیو پر دوستی کرنی چاہی تھی لیکن ہمیں تمہاری طرف سے جواب نہیں ملا۔"

ان سب کے چہروں پر داڑھیاں تھیں لباس امریکن کاؤبوائز کی
طرح تھا۔ ہتھیاروں میں ان کے پاس سادہ رائفلیں تھیں ۔
" یہ عورت تمہاری کون ہے۔" ان کے سردار نے کہا ۔ " یہ بہت
خوبصورت عورت ہے ۔ ہم اسے چاہتے ہیں۔"
" ہم یہاں عورتیں بیچنے نہیں آئے ۔" کیپٹن نے جواب دیا۔" البتہ
دوسرا سامان تجارت ہم تمہارے ہاتھ فروخت کر سکتے ہیں ۔"
سردار نے قہقہہ لگا کر کہا ۔
" تم کیا سمجھتے ہو۔ ہم اپنی منشا کی چیز تم سے حاصل نہیں کر سکتے ۔"
فرزان نے اس کی دھمکی سمجھ کر کہا ۔
" اپنی رائفلوں کا رخ نیچے رکھو ۔ جہاز پر اتنی توپیں لگی
ہوئی ہیں میرے ذرا سے اشارہ پر یہ گولے پھینکیں اور تمہارے سارے
شہر کو تباہ کر دے گا ۔"
یہ قطعاً سفید جھوٹ تھا ۔ کیونکہ جہاز میں ایک توپ تو کیا رائفل
بھی نہیں تھی ۔
" آل رائٹ کیپٹن ۔" سردار نے کہا ۔" اگر یہ بات ہے تو ہم
بزنس کرنے کو تیار ہیں ۔ تمہارے پاس کیا سامان تجارت ہے ۔"
" ہمارے پاس سامان تجارت نہیں ہے ۔ ہمارا اسکاؤٹ جہاز
ہے ۔ البتہ کچھ سامان ہمارے پاس ضرور ہے ۔ جو تم کو دے
سکتے ہیں ۔"
سردار نے قہقہہ لگا کر کہا ۔
" اسکاؤٹ جہاز ہمارے پاس بھی ہے ۔"

ہو ۔"

"ہاں ۔ لیکن سودا میرے قلعے میں ہوگا۔"

"یہاں کیوں نہیں ۔"

"میری مرضی ۔ یہ میرا علاقہ ہے یہاں میرا حکم چلتا ہے ۔ اگر تم سودا کرنا چاہتے ہو تو اپنا سامان لے کر قلعہ میں آجاؤ ۔ ہم تمہارے لیے سواری کا بندوبست کر دیں گے ۔"

فرزان نے چند لمحے سوچ کر کہا۔

بہت اچھا ۔ لیکن یاد رکھو میں اپنے کمانڈر کو حکم دے جاؤں گا کہ اگر ہم واپس نہ آئیں یا وہ ہماری جانب سے سگنل پائے تو فوراً پورے شہر کو ایٹم بموں سے اڑا دے ۔"

وہ لوگ خاموشی سے ان کو گھورتے رہے۔

"ہم ابھی آتے ہیں ۔ اپنا سامان لے آئیں ۔" یہ کہہ کر فرزان جہاز میں واپس آگیا۔

سودا

اندر ایک مختصر سی کانفرنس ہوئی۔ بہرام نے کہا۔

"کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ مناسب ہے کہ ہم شہر میں چلیں۔"

"اس کے علاوہ چارۂ کار ہی کیا ہے — ہمیں نقشے اور دستاویزیں حاصل کرنے ہیں۔"

"اور اگر ہم وہاں پھنس گئے۔"

"اسی لئے تو میں نے اسے دھمکی دی ہے کہ اگر ہمیں کچھ ہو گیا تو میرا کمانڈر سب کو تباہ کر دے گا۔"

"کیا انہیں یقین آ گیا ہوگا؟"

"یقین نہ کرنے کی وجہ؟"

"آل رائٹ —" پاپا کاف نے کہا "جیسے تم مناسب سمجھو کرو — تم جہاز کے آفیسر ہو۔"

"سامان تجارت نکالا جائے۔ فی الحال سب سامان کا نمونہ اندر ساتھ لے چلو — سودا طے ہو جانے کے بعد ان کو یہاں سامان دے

"آئیے مسٹر کنگ فارق — ہم لوگ چلنے کو تیار ہیں"

[illegible] تین جانور ان کے لئے لائے گئے — ان پر گھوڑوں کی طرح زین

کسے ہوئے تھے۔ ان کے سر پر بیلوں کی طرح سینگ تھے۔ اور ان کی کمر

پر دو کوہان تھے جن کے درمیان بیٹھنے کی جگہ بڑی آرام دہ تھی۔ اور وہ

[illegible] کی طرح تیز دوڑ سکتے تھے —

بہرام نے سیمی کو ایک جانور پر سوار کراتے ہوئے کہا۔

"تم ڈرو گی تو نہیں"

"انسان ہو یا مشین اسے خوف موت کا ہوتا ہے۔ سیمی نے

[illegible] اور جب موت سے اسے کوئی خوف نہ رہے تو پھر کسی چیز

کا ڈر ہو سکتا تھا"

اس کے لہجے میں انتہائی درد اور انتہائی یاس تھی دوسرے لفظوں

میں وہ اسے سمجھا رہی تھی کہ اس کی زندگی محض بے کار ہے اس لئے موت

سے بھی کوئی خوف نہیں —

قافلہ شہر کی طرف واپس چل دیا۔ سب سے آگے کنگ فارق

اور [illegible] ان کے پیچھے بہرام اور سیمی اور آخر میں سب لوگ۔ وہ جانور

[illegible] سے زیادہ تیز رو تھے اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان کی پیٹھ پر بیٹھ کر

[illegible] نہیں لگتے تھے۔

[illegible] گھنٹے میں ہی وہ شہر کے دروازہ میں داخل ہو گئے [illegible]

[illegible] بہت [illegible] [illegible] [illegible] ہوا تھا۔ [illegible]

[illegible] [illegible] نظر آتا تھا۔

[illegible] [illegible] رنگ کے تھے۔ [illegible]

دکانیں گنی چُنی تھیں۔ ہر طرف غربت تھی۔ گندے اور وحشی لوگ
چلتے پھرتے نظر آتے تھے۔

وہ شہر میں داخل ہوئے تو عورت مرد۔ بوڑھے بچے دروازوں
میں آ آکر ان کو دیکھنے لگے۔ بچوں کو دیکھ کر اور زیادہ کراہیت کرتی
تھی۔ حتیٰ کہ نوجوان اور خوبصورت لڑکیوں میں بھی کوئی نہیں
تھی۔"

اس طرح قافلہ کنگ فارق کے محل میں پہنچا یہ شہر میں سب سے
بڑی عمارت تھی۔ بڑے بڑے کمرے تھے۔ بڑے بڑے دالان تھے۔
ڈیوڑھی پر کچھ مسلح لوگ کھڑے تھے۔ اور اندر عورتیں بھری ہوئی تھیں
تہذیب کہیں نام کو بھی نہ تھی۔

ایک بڑے ہال میں پہنچکر باقی لوگ واپس چلے گئے صرف کنگ فارق
اور وہ تینوں رہ گئے۔ ہال میں ایک بڑا سا تخت بچھا ہوا تھا۔ جس پر گاؤ
تکیہ رکھا تھا اور سامنے وہ تین بڑی بڑی کرسیاں رکھی تھیں۔ ایک
میز بھی پڑی تھیں۔ کنگ فارق تخت پر جاکر بیٹھ گیا۔ اور ان کو کرسیوں
کی جانب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پھر اس نے دستک دی۔

وہ لوگ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ دستک کی آواز سنکر آٹھ دس عورتیں
قدرے صاف لباس میں قہقہے لگاتی ہوئی آگئیں۔ ان میں بھی سوز
و تہذیب بالکل نہیں تھا۔ تخت کے پاس آکر ان میں سے ایک نے کہا۔

"تم نے ہمیں بلایا ہے"

"او کنیزوں" کنگ فارق نے بارعب آواز میں کہا۔ "اس محل
میں تمہیں میرے علاوہ کون بلا سکتا ہے۔ دیکھتی نہیں ہو ہمارے مہمان

آئے ہوئے ہیں ان کی دعوت کا بندوبست کرو۔"

"کھانا تیار ہے۔" دوسری لڑکی نے کہا۔

"پہلے شراب لاؤ۔"

لڑکیاں چلی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد ہی ایک بڑے سے جگ میں شراب کی قسم سے کوئی چیز لائیں۔ اور چار گلاس۔ فرزان نے کہا۔

"کنگ خارق۔ آپ کی میزبانی کا شکریہ لیکن ہم لوگ شراب استعمال نہیں کرتے۔"

"تم لوگ عجیب احمق ہو۔" یہ کہہ کر اس نے اپنا گلاس بھرتے ہوئے خادماؤں سے کہا۔

"او بیوقوفو۔ مہمان شراب نہیں پئیں گے۔ فوراً کھانا لاؤ۔"

فوراً ہی کھانا لایا گیا۔ اگرچہ کئی قسم کے کھانے تھے۔ لیکن کھانوں کی شکل دیکھ کر ہی بھوک بھاگ گئی تھی۔ ان کے سامنے مختلف قسم کی پلیٹیں رکھی گئیں۔ جب ام نے دیکھا کہ احمد کے سامنے جو چینی کی پلیٹ تھی۔ اس پر کہکشاں ریکا کی ایک مشہور فرم کا مونوگرام بنا ہوا تھا۔ یقیناً۔ ان ڈاکوؤں نے اس فرم کا کوئی جہاز لوٹا ہوگا۔ جس میں یہ پلیٹ رکھی ہوگی۔ دوسری پلیٹوں پر بھی اسی طرح دوسری فرموں کے مونوگرام تھے۔ تمام برتن تقریباً شکستہ تھے۔

"کھاؤ۔ خوب کھاؤ۔" کنگ خارق نے اپنا گلاس حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا۔ پھر وہ مڑ کر اپنی خادماؤں سے کہا۔ "او بیوقوفو۔ ادھر آؤ۔ ذرا مہمانوں کے سامنے بیٹھو تاکہ وہ کھانے کے دوران تمہارے حسن کے چٹخارے بھی لے سکیں۔"

بہرام حیران تھا کہ تہذیب اور اخلاق ان لوگوں کو چھو کر بھی نہیں گئی تھی۔ ان لوگوں نے از راہ مروت تھوڑا تھوڑا کھانا چکھا۔ پھر جب کھانا ختم ہو گیا اور خادمائیں برتن اٹھا کر لے گئیں تو کنگ فارق نے کہا۔

" یہ عورتیں سب میری کنیزیں ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی میری ملکہ بننے کے قابل نہیں۔ مجھے واقعی ایک ملکہ کی سخت ضرورت ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اس کی نظریں سیمی پر تھیں۔ کیپٹن فرزان اس کا مقصد سمجھ رہا تھا اس لئے اس نے بات کا موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" کنگ فارق ہم تمہاری مہمان نوازی کے لئے شکر گذار ہیں۔ میرا خیال ہے اب کچھ بزنس کی بھی بات ہو جانی چاہئے۔"

" ہاں ہو جائے۔"

" کیا واقعی تمہارے پاس راستوں کے نقشے ذخیرہ ہیں؟"

" میرے باپ دادوں نے یوں نام پیدا نہیں کیا۔ اگر ان کو کائنات کے جغرافیہ کا علم نہ ہوتا تو وہ کبھی کے مرکزی حکومت کے جہازوں کا شکار ہو جاتے۔ میں تمہیں نقشے دوں گا۔"

یہ کہہ کر اس نے پھر اپنی پھٹی ہوئی آواز میں پکارا۔

" او جیلو ۔۔۔ ذرا خزانہ میں سے وہ بکس اٹھا لاؤ جو ہم نے برسوں سے کھول کر نہیں دیکھا۔"

ایک لڑکی جو قریب ہی کھڑی تھی۔ اس نے بڑے نخرے سے کہا۔" وہ بکس تو بھاری ہے۔"

"ارے چمگادڑ ۔۔ بھاری ہے تو کیا ہوا ـــــ مجھ سے اکیلی نہیں اٹھتا تو دوسری لومڑیوں کو ساتھ لے جا ۔"

اپنی خادماؤں سے اس کا انداز اس قدر مضحکہ خیز تھا کہ بہرام کو اپنی ہنسی دبانی مشکل ہو رہی تھی۔ جتنی بار وہ انھیں بلاتا ایک نئے نام سے مخاطب کرتا تھا۔ اور انھیں یقین تھا کہ اس طرح وہ چند گھنٹوں میں تمام جانوروں اور پرندوں کے نام گنوا سکتا ہے۔ اور اس کے بعد شاید فحش گالیوں پر اتر آئے۔

اس قسم کا یہ پہلا تماشہ ان کی نظر سے گزرا تھا۔ لڑکی چلی گئی اور وہ دیگ بکس کا انتظار کرنے لگے۔

قربانی

تھوڑی دیر کے بعد کنگ خارق نے چند ایک گہرا سانس لیا اور بولا
"میرے پاس ہیرے جواہرات، سونا اور خزانہ اس قدر ہے کہ
ابھی میری پندرہ پشتیں عیش کر سکتی ہیں۔ لیکن افسوس ایک چیز نہیں۔"
"کیا ــ" بہرام نے پوچھا۔
"ملکہ ــــ مجھے ایک خوبصورت ملکہ کی ضرورت ہے۔"
اسی وقت چند لڑکیاں ایک کافی وزنی بکس اٹھائے آئیں اور بکس کو
انھوں نے تخت کے قریب رکھ دیا۔ کنگ خارق نے اپنی پتلون کی جیب
میں سے چابیوں کا ایک موٹا سا گچھا نکالا اور چابیاں لڑکیوں کی طرف پھینک
کر بولا۔
"لو ــ بند رو ــ اسے کھول دو"
کئی لڑکیوں نے کوشش کر کے بکس کھولا ــــ ڈھکن کھلتے ہی بہرام
نے دیکھا کہ بکس میں ہیرے نگینے بھرے ہوئے ہیں۔

"یہ ان کو دکھاؤ" کنگ نے ان کی جانب اشارہ کیا۔ لڑکیوں نے فلمیں نکال کر ان کے سامنے ڈھیر کر دیں۔ کیپٹن فرزان نے پر شوق نظروں سے فلمیں دیکھنا شروع کیں۔ وہ واقعی ساری کائنات کے چارٹ تھے تمام کہکشاؤں کی فلمیں اس میں موجود تھیں۔ ان کے ذریعہ وہ بخیر و خوبی واپس اپنے سیارے تک پہنچ سکتے تھے۔

کنگ فارق ترچھی نظروں سے ان کو گھورتا رہا۔ جب فرزان فلمیں دیکھ چکا تو کنگ نے کہا۔

"کیوں ـــــ ٹھیک ہے؟"

"ہاں بالکل ٹھیک ہیں۔"

"میں تمہیں یہ سب نقشے دے سکتا ہوں۔"

"ہم آپ کے بہت شکر گذار ہوں گے۔"

"مجھے شکریہ نہیں چاہیے۔ معاوضہ چاہیے۔"

"ہم دینے کو تیار ہیں۔"

"کیا دے سکتے ہو؟"

"جو کچھ بھی سامان ہمارے پاس ہے" کیپٹن نے جواب دیا۔

"کیا سامان ہے؟"

"یہ ہمارے سامان کی فہرست ہے۔"

کنگ فارق نے فہرست لے کر دیکھی۔ اور بولا۔

"سکے ـــ زیورات۔ جواہرات۔ برتن" پھر اس نے فہرست ان کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا "ان چیزوں کی مجھے ضرورت نہیں میرے خزانے میں یہ چیزیں بھری ہوئی ہیں۔"

"پھر کیا چاہتے ہو؟"

"کیا تم مجھے ان کے بدلے ہتھیار دے سکتے ہو۔ رائفلیں۔ میزائل۔ پستول؟"

"نہیں" کیپٹن نے جواب دیا۔

"پھر تمہارے پاس میرے لئے کیا ہے؟"

"جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ آپ کے سامنے ہے" کیپٹن نے جواب دیا۔ "ہم آپ سے مدد کے طور پر یہ چاہتے ہیں"

"مجھے کوئی دلچسپی نہیں۔ البتہ ایک چیز تم اگر مجھے دیدو تو میں یہ نقشے دے سکتا ہوں۔"

"کیا؟"

"یہ لڑکی" اس نے سیمی کی جانب اشارہ کیا۔ "میں اس کو ملکہ بناؤں گا"

کیپٹن نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"کنگ فارق ہم لڑکیوں کی تجارت نہیں کرتے — تمہارا یہ مطالبہ نہایت غلط اور غیر اخلاقی ہے — یہ کبھی ممکن نہیں ہو سکتا"

کیپٹن کے اس جواب سے سیمی کا چہرہ کھل اٹھا۔ اس نے کیپٹن کی جانب جھک کر دبے لہجے میں کہا۔

"فرزان یہ تم کس لئے کہہ رہے ہو — کیا واقعی تمہارے دل میں میرے لئے کوئی گنجائش ہے — کیا واقعی تم مجھ سے محبت کر سکتے ہو — مجھے انسان سمجھ سکتے ہو — کیا تم مجھے اپنی بیوی کی جگہ دے سکتے ہو"

کیپٹن نے اس کی جانب سرد نظروں سے دیکھا اور بولا۔

"جہاز کے کیپٹن کی حیثیت سے تمہاری حفاظت میرا فرض ہے۔ تم چاہتی ہو کہ میں مجبور رہوں ۔ میری بیوی ہے ۔ جو تم چاہتی ہو وہ میں کبھی نہیں دے سکتا۔"

سمی کا چہرہ پھر مرجھا گیا ۔ اس نے مرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس لیے کہ میں مشین ہوں ۔ ایک روبوٹ ہوں۔"

"اگر تم ذہین ہونے کا دعویٰ کرتی ہو تو تم خود سمجھ سکتی ہو۔"

"اس کا مطلب ہے اگر میں زندگی بھر تمہاری نظروں کے سامنے تڑپتی رہوں تو تمہارا دل میرے لئے نرم نہیں ہوگا۔"

"میں مجبور ہوں۔" اس نے خشک لہجے میں کہا۔

"آل رائٹ" سمی نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ لیکن اس کی آواز میں درد تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اب رو پڑے گی۔ بہرام سے اس نے پوچھا۔

"مسٹر بہرام یہ نقشے اگر آپ کو مل جائیں تو آپ لوگ بخیریت اپنے گھر واپس پہنچ سکتے ہیں۔"

"ہاں" بہرام نے سر ہلا کر کہا۔

ایکایک سمی کھڑی ہو گئی اور اس نے کنگ فارق سے کہا۔

"کنگ فدق یہ نقشے کیپٹن کو دے دو ۔ ان کے معاوضہ میں تمہیں ملکہ بنا دے گی۔ میں حاضر ہوں۔"

"سمی" بہرام نے حیرت سے کہا "تم پاگل ہو گئی ہو۔ یہ ناممکن ہے۔"

"نہیں — یہ ٹھیک ہے — فرزانہ اپنے گھر جانے کے لئے بے تاب ہے
میرا وجود اس کے لئے بے کار ہے۔ میں اس بیکار جسم کو کار آمد بنا رہی ہوں۔
وہ بخیریت اپنے گھر پہنچ گیا تو کم از کم مجھے یاد تو رکھے گا۔"

"میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ بہرام نے غصہ سے کہا۔ کیپٹن تم
انکار کیوں نہیں کرتے۔"

لیکن کیپٹن خاموش تھا۔ شاید وہ روبن سے پیچھا چھڑانے کے لئے
یہی چاہتا تھا۔

بہرام کے سارے جسم میں سردی کی سی لہر دوڑ گئی۔ یہ سبھی کی قربانی
تھی۔ ایک روبوٹ کی قربانی ۔۔
ایک مشین کی قربانی ۔
اور ایک انسان کی ستم ظریفی ۔

دو آنسو

وہ دونوں انھیں جانوروں پر سوار ہو کر واپس آ گئے۔ ان کے ساتھ نقشوں کا بکس تھا!

بہرام وہ لمحہ نہیں بھول سکتا۔ کبھی نہیں بھول سکتا۔ جب وہ واپس آ رہے تھے اور اس نے بیرونی دروازے کے پاس رک کر مڑ کر دیکھا تھا۔

سیمی گنگ خارق کے تخت کے پاس کھڑی تھی۔ اس کے رخساروں پر دو آنسو بہے ہوئے تھے اس کی آنکھوں میں اس قدر دکھ تھا کہ اس نے آج تک کسی انسان کی آنکھوں سے اس قدر غم کا اظہار نہیں پایا۔ اس کے ہونٹ کھلے ہوئے تھے۔ جیسے وہ کیپٹن کو پکارنا چاہتی ہو۔ لیکن وہ خود کو فروخت کر چکی تھی۔ کیپٹن کی مشکل حل کرنے کے لئے اس نے خود کو کنگ خارق کے ہاتھ بیچ دیا تھا۔ تاکہ اس کا محبوب بخیریت اپنے گھر واپس پہنچ سکے۔

بہرام کے دل میں عجیب سا درد تھا۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ فزان

کو گلا گھونٹ دے ۔ فرزان کی یہ حرکت اتنی ذلیل تھی کہ وہ کوئی سزا اس کو نہیں دے سکتا۔ تمام سزائیں اس کے جرم سے کم تر تھیں۔ اس نے انسانیت کا سر جھکا دیا تھا۔

وہ انسان تھا۔ وہ جہاز کا کیپٹن تھا۔ وہ مہذب اور تعلیم یافتہ تھا۔ اس کے دل میں محبت کی تپش تھی اس کے باوجود اس نے سنگدلی کا جو مظاہرہ کیا تھا وہ درندوں سے بدتر تھا۔ اس نے جس بداخلاقی اور جنس لذت کا مظاہرہ کیا وہ قابل شرم تھا۔

اور سبی نے روبت ہو کر، ایک مشین ہو کر جو قربانی دی تھی۔ جس محبت کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہ انسانوں سے تو کیا فرشتوں سے بھی بالاتر ہو گئی تھی۔

راستے بھر وہ خاموش رہے۔ جہاز پر پہنچنے کے بعد جب وہ اندر داخل ہونے لگے تو کنگ فارق کے ایک آفیسر نے کہا۔ جوان کو جہاز تک پہنچانے آیا تھا۔

"کیپٹن کیا تمہارے پاس کوئی اور عورت ہے؟"

"نہیں" کیپٹن نے انکار میں سر ہلایا۔

"تو کیا تم تجارت کے لئے صرف ایک ہی عورت لائے تھے۔ میں تو سوچ رہا تھا اپنے لئے تم سے کوئی عورت خریدوں گا۔ بادشاہ کو جو تم نے عورت دی ہے وہ بہت عمدہ ہے۔"

یہ کیپٹن کے منہ پر طمانچہ تھا۔ وہ اس کو بردہ فروش سمجھ رہا تھا۔ وہ اس کو عورتوں کا تاجر سمجھ رہا تھا۔ کیپٹن کا چہرہ سرخ پڑ گیا اور اس نے جلدی سے اندر گھس کر دروازہ بند کر لیا۔

* * *

"سبی کہاں ہے ؟" توفیق نے ان دونوں کو تنہا دیکھ کر پوچھا۔
"اور کیا نقشے مل گئے ؟"

"ہاں نقشے مل گئے ۔" کیپٹن نے جواب دیا۔ "پاپا کانٹ کہاں ہے؟"

"وہ انجن روم میں ہے — کچھ خرابی ہو گئی ہے جسے وہ ٹھیک کر رہا ہے ۔"

کیپٹن مزید کچھ کہے بغیر اپنے کیبن میں چلا گیا — توفیق نے پھر بہرام سے پوچھا۔

"سبی کہاں ہے ؟"

"کیپٹن نے سبی کو فروخت کر دیا۔" بہرام نے مرے ہوئے لہجہ میں کہا۔

"کیا — کیا ؟"

"ہاں یہ نقشے ہمیں سبی کے عوض میں ہی ملے ہیں ۔"

"اور آپ نے اسے گوارا کر لیا ؟" — توفیق نے تلخ لہجہ میں کہا۔

"میں کیا کر سکتا تھا — کیپٹن انچارج تھا ۔"

یہ کہہ کر اس نے توفیق کو تفصیل سے تمام واقعات سنائے — توفیق خاموشی سے سنتا رہا۔

پھر آخر میں بولا۔

"لیکن آپ کو کچھ کرنا چاہئے تھا ۔"

"میں کیا کر سکتا تھا — صرف کیپٹن احتجاج کر سکتا تھا اور کیپٹن ہی اس کو یہ قربانی کرنے سے روک سکتا تھا — وہ مجھ سے بہت

نہیں کرتی تھی۔"

"وزان ذلیل ہے۔" توفیق نے جل کر کہا۔ "وہ دلال ہے۔ بردہ فروش ہے۔ بزدل ہے۔ اور ننگِ انسانیت ہے۔"

"گالیاں دینے سے کیا حاصل ہوگا۔"

"اس نے ہم سب کی توہین کی ہے ۔ میں اس کا سر توڑ دوں گا۔"

"کوئی فائدہ نہیں ہے ۔۔۔ بہتر یہی ہے کہ خاموش ہو ۔۔۔ اور اپنے سیارے پر واپس پہنچ کر اس سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاؤ۔"

"میں یہ واقعہ تمام اخبارات کو دوں گا۔ ٹیلی ویژن پردوں کا تاکہ سارے سیاروں اور ساری کائنات میں اس کی ذلیل حرکت نشر ہو سکے اور تمام ذہین نسلیں اس سے نفرت کر سکیں ۔ اگر وہ اپنی بیوی کو فروخت کر دیتا تو شاید مجھے اس قدر دکھ نہ ہوتا جتنا اس روبوٹ کا ہے ۔۔۔ جو انسانوں سے ہزار درجہ بلند و بالا اور افضل تھی۔"

"اس وقت خواہ مخواہ بات بڑھانے سے کچھ حاصل نہیں۔" ہرام نے جواب دیا اور توفیق کو وہیں چھوڑ کر پاپاکاف کی تلاش میں چل دیا ۔۔۔
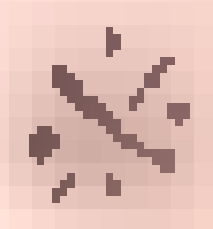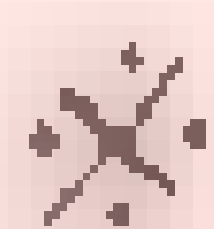
* * *

[illegible] اُن دنوں میں مصروف تھا ۔۔۔ جب ہرام کو دیکھ کر اس نے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا ۔۔۔

"ٹھیک !؟ ۔۔۔ نقشے ملے ہیں؟"

"ہاں ـــ"

"کیپٹن کہاں ہے "

"اپنے کیبن میں ـ شاید اپنے ضمیر کی ملامت سن رہا ہے "

"کیا مطلب ؟" باباکاف نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا

"وہ سبی کو فروخت کر کے نقشے لایا ہے "

"وہ کیسے ؟"

بہرام نے اس کو بھی سارا واقعہ سنایا ـ باباکاف نے غصہ سے کیپٹن کو گالی دیتے ہوئے کہا ـ

"فرزان اس قدر ذلیل شخص ہے ـ یہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا ـ میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر سکتا ـ میں اس کا دوست تھا ـ"

"اب کیا ہو سکتا ہے ـ"

"ہو کیوں نہیں سکتا ـ میں جہاز میں ایسی خرابی کر دوں گا کہ ہم زندگی بھر واپس نہیں جا سکتے "

"اس سے حاصل ـ سبی تم سے محبت نہیں کرتی فرزان سے محبت کرتی ہے ـ اور فرزان نے اس کو یہ قربانی کرنے پر مجبور کیا ہے "

"تم سے یہ نہ ہو سکا کہ تم اس کی گردن توڑ دیتے ـ خدا کی قسم مجھے ذرا بھی افسوس نہ ہوتا "

"اس سے بھی کچھ حاصل نہیں تھا ـ اب ہمارے یہاں رہنے سے کوئی زیادہ تکلیف ہوگی ـ اس لئے بہتر ہے کہ جتنی جلد ممکن ہو سکے ہم یہاں سے چلیں "

"میرے آگے پیچھے کوئی نہیں ہے" پاپا کاف نے کہا۔ "خدا کی قسم میں اس ذلیل انسان سے انتقام لینے کے لئے زندگی بھر یہاں ٹھہر سکتا تھا۔ لیکن پھر سوچتا ہوں۔ تم دو انسانوں کی زندگیاں کیوں برباد کروں۔ خیر میں ذرا یہ پلیٹ فٹ کر لوں پھر اس کی خبر لوں گا۔"

"کتنی دیر میں ہم سیارہ چھوڑنے کے قابل ہو جائیں گے؟"

"چار پانچ گھنٹے لگیں گے۔"

"بس تو جلدی کرو۔ مجھے اب ایک ایک لمحہ یہاں کھانے کو دوڑتا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ واپس چل دیا۔

خودکشی

دو گھنٹے بعد ہی رات ہو گئی — پاپا کا فٹ ابھی انجن روم میں مصروف تھا۔ رات کو اندھیرا ہو گیا تو انھوں نے دیکھا کہ دور قلعہ کی فصیلوں کے نیچے روشنیاں سی حرکت کر رہی تھیں — بہت سی روشنیاں — توفیق ویو پورٹ کے پاس اداس کھڑا تھا۔ بہرام اس طرف آیا تو توفیق نے روشنیوں کی جانب اشارہ کر کے کہا۔
"یہ کیا ہو رہا ہے"

"کنگ خارق جشن منا رہا ہوگا — اسے ملکہ مل گئی ہے۔"

"بے چاری سبھی"

"نہیں بد نصیب سبھی — بہرام نے کہا۔

روشنیاں ادھر ادھر حرکت کر رہی ہیں۔ پھر وہ شہر کے قریب [illegible] لگیں — وہ دونوں دیکھتے رہے — تھوڑی دیر [illegible] آسمان [illegible] تھا۔

"آتشبازی — توفیق نے کہا — وہ لوگ [illegible] روشنی

رہے ہیں۔"

لیکن اس کے لفظ ختم بھی نہ ہوئے تھے کہ وہ گولا زناٹا بھرتا ہوا جہاز سے کچھ فاصلے پر آ گرا — ساتھ ہی بڑے زور کا دھماکا ہوا — اور پھر ان گولوں کی بارش شروع ہو گئی — جہاز کے ادھر اُدھر — آگے پیچھے — ہر دھماکے پر جہاز بُری طرح لرز اٹھتا —

"یہ کیا ہے" توفیق نے سہم کر کہا۔ "یہ آتش بازی ہو رہی ہے۔"

"یہ حملہ ہے" بہرام نے کہا۔ "وہ ہم پر توپوں سے گولے برسا رہے ہیں۔" یہ کہہ کر وہ بھاگا ہوا فرزان کے کمرے میں گیا۔ اور بولا —

"وہ لوگ ہم پر حملہ کر رہے ہیں۔"

فرزان بھی پریشان تھا اس نے اٹھتے ہوئے کہا —

"پاپا کاف کو بلاؤ۔"

بہرام بھاگتا ہوا انجن روم میں چلا گیا — پاپا کاف نے جواب دیا —

"انجن درست ہونے میں ایک گھنٹہ لگے گا — تم میری طرف سے ہوائی توپ پر میزائل راکٹ چلا کر انھیں جواب دو — ہمیں صرف ایک گھنٹہ درکار ہے۔"

واقعی جواب دینے کی فوری ہی صورت تھی — وہ بہرام بھاگا ہوا آیا اور توفیق کو ساتھ لے کر اسٹور روم میں چلا گیا — وہاں سے انھوں نے وہ ہوائی توپ لی۔ جس کا اسٹینڈ لگایا — سب مل کر

نہ توپ فٹ یہاں کریں۔

"باہر جانا پڑے گا" توفیق نے کہا۔

"باہر گولے برس رہے ہیں۔"

"اس کے علاوہ چارہ نہیں — میں یہ توپ لے کر نیچے جاتا ہوں آپ یہیں رہیں۔"

"تم احمق ہو — میں بھی ساتھ چلوں گا۔"

"اور یہ بزدل کہاں رہے گا" — اس کا اشارہ فرزان کی جانب تھا۔

"اسے یہیں رہنے دو تاکہ وہ یہاں سے جہاز وغیرہ کنٹرول کر سکے۔"

دروازہ کھول کر انھوں نے کیپٹن کو اپنے پروگرام سے مطلع کیا اور دونوں نیچے کود گئے۔

ایک چٹان کی آڑ لے کر انھوں نے اپنی توپ فٹ کی اور راکٹ اس میں رکھا۔

کیپٹن رات کو کام کرنے والی دوربین سے حملہ آوروں کو دیکھ رہا تھا ان کی طرف سے اتنی دیر تک جواب نہ ملنے کے باعث دشمن سمجھ گئے تھے کہ جہاز پر توپیں وغیرہ نہیں ہیں۔ چنانچہ اب فوجیں راکٹوں اور تلواروں سے مسلح ان کی طرف بڑھنے لگی تھیں۔

کیپٹن نے جب دیکھا کہ فوجیں اب نشانے پر ہیں تو اس نے چلا کر کہا۔

"نشانہ لو۔"

ان دونوں نے راکٹ فائر کر دیا — راکٹ ٹھیک قلعہ کی دیوار
سے جا کر ٹکرایا۔ جس سے پوری دیوار ٹکڑے ہو کر بکھر گئی — اور ساری
فوج میں ہلچل سی مچ گئی —

اس کے بعد انھوں نے دوسرا اور تیسرا فائر کیا — دوسری
جانب سے بھی توپوں کے فائر بالکل بند ہو چکے تھے — دور فاصلے سے
غل کی ہلکی ہلکی آوازیں آ رہی تھیں — وہ سمجھ گئے تھے کہ دشمن پسپا
ہونے لگے ہیں — بھی توفیق اور بہرام سوچ رہے تھے کہ
کریں۔ آیا واپس چلیں یا ابھی اور انتظار کریں۔

اسی وقت اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے چاروں طرف
میں [illegible] ہے ہوں — انھوں کی گولیاں ہوا
میں پھیل گئیں۔

دشمن چاروں طرف ... سب چاروں ... آگے بڑھے
اور ان کو چاروں طرف سے نرغے میں لے لیا۔

بہرام اور توفیق یہ دیکھ کر توپ وہیں چھوڑ کر دوڑتے
ہوئے جہاز تک پہنچے اور جلدی سے جہاز میں چڑھ کر
دروازہ بند کر لیا۔

پھر کپتان نے جہاز میں لگے ہوئے لاؤڈ سپیکر سے :

"تم لوگ ... کی خلاف ورزی کر رہے ہو — واپس
جاؤ۔ ورنہ ہم تمہیں تباہ کر دیں گے۔"

جواب میں دوسری جانب سے ان لوگوں کے چلانے کی
سنائی دی۔ وہ کہہ رہے تھے "دشمن کو مار ڈالو ..."

اسی لئے وہ حملہ آور ہوئے ہیں۔

"یہی قرین قیاس ہے۔" توفیق نے کہا۔

کیپٹن کا چہرہ اتر گیا تھا۔ اس نے جل کر حملہ آوروں سے کہا۔

"ہم نے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔ تم واپس چلے جاؤ ورنہ ہم ہم تم سب کو تباہ کر دیں گے۔"

"تم دھوکہ باز ہو۔" دوسری طرف سے جواب ملا۔ "تم نے گنگا کو عورت کے دھوکے میں روبوٹ دے دیا۔ اور اس کو بھی تباہ کر دیا۔ ہم تم کو قتل کر دیں گے۔"

"دیکھا" بہرام نے کہا۔ "وہی بات نکلی۔ ممی نے خودکشی کر لی۔ اس کی قربانی دینے کے بعد اس کا کام اس دنیا میں ختم ہو چکا تھا۔ اس کے لئے اس دنیا میں اب کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اور اس کے لئے یہی بہتر تھا۔"

کیپٹن نے کہا۔

"وہ بے وقوف تھی۔ وہ چاہتی تو کسی سیارے کی ملکہ بن سکتی تھی۔"

توفیق نے پلٹ کر ایک گھونسہ فرزان کے جبڑے پر دیا۔ اور بولا۔

"تم ذلیل ہو فرزان۔ مجھے تمہاری دوستی پر شرمندگی ہے جس نے دو بار ہماری زندگی بچائی۔ اور تیسری بار ہمیں نقشے دلوانے کے لئے اپنی دے دی اور تم پھر بھی ایسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر میں تمہاری بیوی کو قتل کر دوں تو تم کیا کرو گے۔ نہیں تمہیں کیا۔ تمہارے سینے میں دل ہی نہیں۔ رحم ہی نہیں۔ تم کیا کر سکتے ہو۔"

کیپٹن گھونسہ بنا کر توفیق کی جانب بڑھنا چاہتا تھا کہ بہرام درمیان میں آ گیا۔ اسی وقت پاپا کاف بھی آ گیا اس نے کیپٹن کو ایک طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

" یہ توفیق ہے جس نے گھونسہ استعمال کیا ہے۔ فرزانہ میں ہوتا تو چاقو استعمال کرتا۔ لیکن بہرحال ہم انسان ہیں اور ہم میں مروت ہے۔ اب ہم پرواز کر سکتے ہیں۔"

کیپٹن ہونٹ چباتا ہوا اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اور انجن اسٹارٹ کر دیا۔ دس منٹ بعد ہی وہ سیارے سے دس ہزار میل کے فاصلے پر تھے۔

وفادار بیوی

خلا میں پہنچنے کے بعد پاپا کاف بہرام اور توفیق نقشوں کے چپ رت دیکھنے تھے۔ کیپٹن فرزان خاموش بیٹھا ___ بڑی دیر کے بعد اس نے گلثوم کران سب سے کہا۔

" تم سب لوگ مجھ سے نفرت کرنے لگے ہو ___ لیکن تم بتاؤ میری جگہ تم ہوتے تو کیا کرتے۔ میں اس روبوٹ کا کیا کرتا ___ یہ سچ ہے کہ مجھے اپنے فعل پر ندامت ہے۔ میں اس کا احسان مند ہوں۔ لیکن تم ہی بتاؤ میں کیا کرتا ___ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں ___ وہ میری منتظر ہے۔"

" تم کچھ بھی کرتے ___ پاپا کاف نے کہا! " لیکن تمہیں اس کو روکنا چاہیئے تھا ___ ہمیں تمہاری مشکل کا احساس ہے ___ لیکن یہ بہت غلط تھا ___ ہم سب اس کے احسان مند ہیں۔ اور ہم سب احسان فراموش ہیں ___ تم دونوں کو بیویوں کے بطور رکھ سکتے تھے۔"

" یہ ممکن ہے ___ میری بیوی کبھی برداشت نہ کرتی ___

" تم نا ساتھ لے جاتے تو شاید وہ خود سمجھ جاتی ___ اس بے قربانی

کا جذبہ تھا — وہ تمہاری بیوی کا خیال کر کے شاید خود ہی تم سے
الگ ہو جاتی — مجھے یقین ہے۔ وہ اپنی محبت کی آگ کو ہمیشہ کے لئے
سینہ میں دبائے رہتی اور تم سے کبھی معاوضہ نہ چاہتی — تم نے ایک
بار اس کو انسان تو سمجھا ہوتا — ایک بار تم اس سے محبت سے تو بولتے
اس کی قدر تو کرتے لیکن تم تو اسے ذلیل مشین سمجھتے رہے۔"

"ہاں یہ میری غلطی ہے — اور مجھے اس کا احساس ہے —"
فرزان نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا — ایسا محسوس ہوتا تھا
جیسے وہ رونے والا ہے —

* * *
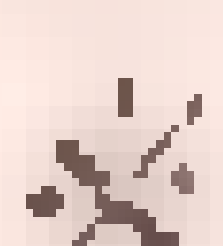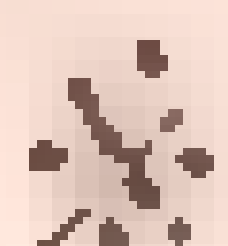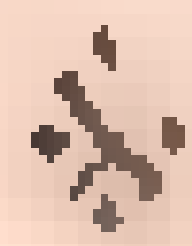
نقشے بالکل درست تھے — وہ بہت جلد اپنی کہکشاں میں
داخل ہو گئے — اور اپنے سیارے روشا کے قریب پہنچ گئے۔
اس دوران میں بہت کم بات ہوئی — سب لوگ مشینوں کی
طرح اپنے کام انجام دیتے تھے۔ بھوک لگنے پر کچھ کھا لیتے تھے۔ نیند آنے
پر سو لیتے تھے۔ اس دوران میں کسی نے بھی ایک قہقہہ نہیں لگایا
تھا — کسی کے ہونٹوں پر ذرا سی بھی مسکراہٹ نہیں آئی تھی۔
ان تینوں کو فرزان سے بھی ہمدردی تھی — اور فرزان اپنے فعل
پر خود بھی نادم نظر آتا تھا — اس کی زندگی عذاب بن کر رہ گئی تھی —
لیکن وہ جانتے تھے کہ گھر پہنچ کر وہ سب کچھ بھول جائے گا — اپنی بیوی
اور سب ہی کی آغوش میں پہنچ کر روشنی کو بھول جائے گا جس نے

اتنی قربانیاں دیں ورنہ وہ کبھی واپس نہ پہنچ سکتا تھا۔ وہ ان خوفناک حادثات کو بھول جائے گا اور سب دوستوں کو بھول جائے گا۔

ڈاکوؤں کے سیارے سے اٹھنے کے ٹھیک تین سو پچاس گھنٹہ بعد وہ روشنا پہنچ گئے۔ بابا کاتب نے ریڈیو پر خلائی پورٹ کنٹرول آفس سے بات کی اور نیچے اترنے کی اجازت ملنے کے بعد انھوں نے جہاز کے انجن بند کر دیئے۔

لیکن آخری حادثہ ان کی قسمت میں اور لکھا تھا۔ جہاز زمین سے دو ہزار فٹ کی بلندی پر تھا کہ نہ جانے اس کے توازن رکھنے والے انجن کس طرح بند ہو گئے اور جہاز گیند کی طرح زمین کی کشش سے خلائی پورٹ سے آکر ٹکرایا۔ بہرام اور توفیق ویو پورٹ پر کھڑے تھے۔ گرنے کے جھٹکے سے وہ اچھل کر چھت سے جا کر ٹکرائے اور پھر فرش پر آنے سے پہلے ہی بے ہوش ہو گئے۔

* * *

بہرام کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا وہ بالکل ٹھیک تھا۔ صرف کچھ معمولی چوٹیں تھیں۔ ایک ڈاکٹر اس پر جھکا ہوا تھا۔

"شکر ہے کہ تم بچ گئے۔" ڈاکٹر نے مسکرا کر کہا۔ "ورنہ ایسے حادثے میں بہت کم لوگ بچتے ہیں۔"

"باقی لوگ کیسے ہیں؟" بہرام نے پوچھا۔

"سب ٹھیک ہیں۔ صرف کپتان زیادہ زخمی ہوا ہے۔"

"وہ ہوش میں ہے؟"

"ہاں — اور وہ تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

بہرام نے اٹھ کر دیکھا۔ چوٹوں میں اگرچہ ابھی تک درد تھا۔ لیکن وہ چل پھر سکتا تھا — بہرام برابر والے کمرے میں پہنچا۔ جہاں کیپٹن پٹیوں اور پلاسٹروں میں جکڑا پڑا تھا۔ کیپٹن نے آہٹ سنکر آنکھیں کھولدیں — بہرام اس کے قریب جاکر بیٹھ گیا۔ اور بولا۔

"کیا تکلیف زیادہ ہے؟"

"بہت — لیکن یہ تکلیف قابل برداشت ہے۔ صرف ایک تکلیف قابل برداشت نہیں۔"

"وہ کیا!"

"یہ لوگ مجھے گھر نہیں جانے دیتے۔ میں سبی کے پاس جانا چاہتا ہوں وہ میرے پاس ہوگی تو میری ساری تکلیف ختم ہو جائے گی۔"

"تو تم اسے فون کر کے بلالو۔"

"ڈاکٹر نے اُسے فون کیا تھا — تین بار وہ گھر پر فون کر چکا ہے اور کوئی جواب نہیں ملا۔ بہرام خدا کے لئے تم کسی طرح مجھے یہاں سے لے چلو — میں گھر جانا چاہتا ہوں۔ اپنی سبی کے پاس۔"

"اچھا میں ڈاکٹر سے بات کرتا ہوں۔"

بہرام یہ کہہ کر باہر آیا اور ڈاکٹر سے مشورہ کیا۔ ڈاکٹر نے کچھ سوچ کر کہا۔

"اگر وہ اصرار کرتے ہیں تو ان کو گھر لے جاؤ۔ لیکن اس وقت ان کو بہت احتیاط اور آرام کی ضرورت ہے۔"

کیپٹن کے کانپتے ہوئے سرسراتے ہوئے ہونٹوں سے صرف ایک آواز نکلی۔

"سبی"

اور پھر وہ مردہ تھا۔۔۔

بہرام جیسے سن ہو کر رہ گیا۔۔۔ اس کا دماغ چند لمحوں کے لئے سوچنے سمجھنے سے ماؤف ہو گیا۔۔۔ کیپٹن اس کے سامنے مردہ تھا۔ اور سبی کا خط اس کے ہاتھ میں تھا۔ کیپٹن کی چہیتی بیوی کا خط جس کی خاطر کیپٹن نے روبت سبی کو قربان کر دیا تھا۔

نیس ایک انسان تھی اس لئے اپنے شوہر اور اپنے محبوب کیپٹن فرزان کو چھوڑ کر چلی گئی تھی

اور ایک شیں تھی۔ اس لئے وہ ایک بے وفا انسان پر قربان ہو گئی۔

ختم شد

انوکھا جاسوس ہندی

کی

شرائطِ ایجنسی

پانچ سے پچیس پرچے منگوانے پر کمیشن بز ۲۵ فیصدی

پچیس سے زائد پرچے منگوانے پر کمیشن بز ۳۳ فیصدی

پانچ پرچوں سے کم کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

ہر ماہ کے تیسرے ہفتہ میں منظر عام پر آتا ہے

ایجنٹ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے آرڈر

ارسال فرمائیں

قیمت :- ۷۵ نئے پیسے

مینیجر :- ماہنامہ انوکھا جاسوس (ہندی) کلاں محل نئی دہلی